روزنامہ
ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAI RAABTA

صبح صادق	04:51
طلوع آفتاب	06:12
زوال آفتاب	12:42
غروب آفتاب	07:17

آج کی حدیث

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو کوئی یہ چاہے کہ اس کے رزق میں فراخی اور کشادگی ہو اور دنیا میں اس کے آثارِ قدم تا دیر رہیں (یعنی اس کی عمر دراز ہو) (اہل قرابت کے ساتھ) صلہ رحمی کرے“۔(بخاری)

JANATA AUTO

CONTACT :9820363818 / 9321177990
ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 204, Friday- 24 July, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08
جلد نمبر:۸ ❁ شمارہ نمبر ۲۰۴ ❁ جمعہ، ۲۴ر جولائی، ۲۰۲۶، ۹ر صفر المظفر ۱۴۴۸ھ ❁ قیمت ۴ر روپے، صفحات:۸

بین الاقوامی بحری راستوں پر حملے ناقابل قبول

جے شنکر نے کہا کہ حالیہ دنوں میں ہندوستان نے سری لنکا، فلپائن اور جمیکا میں آنے والے سمندری طوفانوں، میانمار، وینزویلا اور افغانستان میں آنے والے زلزلوں کے بعد بحالی اور امدادی کاموں میں تعاون کیا ہے

ہندوستان کے وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر نے منیلا میں منعقدہ 33ویں آسیان علاقائی فورم کی وزارتی میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تجارتی جہازوں اور سویلین بنیادی ڈھانچے پر حملے مکمل طور پر ناقابل قبول ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ بین الاقوامی بحری راستوں سے ہونے والی تجارت محفوظ، بلا رکاوٹ اور آزادانہ طور پر جاری رہنی چاہیے۔ اجلاس کے بعد سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے کہا کہ انہوں نے منیلا پلان آف ایکشن کا خیر مقدم کیا ہے، جس کے پانچوں اہم ستون ہندوستان کے انڈو-پیسفک وژن سے ہم آہنگ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ”ہندوستان قدرتی آفات سے نمٹنے کے شعبے میں تعاون پر مبنی نقطہ نظر اپنانے، بہترین طریقوں کا تبادلہ کرنے، مشترکہ اسٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجرز (ایس او پی) تیار کرنے اور ریئل ٹائم و ٹیبل-ٹاپ مشقیں منعقد کرنے کی حمایت کرتا ہے۔“ وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے بتایا کہ ”ہندوستان کولیشن فار ڈیزاسٹر ریزیلیئنٹ انفراسٹرکچر (سی ڈی آر آئی) کی حمایت کرتا ہے اور باقاعدگی سے فیلڈ اسپتال، تلاش و بچاؤ ٹیمیں، امدادی سامان اور طبی امداد فراہم کرتا ہے۔“ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ”حالیہ دنوں میں ہندوستان نے سری لنکا، فلپائن اور جمیکا میں آنے والے سمندری طوفانوں کے ساتھ ساتھ میانمار، وینزویلا اور افغانستان میں آنے والے زلزلوں کے بعد بحالی اور امدادی کاموں میں تعاون کیا ہے۔“ دہشت گردی کے معاملے پر جے شنکر نے زیرو ٹالرنس کی پالیسی کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ دہشت گردانہ سرگرمیوں میں ملوث افراد کو سخت نتائج بھگتنے ہوں گے۔ انہوں نے دہشت گردی کو مالی امداد پہنچانے والے ذرائع پر روک لگانے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے بتایا کہ ہندوستان، ملیشیا کے ساتھ مل کر آسیان دفاعی وزراء کی میٹنگ پلس (اے ڈی ایم ایم+) کے انسدادِ دہشت گردی ماہرین کے ورکنگ گروپ کی مشترکہ صدارت کر رہا ہے اور دہشت گردی سے نمٹنے کے بہترین طریقہ کار کا ایک مجموعہ تیار کر رہا ہے۔ بحری سیکورٹی پر ایس جے شنکر نے کہا کہ ہندوستان کا انفارمیشن فیوژن سنٹر، انڈو-پیسفک میری ٹائم ڈومین اویئرنس اقدام اور شمالی بحیرہ عرب سے لے کر مغربی بحرالکاہل تک ہندوستانی بحریہ کی تعیناتی بحری قزاقی، انسانی و منشیات کی اسمگلنگ کو روکنے اور بحری تجارت کو محفوظ بنانے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ انہوں نے عالمی برادری سے جوہری عدم پھیلاؤ اور تخفیف اسلحہ کو کمزور کرنے والی سرگرمیوں کے تئیں محتاط رہنے کی اپیل کی۔ انہوں نے مصنوعی ذہانت (اے آئی) کے لیے ذمہ دارانہ اور انسان دوست نقطہ نظر اپنانے اور سائبر جرائم سے نمٹنے کے لیے عالمی تعاون بڑھانے کی بھی وکالت کی۔ بحیرہ جنوبی چین کے مسئلے پر انہوں نے کہا کہ ہندوستان اقوام متحدہ کے سمندری قوانین کے معاہدے (یو این سی ایل او ایس-1982) کے عین مطابق ایک مؤثر، باآئینی اور قانونی طور پر پابند ضابطہ اخلاق کی حمایت کرتا ہے، جو تمام جائز صارفین کے حقوق کا احترام کرے۔ بحیرہ جنوبی چین دنیا کے مصروف ترین بحری تجارتی راستوں میں سے ایک ہے۔ اس خطے پر چین، فلپائن، ویتنام، ملیشیا، برونئی اور تائیوان اپنے اپنے دعوے کرتے ہیں، جس کی وجہ سے وقتاً فوقتاً بحری تصادم کے واقعات سامنے آتے رہتے ہیں۔

راجہ رگھوونشی قتل معاملہ: ملزم سونم رگھوونشی کو جانا ہوگا جیل

سپریم کورٹ نے ضمانت کی عرضی مسترد کی

سپریم کورٹ نے سونم رگھوونشی کی ضمانت منسوخ کرتے ہوئے 3 ہفتوں کے اندر خودسپردگی کا حکم دیا ہے۔ اس فیصلے کے بعد ملک بھر میں 'ہنی مون مرڈر کیس' ایک بار پھر سرخیوں میں ہے۔ اندور کے مشہور راجا رگھوونشی قتل معاملے میں مرکزی ملزمہ اور ان کی اہلیہ سونم رگھوونشی کو سپریم کورٹ سے راحت نہیں ملی ہے۔ سپریم کورٹ نے سونم رگھوونشی کی ضمانت منسوخ کرتے ہوئے 3 ہفتوں کے اندر خودسپردگی کا حکم دیا ہے۔

اس فیصلے کے بعد ملک بھر میں 'ہنی مون مرڈر کیس' ایک بار پھر سرخیوں میں ہے۔ راجا رگھوونشی، جو اندور کے ایک ٹرانسپورٹ کاروباری تھے، شادی کے کچھ ہی عرصے بعد ہنی مون کے دوران قتل کر دیے گئے تھے۔ تحقیقات کے دوران ان کی اہلیہ سونم رگھوونشی سمیت کئی افراد کو اس مقدمے میں ملزم بنایا گیا۔ اس کے بعد ہائی کورٹ سے دی گئی ضمانت کو چیلنج کرتے ہوئے میگھالیہ حکومت نے سپریم کورٹ سے رجوع کیا تھا۔ سپریم کورٹ میں میگھالیہ حکومت کی جانب سے پیش ہونے والے سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے کہا کہ سونم کو ضمانت صرف ایک تکنیکی غلطی کی بنیاد پر دی گئی تھی۔ انہوں نے دلیل دی کہ گرفتاری سے متعلق دستاویز میں ایک قانونی دفعہ کا نمبر ٹائپ کرنے میں غلطی ہوئی تھی، جسے ضمانت کی بنیاد نہیں بنایا جانا چاہیے۔ ریاستی حکومت نے یہ خدشہ بھی ظاہر کیا ہے کہ اگر ضمانت برقرار رہی تو ملزمہ کے فرار ہونے کا خطرہ ہے۔ گزشتہ سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے سونم رگھوونشی کے وکیل کے سامنے دو متبادل رکھے تھے۔ عدالت نے پوچھا تھا کہ کیا وہ اپنی خواہش سے خودسپردگی کریں گی یا پھر عدالت ان کی ضمانت منسوخ کرنے کا فیصلہ سنائے گی۔ آخری سماعت میں عدالت نے ضمانت منسوخ کرتے ہوئے سونم رگھوونشی کو 3 ہفتوں کے اندر خودسپردگی کا حکم دیا ہے۔ سونم رگھوونشی کے وکیل نے ضمانت برقرار رکھنے کی درخواست کرتے ہوئے عدالت کو بتایا کہ اس مقدمے میں کل 94 گواہ ہیں، لیکن اب تک صرف 4 گواہوں کے بیانات قلم بند ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ضمنی چارج شیٹ داخل کی جا چکی ہے اور سونم کو سخت شرائط کے ساتھ ضمانت دی گئی تھی۔ دفاعی فریق کا کہنا تھا کہ وہ تمام شرائط پر عمل کر رہی ہیں اور ان کے فرار ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے۔

نیتن یاہو کو گرفتار کرنے کا میرے پاس اختیار نہیں: ممدانی

ٹرمپ نے جوہری پروگرام کے لیے سعودی یورینیم کی افزودگی کی منظوری دے دی

نیویارک: نیویارک کے میئر زہران ممدانی نے امریکہ کی وفاقی حکومت سے اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو کی گرفتاری کا مطالبہ کردیا۔ سوشل میڈیا پر جاری ویڈیو بیان میں زہران ممدانی نے کہا کہ نیویارک سٹی کے پاس اسرائیلی وزیر اعظم کی گرفتاری کا قانونی اختیار نہیں، تاہم وفاقی حکومت کے پاس یہ اختیار موجود ہے۔ انہوں نے امریکی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ بین الاقوامی فوجداری عدالت (آئی سی سی) کے ساتھ تعاون کر کے وارنٹ پر عمل درآمد کرے۔ اپنے بیان میں زہران ممدانی نے کہا کہ وہ بین الاقوامی فوجداری عدالت کے نیتن یاہو کے گرفتاری وارنٹ سے متفق ہیں۔ زہران ممدانی کا کہنا تھا کہ نیویارک سٹی کی انتظامیہ نے آئی سی سی کے گرفتاری وارنٹ پر عملدرآمد سے متعلق موجودہ قانون کے تحت ہر نکتے کا جائزہ لیا جس میں یہ بات سامنے آئی کہ نیویارک سٹی نیتن یاہو کو گرفتار کرنے کا قانونی اختیار نہیں رکھتا ہے۔ زہران ممدانی نے کہا کہ اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو فلسطینیوں کے خلاف جنگی جرائم کے مجرم اور خوفناک نسل کشی کے مرتکب ہیں، وہ 73 ہزار سے زائد افراد کے قتل کے ذمہ دار ہیں، ان کا نیویارک میں استقبال نہیں کیا جائے گا۔ صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے سعودی عرب کے ساتھ ایک معاہدے کی منظوری دے دی ہے جو ممکنہ طور پر مملکت کو اس کے سویلین جوہری پروگرام کے لیے یورینیم افزودگی کی صلاحیت فراہم کر سکتا ہے، اس معاملے سے واقف دو افراد کے مطابق۔ وہ لوگ، جو ابھی تک باضابطہ طور پر اعلان کیے جانے والے فیصلے کے بارے میں عوامی طور پر تبصرہ کرنے کے مجاز نہیں تھے، نے کہا کہ توقع ہے کہ بدھ کے اوائل میں اس معاہدے کا عوامی طور پر اعلان کر دیا جائے گا۔ یہ معاہدہ 30 سال تک جاری رہنے کی توقع ہے اور اس پروگرام کو تیار کرنے میں امریکی فرموں کو بھی شامل کرنے کی امید ہے۔ یہ معاہدہ سعودی عرب میں یورینیم کی افزودگی کی سہولت کی تعمیر کی اجازت دے سکتا ہے جو کہ امریکہ اور سعودی عرب کے مشترکہ مطالعہ کے بعد ہے۔ لیکن یہ معاہدہ، جس کے بارے میں کانگریس میں نظر ثانی کے لیے پیش کیے جانے کی توقع ہے، ان قانون سازوں کے درمیان سرد مہری کا سامنا کر سکتا ہے جنہیں خدشہ ہے کہ سعودیوں کی اپنی یورینیم کو افزودہ کرنے کی دیرینہ خواہش کو پورا کرنے میں مدد کرنے سے جوہری پھیلاؤ اور مقابلے کے نئے دور کھل جائیں گے۔

سماج وادی پارٹی کے سابق رکن اسمبلی عالم بدیع: حیات و کوائف

عالم بدیع سماجوادی پارٹی سے وابستہ تھے اور اعظم گڑھ کے نظام آباد سے ۵ر مرتبہ رکن اسمبلی منتخب ہوئے

اتر پردیش کے بزرگ سیاست داں سماجوادی پارٹی کے رکن اسمبلی عالم بدیع اعظمی کا آج جمعرات کی صبح انتقال ہوگیا۔ وہ سماجوادی پارٹی سے وابستہ تھے اور اعظم گڑھ کے نظام آباد سے 5 مرتبہ رکنِ اسمبلی منتخب ہوئے۔ پیشے کے اعتبار سے انجینئر تھے۔ عالم بدیع کا گورکھپور سے گہرا تعلق تھا۔ وہ اپنی سادہ طرزِ زندگی کے لیے مشہور تھے۔ اگرچہ انہوں نے سیاست میں کافی تاخیر سے قدم رکھا، لیکن انہوں نے جلد ہی سیاسی حلقوں میں ایک بااثر اور ایماندار لیڈر کی حیثیت سے اپنی شناخت قائم کی۔ 60 برس کی عمر میں سیاست کے میدان میں اترنے والے عالم بدیع کو ملائم سنگھ یادو نے 1996 کے اسمبلی انتخابات میں نظام آباد اسمبلی حلقے سے امیدوار بنایا، جہاں انہوں نے سخت مقابلے کے بعد اپنی پہلی انتخابی کامیابی حاصل کی۔ 2002 کے انتخابات میں بھی وہ کامیاب رہے۔ 2007 کے انتخابات میں اتر پردیش میں مایاوتی کی بہوجن سماج پارٹی نے زبردست کامیابی حاصل کر کے حکومت بنائی، اور نظام آباد اسمبلی حلقہ بھی اسی کامیابی کا حصہ تھا۔ اس انتخاب میں نظام آباد سے عالم بدیع کو بی ایس پی کے انگد یادو نے شکست دی۔ لیکن اس شکست کے بعد انہوں نے اسی نشست سے اپنی کامیابی کی ہیٹ ٹرک مکمل کی۔ وہ 2012، 2017 اور 2022 کے اسمبلی انتخابات میں مسلسل کامیاب ہوئے۔ عالم بدیع کی پیدائش 16 مارچ 1936 کو اعظم گڑھ میں ہوئی تھی، لیکن ان کی ابتدائی تعلیم گورکھپور میں ہوئی۔ گورکھپور کے بخشی پور میں واقع اسلامیہ انٹر کالج میں ان کے والد بدیع الزماں اعظمی گیمز ٹیچر تھے۔ اسی وجہ سے وہ بھی یہیں رہے اور اسی اسکول سے 12ویں جماعت تک تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد انہوں نے الیکٹریکل اور میکینیکل انجینئرنگ میں ڈپلومہ کی ڈگری حاصل کی۔ ان کی ملازمت محکمۂ آبپاشی میں ہوئی۔ انہوں نے گورکھپور کی گولا تحصیل سمیت کئی مقامات پر خدمات انجام دیں۔ سرکاری ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد انہوں نے سیاست میں قدم رکھا۔ انہوں نے 1950 میں اسلامیہ سے ہائی اسکول کا امتحان پاس کیا تھا، لیکن کسی وجہ سے اس وقت اپنا سرٹیفکیٹ حاصل نہیں کر سکے تھے۔ اس کے 76 سال بعد رواں سال اپریل میں اسکول گئے، جہاں ایک شاندار تقریب میں انہیں سرٹیفکیٹ پیش کیا گیا۔ اپنی دیانت داری اور سادگی کی وجہ سے سیاسی حلقوں میں منفرد شناخت رکھنے والے عالم بدیع کو کئی مرتبہ وزیر بننے کی پیشکش بھی کی گئی۔

نیٹ-یوجی ۲۰۲۴ر: نیٹ پیپر لیک معاملے میں سنجیو مکھیا کو کلین چٹ

سی بی آئی نے کہا نہیں ملا کوئی ثبوت

سی بی آئی کا کہنا ہے کہ پوری تحقیقات کے دوران سنجیو مکھیا کے خلاف ایسا کوئی ثبوت نہیں ملا، جس سے یہ ثابت ہو کہ وہ نیٹ-یو جی 2024 کا سوالیہ پرچہ چوری کرنے یا اسے تقسیم کرنے کی سازش میں ملوث تھا۔ نیٹ-یو جی 2024 پیپر لیک معاملے میں سی بی آئی نے سنجیو مکھیا کو کلین چٹ دے دی ہے۔ تحقیقاتی ایجنسی نے کہا کہ سنجیو کمار عرف سنجیو مکھیا کے خلاف تحقیقات کے دوران ایسا کوئی ثبوت نہیں ملا، جس سے اس معاملے میں اس کا کردار ثابت ہو سکے۔ ایجنسی نے کہا کہ اسے جان بوجھ کر بچائے جانے کی جو باتیں سوشل میڈیا اور دیگر ذرائع میں کہی جا رہی ہیں، وہ پوری طرح حقیقت کے برعکس اور بے بنیاد ہیں۔ سی بی آئی کے مطابق شروعات میں بہار پولیس نے نیٹ-یو جی 2024 کا سوالیہ پرچہ چوری ہونے کا مقدمہ درج کیا تھا۔ اس وقت سنجیو مکھیا کا نام ایف آئی آر میں اس لیے جوڑا گیا تھا کیونکہ وہ پہلے بھی امتحانی پرچے لیک کرنے اور چوری سے جڑے کچھ معاملات میں ملزم رہ چکا تھا۔ بعد میں یہ معاملہ سی بی آئی کو سونپ دیا گیا۔ ایجنسی نے تفصیلی تحقیقات کے دوران سوالیہ پرچے کی چوری، اس کی تقسیم اور اس سے فائدہ اٹھانے والے تمام لوگوں کی شناخت کی۔

اس معاملے میں اب تک 45 ملزمان کے خلاف پٹنہ کی عدالت میں کئی چارج شیٹ داخل کی جا چکی ہیں۔ سی بی آئی کا کہنا ہے کہ پوری تحقیقات کے دوران سنجیو مکھیا کے خلاف ایسا کوئی ثبوت نہیں ملا، جس سے یہ ثابت ہو کہ وہ نیٹ-یو جی 2024 کا سوالیہ پرچہ چوری کرنے یا اسے تقسیم کرنے کی سازش میں ملوث تھا۔ تحقیقات کے دوران سنجیو مکھیا فرار تھا۔ بعد میں بہار پولیس نے اسے دوسرے مقدمات میں گرفتار کیا۔ چونکہ اس کا نام نیٹ-یو جی معاملے کی ایف آئی آر میں بھی تھا، اس لیے سی بی آئی نے اسے پولیس ریمانڈ پر لے کر پوچھ گچھ کی۔ حالانکہ پوچھ گچھ اور تحقیقات کے بعد بھی سنجیو مکھیا کے خلاف کوئی ٹھوس ثبوت نہیں ملا، اس لیے سی بی آئی نے اس معاملے میں اس کے خلاف چارج شیٹ داخل نہیں کی۔ ایجنسی نے بتایا کہ نیٹ-یو جی معاملے میں ضمانت ملنے کے باوجود سنجیو مکھیا دیگر مقدمات میں بہار پولیس کی تحقیقات کے باعث عدالتی حراست میں رہا۔ سی بی آئی نے دہرایا کہ نیٹ-یو جی 2024 پیپر چوری معاملے کی پوری سازش کا پردہ فاش کر دیا گیا ہے اور اس میں ملوث تمام افراد کی شناخت کر کے ان کے خلاف قانونی کارروائی کی گئی ہے۔

جب تک دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ نہیں ہوگا

بحث ممکن نہیں، ملکارجن کھڑگے کا حکومت کو دوٹوک پیغام

کھڑگے نے کہا کہ 'آج ہزاروں نوجوان سڑکوں پر ہیں، ان پر لاٹھی چارج کیا گیا۔ کئی نوجوان اسپتال میں داخل ہیں، ان کے والدین پریشان ہیں۔ اس لیے جب تک دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ نہیں ہوگا، بحث ممکن نہیں ہے۔' پارلیمنٹ ہاؤس کے احاطے میں جمعرات کو این ڈی اے اور انڈیا بلاک کے اراکین پارلیمنٹ آمنے سامنے آ گئے۔ دونوں نے مکر دوار پر الگ الگ مسائل کو لے کر ایک ساتھ احتجاج کیا۔ اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان اور نیٹ پیپر لیک تنازعہ کے خلاف مظاہرہ کر رہے تھے۔ دوسری طرف این ڈی اے کے اراکین پارلیمنٹ اس معاملے پر پارلیمنٹ میں بحث سے اپوزیشن کے انکار اور مبینہ طور پر جھوٹی خبریں پھیلانے کے الزام کو لے کر احتجاج کر رہے تھے۔ راجیہ سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے نے ایوان میں اپنی تقریر کے دوران کہا کہ ”دھرمیندر پردھان کو استعفیٰ دینا ہوگا۔ آج ہزاروں نوجوان سڑکوں پر ہیں، ان پر لاٹھی چارج کیا گیا۔ کئی نوجوان اسپتال میں داخل ہیں، ان کے والدین پریشان ہیں۔ اس لیے جب تک استعفیٰ نہیں ہوگا، بحث ممکن نہیں ہے۔“ وزیر اعظم مودی کے آج کے بیان پر کھڑگے نے کہا کہ ”آج وزیر اعظم مودی کا جو بیان آیا ہے وہ اشتعال انگیز ہے۔ وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کو استعفیٰ دینا ہی ہوگا۔ ہم ایوان میں بحث کرنا چاہتے ہیں، لیکن حکومت ایوان میں بحث سے بھاگ رہی ہے۔“ وزیر اعظم مودی کے بیان پر کانگریس رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی نے نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ”نریندر مودی نے آج ٹویٹ میں جو لکھا ہے، وہ کچھ ایسا ہے جیسے کوئی بچہ اپنے والد سے کہے کہ وہ ڈیزائنر بننا چاہتا ہے، لیکن والد کہے کہ فکر مت کرو، میں نے سیٹنگ کر کے تمہارا ایڈمیشن انجینئرنگ کالج میں کرا دیا ہے۔“ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ”وزیر اعظم مودی سے طلبہ کا مطالبہ ہے کہ دھرمیندر پردھان استعفیٰ دیں اور انہیں پیٹنے والوں کے خلاف ایکشن ہو۔

مختصر مگر اہم خبریں

مظاہرین پر لاٹھی چارج کیس میں مرکز اور دہلی پولیس کو نوٹس

نئی دہلی: (ایجنسیز) دہلی ہائی کورٹ نے سی جے پی (CJP) کے مظاہرین پر مبینہ پولیس لاٹھی چارج کے معاملے میں مرکزی حکومت اور دہلی پولیس کو نوٹس جاری کرتے ہوئے چار ہفتوں کے اندر جواب طلب کر لیا ہے۔ عدالت نے درخواست پر سماعت کے دوران ہدایت دی کہ واقعے سے متعلق تمام اہم شواہد، جن میں سی سی ٹی وی فوٹیج، باڈی کیم ریکارڈنگ اور دیگر متعلقہ ریکارڈ شامل ہیں، محفوظ رکھے جائیں تاکہ تحقیقات اور عدالتی کارروائی کے دوران انہیں پیش کیا جا سکے۔ ہائی کورٹ نے واضح کیا کہ مرکزی حکومت اور دہلی پولیس اپنا جواب چار ہفتوں کے اندر عدالت میں جمع کرائیں۔ اس کے بعد درخواست گزار کو بھی پولیس کے جواب پر اپنا موقف پیش کرنے کے لیے مزید چار ہفتوں کا وقت دیا گیا ہے۔ یہ معاملہ پولیس کی کارروائی اور مظاہرین پر مبینہ لاٹھی چارج سے متعلق دائر درخواست پر سماعت کے دوران سامنے آیا، جس میں پولیس کے اقدامات پر سوال اٹھائے گئے ہیں۔ اب عدالت آئندہ سماعت میں دونوں فریقوں کے دلائل اور جمع کرائے گئے ریکارڈ کا جائزہ لے گی۔ y/i

کمال مولا مسجد کیس: مسلم فریق دوبارہ سپریم کورٹ پہنچ گیا

نئی دہلی: بھوج شالہ-کمال مولا مسجد تنازعہ کیس میں مسلم فریق نے ایک بار پھر سپریم کورٹ سے رجوع کرتے ہوئے جمعہ کی نماز کیلئے فراہم کی گئی متبادل زمین پر اعتراض اٹھایا ہے۔ آج سماعت کے دوران مسلم فریق نے موقف اختیار کیا کہ نماز کیلئے دی گئی جگہ کمال مولا مسجد مقام سے تقریباً دو کلومیٹر دور ہے، جس کی وجہ سے عبادت گزاروں کو دشواری کا سامنا ہے۔ سینئر وکیل حذیفہ احمدی نے عدالت کو بتایا کہ سپریم کورٹ کی ہدایت کے مطابق متبادل زمین کمال مولا مسجد کے قریب فراہم کی جانی چاہیئے تھی، مگر انتظامیہ نے جو جگہ مختص کی ہے وہ کافی فاصلے پر واقع ہے۔

وزیر اعظم مودی کا تین ملکی دورہ

ہند-بحرالکاہل میں بھارت کی اسٹریٹجک شراکت داری مزید مضبوط ہوئی

نئی دہلی: ایک نئی تجزیاتی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی کا حالیہ انڈونیشیا، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کا تین ملکی دورہ بھارت کی ”ایکٹ ایسٹ“ پالیسی سے آگے بڑھتے ہوئے ہند-بحرالکاہل میں اس کی اسٹریٹجک موجودگی اور شراکت داری کو نئی بلندیوں تک لے جانے کی عکاسی کرتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق، اس دورے کے دوران دفاع، سمندری سلامتی، اہم معدنیات، تجارت، توانائی، سپلائی چین، ڈیجیٹل معیشت اور جدید ٹیکنالوجی جیسے شعبوں میں تعاون کو وسعت دینے پر خصوصی توجہ دی گئی۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ یہ اقدامات بھارت کی اس حکمت عملی کا حصہ ہیں جس کے تحت وہ ہند-بحرالکاہل میں قابلِ اعتماد شراکت دار کے طور پر اپنے کردار کو مزید مضبوط بنا رہا ہے۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ انڈونیشیا کے ساتھ دفاعی تعاون اور سمندری روابط، آسٹریلیا کے ساتھ اہم معدنیات، توانائی اور سکیورٹی شراکت داری، جبکہ نیوزی لینڈ کے ساتھ تجارت اور اقتصادی تعاون میں پیش رفت اس دورے کی نمایاں کامیابیاں رہیں۔ ماہرین کے مطابق، ان معاہدوں سے نہ صرف دوطرفہ تعلقات مضبوط ہوں گے بلکہ خطے میں ایک مستحکم اور آزاد ہند-بحرالکاہل کے تصور کو بھی تقویت ملے گی۔ رپورٹ کے مطابق، وزیر اعظم مودی کا یہ دورہ اس بات کی بھی نشاندہی کرتا ہے کہ بھارت اپنی کثیر الجہتی سفارت کاری کو مزید وسعت دیتے ہوئے مختلف شراکت داروں کے ساتھ تعلقات کو گہرا کر رہا ہے، جبکہ خطے میں اقتصادی ترقی، سمندری سلامتی اور اسٹریٹجک استحکام کو اپنی خارجہ پالیسی کا مرکزی محور بنا رہا ہے۔

جنتر منتر: دہلی میٹرو بند، ضرورت پڑی تو مداخلت کریں گے: چیف جسٹس سوریہ کانت

دہلی میں جاری طلبہ احتجاج کے دوران متعدد میٹرو اسٹیشن بند کیے جانے کے معاملے پر ایک وکیل نے سپریم کورٹ سے فوری مداخلت کی اپیل کی۔

دہلی میں جاری طلبہ احتجاج کے دوران متعدد میٹرو اسٹیشن بند کیے جانے کے معاملے پر ایک وکیل نے سپریم کورٹ سے فوری مداخلت کی اپیل کی۔ چیف جسٹس سوریہ کانت نے درخواست پر سماعت کے دوران کہا کہ اگر صورتحال میں عدالتی مداخلت کی ضرورت محسوس ہوئی تو عدالت ضرور کارروائی کرے گی۔ دوسری جانب سیکوریٹی وجوہات کی بنا پر بند کیے گئے متعدد میٹرو اسٹیشنوں سے شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ دہلی میں جاری طلبہ احتجاج اور اس کے پیش نظر متعدد دہلی میٹرو اسٹیشنوں کی بندش کے معاملے نے سپریم کورٹ کا رخ کر لیا ہے۔ ایک وکیل نے چیف جسٹس سوریہ کانت کے سامنے درخواست پیش کرتے ہوئے کہا کہ میٹرو اسٹیشنوں کی اچانک بندش سے عام شہریوں، طلبہ اور ملازمت پیشہ افراد کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، اس لیے عدالت فوری مداخلت کرے۔ سماعت کے دوران چیف جسٹس سوریہ کانت نے کہا کہ عدالت صورتحال پر نظر رکھے ہوئے ہے اور اگر عدالتی مداخلت ضروری ہوئی تو سپریم کورٹ مناسب کارروائی کرے گی۔ تاہم انہوں نے فوری عبوری حکم جاری کرنے سے گریز کیا اور معاملے کو حالات کے مطابق دیکھنے کی بات کہی۔ یہ درخواست ایسے وقت میں سامنے آئی جب دہلی میٹرو ریل کارپوریشن (DMRC) نے سیکوریٹی خدشات کے پیش نظر وسطی دہلی کے ۱۶ر میٹرو اسٹیشن عارضی طور پر بند کر دیے تھے۔ ان میں راجیو چوک، پٹیل چوک، جن پتھ، منڈی ہاؤس، سینٹرل سکریٹریٹ، آئی ٹی او، دہلی گیٹ، خان مارکیٹ، جور باغ سمیت کئی اہم اسٹیشن شامل تھے، اگرچہ چند مقامات پر انٹرچینج سہولت برقرار رکھی گئی۔ میٹرو اسٹیشنوں کی بندش کے باعث ہزاروں مسافروں کو متبادل راستے اختیار کرنا پڑے، جبکہ متعدد افراد دفتر، کالج اور دیگر مقامات پر بروقت نہ پہنچ سکے۔ سوشل میڈیا پر بھی شہریوں نے اس اچانک بندش پر ناراضی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ پیشگی اطلاع نہ ہونے کی وجہ سے انہیں شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ دوسری جانب حکام کا کہنا ہے کہ یہ اقدام صرف عوامی سلامتی اور امن و امان برقرار رکھنے کے لیے کیا گیا۔ پولیس اور ڈی ایم آر سی کے مطابق احتجاج کے باعث سیکوریٹی خدشات پیدا ہوئے تھے، اسی لیے احتیاطی تدبیر کے طور پر مخصوص اسٹیشن بند کیے گئے۔ بعد ازاں صورتحال معمول پر آنے کے بعد اسٹیشن دوبارہ کھول دیے گئے۔ یہ معاملہ اس وسیع تر قانونی تنازع سے الگ ہے جس میں سپریم کورٹ کے سامنے طلبہ احتجاج کے دوران مبینہ پولیس کارروائی سے متعلق بھی درخواست دائر کی گئی تھی۔ اس مقدمے میں عدالت نے فوری سماعت سے انکار کیا تھا، جبکہ میٹرو بندش کے معاملے میں چیف جسٹس سوریہ کانت نے واضح کیا کہ اگر حالات نے تقاضا کیا تو عدالت مداخلت کرنے سے گریز نہیں کرے گی۔

ممبئی کو پانی فراہم کرنے والی مودک ساگر جھیل بھی لبریز

ممبئی کو پانی فراہم کرنے والی ۷ر جھیلوں میں سے ۴ر چھلک گئی، تمام ۷ر جھیلوں میں پانی کا کل ذخیرہ 69.74% صلاحیت پر

ممبئی:(اسٹاف رپورٹر) مودک ساگر جھیل ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کے علاقے کو پانی فراہم کرنے والی سات جھیلوں میں سے ایک، آج (23 جولائی 2026) کو صبح 07:2 بجے بہنا شروع ہوئی۔ بی ایم سی کے ہائیڈرولک انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے بتایا ہے کہ جھیل کا ایک گیٹ کھول دیا گیا ہے۔ گزشتہ چند دنوں سے جھیلوں کے زیر قبضہ علاقوں میں مسلسل، شدید بارش کی وجہ سے آبی ذخائر میں پانی کی سطح میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ مودک ساگر جھیل کی زیادہ سے زیادہ پانی رکھنے کی گنجائش جو آج رات سے بہنے لگی 5.892,12 کروڑ لیٹر (925,128 ملین لیٹر) ہے۔ پچھلے سالوں میں مودک ساگر جھیل 9 جولائی 2025، 25 جولائی 2024 اور 27 جولائی 2023 کو بہنے لگی۔ ممبئی کو پانی فراہم کرنے والے سات ڈیموں کی کل زیادہ سے زیادہ پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش تقریباً 3.736,44,1 کروڑ لیٹر (363,447,1 ملین لیٹر) ہے۔ آج صبح 6:00 بجے پڑھنے تک، تمام سات جھیلوں میں پانی کا کل ذخیرہ 2.943,00,1 کروڑ لیٹر (432,009,1 ملین لیٹر) ہے۔ پانی کا یہ ذخیرہ جھیلوں کی زیادہ سے زیادہ پانی رکھنے کی صلاحیت کا 69.74 فیصد ہے، جو کہ 363,447,1 ملین لیٹر ہے۔ 1) مودک ساگر پروجیکٹ، تھانے ضلع کے شاہ پور تعلقہ میں دریائے ویترنا پر تعمیر کیا گیا، ممبئی میٹروپولیٹن علاقے کی پینے کے پانی کی ضروریات کو پورا کرنے والا ایک کلیدی پانی کا ذریعہ ہے۔ 2) اس پروجیکٹ کی تعمیر 1954 میں مکمل ہوئی تھی، اور اس کا انتظام ممبئی میونسپل کارپوریشن (BMC) انتظامیہ کرتا ہے۔ 3) ممبئی سے 120 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع اس پروجیکٹ کے ڈھانچے کی لمبائی 548.64 میٹر اور اونچائی 82.296 میٹر ہے۔ 4) کل کیچمنٹ ایریا 450.625 مربع کلومیٹر ہے، اور یہ ممبئی کو فراہم کی جانے والی کل پانی کی فراہمی میں 11.22 فیصد کا حصہ ڈالتا ہے۔ 5) بی ایم سی کے علاقے کو پانی فراہم کرنے والی سات جھیلوں میں سے مودک ساگر جھیل آج سے بہنے لگی ہے۔ اس مون سون کے موسم سے پہلے، تانسا جھیل 22 جولائی، 2026 کو صبح 8:51 پر بہنا شروع ہوئی۔ وہار جھیل 7 جولائی، 2026 کو رات 9:00 بجے چھلکنا شروع ہوئی، اور تلسی جھیل بھی اسی دن رات 11:43 پر بہنے لگی (2026) اس طرح، 23 جولائی 2026 تک، بی ایم سی کے علاقے کو پانی فراہم کرنے والی سات جھیلوں میں سے چار بھری ہوئی اور بہہ چکی ہیں۔ ممبئی کو پینے کا پانی فراہم کرنے والی دوسری سب سے بڑی جھیل 'مودک ساگر' مسلسل ہونے والی موسلا دھار بارش کے بعد مکمل طور پر بھر کر لبریز (اوور فلو) ہوگئی ہے۔ برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (BMC) (mid-day.com) کے مطابق، یہ جھیل 23 جولائی 2026 کی رات گئے چھلکنا شروع ہوئی۔ اس اہم پیش رفت سے ممبئی کے شہریوں کو پانی کی فراہمی کے حوالے سے بڑی راحت ملی ہے۔ مودک ساگر امسال مانسون کے سیزن میں پوری طرح بھرنے والی چوتھی جھیل بن گئی ہے۔ اس سے قبل وہار، تلسی، اور تانسا جھیلیں بھی لبریز ہو چکی ہیں۔ بی ایم سی حکام کا کہنا ہے کہ اگر آئندہ چند دنوں تک کیچمنٹ ایریاز (واٹر شیڈ علاقوں) میں اسی طرح بارش کا سلسلہ جاری رہا، تو باقی ماندہ جھیلیں (جیسے بھاتسا، اپر ویترنا اور مڈل ویترنا) بھی جلد ہی اپنی پوری گنجائش تک پہنچ جائیں گی۔

دھلی کے ایل جی نے قوم سلامت قانون

این ایس اے کے تحت پولیس کمشنر کو خصوصی اختیارات تفویض کر دیئے

ممبئی:(اسٹاف رپورٹر) نئی دہلی ایک اہم انتظامی پیش رفت میں، قومی دارالحکومت علاقہ دہلی کے لیفٹیننٹ گورنر (ایل جی) نے قومی سلامتی قانون (این ایس اے)، 1980 کے تحت دہلی کے پولیس کمشنر کو امتناعی حراست (Preventive Detention) کے خصوصی اختیارات باضابطہ طور پر تفویض کر دیے ہیں۔ دہلی گزٹ ایکسٹرا آرڈنری کے ہوم (پولیس-II) شعبے کی جانب سے 15 جولائی 2026 کو جاری کردہ ایک سرکاری نوٹیفکیشن کے مطابق، لیفٹیننٹ گورنر نے قومی سلامتی قانون 1980 کی دفعہ 3 کی ذیلی دفعہ (3) اور دفعہ 2 کی شق (e) کے تحت ملنے والے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے یہ حکم نامہ جاری کیا ہے۔ آرڈر نمبر: F.No. 2/1/88/HP-II/Pt.-I: e-Office No.280430/1346-1349 جاری کنندہ اتھارٹی: بذریعہ حکم و نام لیفٹیننٹ گورنر (رمیش کمار، ڈپٹی سکریٹری ہوم-III)۔ تاریخ اجراء: 15 جولائی 2026 موثر مدت: 19 جولائی 2026 تا 18 اکتوبر 2026۔ جاری کردہ نوٹیفکیشن میں ہدایت دی گئی ہے کہ تین ماہ کی مدت 19 جولائی 2026 سے 18 اکتوبر 2026 تک ہی کے لیے دہلی پولیس کمشنر، قومی سلامتی قانون 1980 کی دفعہ 3 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت حراست میں لینے والی اتھارٹی کے اختیارات کا استعمال کر سکیں گے۔ قومی دارالحکومت علاقہ دہلی کے لیفٹیننٹ گورنر اس بات سے مطمئن ہیں کہ ایسا کرنا ضروری ہے۔ 2026/07/19 سے 2026/10/18 کی مدت کے دوران دہلی کے پولیس کمشنر مذکورہ بالا ایکٹ کی دفعہ 3 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت حراست میں لینے والی اتھارٹی کے اختیارات کا استعمال کر سکتے ہیں۔ قومی سلامتی قانون (NSA)، 1980 کے تحت، کسی بھی شخص کو ملک کی دفاع، غیر ملکی طاقتوں کے ساتھ ہندوستان کے تعلقات، سیکیورٹی، یا امن و امان اور ضروری خدمات کی بحالی میں خلل ڈالنے سے روکنے کیلئے امتناعی حراست (Preventive Detention) میں لیا جاسکتا ہے۔ اگرچہ عام طور پر اس قانون کے تحت حراست کے اختیارات ڈسٹرکٹ مجسٹریٹس یا ریاستی حکومتوں کے پاس ہوتے ہیں، لیکن قوانین کے مطابق لیفٹیننٹ گورنر یا ریاستی حکومت امن وامان کی صورتحال سے موثر انداز میں نمٹنے کے لیے بڑے شہروں میں ان اختیارات کو عارضی طور پر پولیس چیف کے سپرد کر سکتی ہے۔ قومی دارالحکومت میں عوامی تحفظ اور انتظامی تیاریوں کو برقرار رکھنے کے لیے وقت فوقتاً ان اختیارات کی توسیع کی جاتی ہے۔

جوہر یونیورسٹی پر کارروائی پر ممبئی میں عوامی تحریک کا انتباہ

اسلام جمخانہ میں علمائے کرام اور دانشوروں کا اجلاس، یوپی سرکار کو کارروائی سے باز رکھنے کیلئے ریاستی گورنر سے مداخلت کی اپیل

ممبئی رام پور میں مولانا محمد علی جوہر یونیورسٹی کے کچھ حصوں کو منہدم کرنے کے اتر پردیش حکومت کے حکم پر ممبئی میں سخت ردعمل سامنے آیا ہے۔ اس کارروائی کے خلاف آج ممبئی کے معروف اسلام جم خانہ میں ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ شرکاء نے سنگین الزامات عائد کرتے ہوئے کہا کہ حکومت اعلیٰ تعلیم کے لیے نئے مراکز قائم کرنے کے بجائے ایک ایسے ادارے کو تباہ کر رہی ہے جو ہزاروں طلباء کے مستقبل کی تشکیل کرتا ہے۔ اجلاس میں مقررین نے اس بات پر زور دیا کہ یہ مسئلہ کسی ایک عمارت تک محدود نہیں ہے بلکہ ہزاروں طلبہ کے تعلیمی مستقبل، تعلیمی نظام اور اقلیتوں کے حقوق سے متعلق ہے۔ ان کا مؤقف تھا کہ اگر یونیورسٹی کے آپریشنز یا تعمیرات کے حوالے سے کوئی تکنیکی بے ضابطگی تھی تو حکومت کو قانونی دائرہ کار میں رہتے ہوئے ان کو درست کرنے کی کوشش کرنی چاہیے تھی اور ادارے کو بچانا چاہیے تھا۔ کوئی تعمیری حل تلاش کرنے کے بجائے یہ کارروائی صرف اور صرف سیاسی انتقام کے جذبے سے کی جارہی ہے۔ اجلاس میں متفقہ طور پر اس غیر منصفانہ پالیسی کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کی گئی۔ اجلاس میں مستقبل کے لائحہ عمل کے تعین کے لیے اہم قراردادیں منظور کی گئیں۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ ایک وفد فوری طور پر مہاراشٹر کے گورنر سے ملاقات کر کے ایک میمورنڈم پیش کرے گا، جس میں ان پر زور دیا جائے گا کہ وہ اتر پردیش حکومت کو اس معاملے میں مداخلت کرنے کی ہدایت کرے۔ یہ وارننگ بھی جاری کی گئی کہ اگر حکومت نے جوہر یونیورسٹی کے خلاف مزید کارروائی کی تو ممبئی میں زبردست عوامی تحریک شروع کی جائے گی۔ اس اہم اجلاس میں ایم ایل اے ابوعاصم اعظمی، یوسف ابراہانی، معراج صدیقی، مولانا انیس اشرفی، عامر ادریسی، سلیم الوار، سعید حامد، سرفراز آرزو، اور ڈاکٹر زیبا ملک سمیت ممبئی کے ممتاز علمائے کرام، سماجی کارکنان، اور دانشوروں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ رام پور کی مولانا محمد علی جوہر یونیورسٹی کی عمارتوں کو مسمار کرنے کے نوٹس کے خلاف ممبئی میں عوامی تحریک اور شدید احتجاج کا انتباہ دیا گیا ہے۔ سماجوادی پارٹی کے ممبئی و مہاراشٹر کے رہنماؤں، مسلم تنظیموں اور سماجی حلقوں نے اتر پردیش حکومت کی اس کارروائی کو سیاسی دشمنی اور تعلیم دشمن اقدام قرار دیا ہے۔ اتر پردیش کی یوگی حکومت کی جانب سے جوہر یونیورسٹی کی 38 عمارتوں کو گرانے کے مجوزہ فیصلے پر ممبئی اور مہاراشٹر میں ہونے والے ردعمل کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

ممبئی میں طلباء کا احتجاج کرلا میں سڑک روکو آندولن

مہاراشٹر بند کا اثر، چمبور، کرلا میں بھی احتجاج میں شدت، ونچت بہوجن اگھاڑی کے کارکنان بھی زیر حراست

وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کی کارروائی کا حکم، ادھو اور راج ٹھاکرے کا ۲۶ جولائی کو مظاہرہ، بدامنی پھیلانے والوں کو بخشا نہیں جائے گا راج ٹھاکرے کا انتباہ ممبئی؛ ممبئی شیواجی پارک سمیت کرلا، چمبور، چونا بھٹی، مانخورد، و دیگر مضافاتی علاقوں میں مہاراشٹر بند کے سبب ونچت بہوجن اگھاڑی وی بی اے نے مورچہ نکال کر دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا اسی دوران پولس نے چمبور کرلا اور دیگر علاقوں سے مظاہرین کو زیر حراست لیا اور بعد ازاں مظاہرین کو رہا بھی کر دیا گیا۔ ممبئی میں مہاراشٹر بند سے عام نظام متاثر رہا لیکن اسکول، کالج، اور عوامی ٹرانسپورٹ معمول کے مطابق ہی رواں دواں تھے اس کے ساتھ ہی ممبئی کے کرلا علاقہ میں خواتین مظاہرین نے سڑکوں پر اتر کر نیٹ پرچہ لیک کے معاملہ میں احتجاجی مظاہرہ کرتے ہوئے سڑک جام کر دیا جس کے سبب ٹریفک نظام متاثر ہو گیا بعد ازاں پولس نے خواتین کو سڑک پر ہٹایا اور معمولات زندگی پٹری پر آ گئی۔ ممبئی کے مختلف علاقوں میں مہاراشٹر بند سے عام نظام متاثر ہوا شیواجی پارک میں ٹھاکرے برادران اور امیت اور ادیتہ ٹھاکرے نے بھی احتجاجی مظاہرین کی حمایت کی ہے جبکہ اب ٹھاکرے برادران نے پریس کانفرنس میں یہ واضح کیا ہے کہ وہ ۲۶ جولائی کو مارچ کریں گے اگر اس دوران کسی نے بھی گڑبڑی پیدا کرنے یا دلی کے طرز پر پتھراؤ یا تشدد برپا کرنے کی کوشش کی تو انہیں برداشت نہیں کیا جائے گا اور ایم این ایس اسے جواب دے گی اس کے ساتھ ہی راج ٹھاکرے نے پرامن احتجاج نکالنے کا اعلان کیا ہے اور سرکار کو دھمکی دی ہے کہ اگر اس احتجاج میں بدامنی پیدا کرنے کی کوشش کی گئی تو اس کا جواب دیا جائے گا۔ آج احتجاجی مظاہرہ کے دوران کئی مظاہرین اور لیڈران کو زیر حراست لیا گیا۔ طلبا کو ڈرگس کیس میں پھنسانے کی پولس ڈرائیور کی دھمکی: طلبا کو ڈرگس کیس میں پھنسانے کی شیواجی پارک میں دھمکی کی ویڈیو وائرل ہونے کے بعد اس معاملہ میں کانسٹیبل کے خلاف انکوائری شروع ہوگئی ہے اور اس معاملہ میں وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے کہا ہے کہ کانسٹبل کے انکوائری جاری ہے اور اسے یہاں سے ہٹا دیا گیا ہے اس معاملہ میں ویڈیو وائرل ہوا ہے وہ افسوسناک ہے۔ دیویندر فڑنویس نے کہا کہ اس احتجاجی مظاہرہ کی آڑ میں ادھو ٹھاکرے اپنے وجود کو بچانے کی کوشش کر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ مہاراشٹر میں بھی ادھو ٹھاکرے کی سرکار میں پرچہ لیک ہوا ہے۔ ملک بھر کے تعلیمی نظام اور مبینہ بے ضابطگیوں (جیسے پیپر لیک اور نیٹ / NEET تنازع) کے خلاف ہزاروں طلباء اور کارکنان ممبئی کی سڑکوں پر نکلے۔ ان کا بنیادی مطالبہ مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھن کا استعفیٰ اور تعلیمی نظام میں شفافیت لانا ہے۔

آن لائن طریقے سے معلوم کریں

بی ایل او نے آپ کا فارم جمع کروایا کہ نہیں

الیکشن کمیشن کی ویب سائٹ پر دیئے گئے طریقۂ کار کے مطابق فارم کی تفصیل معلوم کی جاسکتی ہے، آپ خود بھی جمع کروا سکتے ہیں۔ 'ایس آئی آر' کا کام تیزی سے جاری ہے۔ ووٹرس بھاگ دوڑ کر کے اپنا فارم تو پُر کر رہے ہیں لیکن ان میں یہ تشویش بھی پائی جارہی ہے کہ جو فارم انہوں نے ان کے بوتھ لیول آفیسر (بی ایل او) کے پاس جمع کیا ہے اسے بی ایل او نے اپ لوڈ کیا ہے یا نہیں؟ اس کیلئے الیکشن کمیشن نے ووٹروں کو سہولت دی ہے کہ وہ بھی اپنے الیکشن کارڈ نمبر (ایپک نمبر) کی مدد سے آن لائن یہ چیک کر سکتے ہیں کہ ان کے بی ایل او نے انومریشن فارم ڈیجیٹل طریقے جمع کیا ہے یا نہیں۔ یہ کس طرح کر سکتے ہیں اس کا طریقہ نیچے دیا جارہا ہے۔ ویب سائٹ کھلنے پر سامنے اسکرین پر انگریزی میں ہرے رنگ کے 'فل انومریشن فارم' آئیکون پر کلک کرنا ہے۔ یہاں کلک کرنے پر ایک نئی ونڈو سامنے نظر آتی ہے جس میں موبائل نمبر/ ایپک نمبر درج کرنا ہے اور اس کے نیچے دیا ہوا 'کیپچا' بالکل ویسے ہی بھرنا ہے جیسا دیا ہوا ہے اور 'ریکویسٹ او ٹی پی' پر کلک کرنا ہے۔ چند سیکنڈ میں آپ کو اسی موبائل نمبر پر او ٹی پی موصول ہوگا جو آپ نے دیا تھا، اس او ٹی پی کو دیئے گئے کالم میں درج کرنا ہے۔۔ لاگ ان ہونے کے بعد اپنی ریاست (مہاراشٹر) چننے کے بعد موجودہ ووٹر الیکشن کارڈ نمبر (ایپک نمبر) درج کرنا ہوگا۔ یہ نمبر ہر الیکشن کارڈ پر تصویر کے بازو میں لکھا ہوتا ہے۔ یہ نمبر درج کرنے کے بعد بازو میں دیئے گئے 'سرچ' پر کلک کرنے ہوگا۔ اگر آپ کا فارم بی ایل او نے جمع کر دیا ہو تو انگریزی میں پیغام آئے گا کہ آپ کا فارم کامیابی کیساتھ جمع ہو چکا ہے۔ اگر کسی ووٹر کا فارم جمع نہیں ہوا ہوگا تو اس اسکرین پر اس کی تفصیل دی جائے گی اور اس کے نیچے سرخ سیاہی میں پیغام نظر آئے گا جس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ کا فارم جمع نہیں ہوا ہے، اس پیغام میں بی ایل او کا نام اور نمبر بھی دیا جائے گا جس کی مدد سے ووٹر اپنے بی ایل او سے رابطہ قائم کر کے یہ معلوم کر سکتا ہے کہ اس کا فارم کیوں جمع نہیں ہوا۔ اس کے علاوہ ووٹر خود بھی انومریشن فارم آن لائن پُر کرنے کی کارروائی کر سکتا ہے بشرطیکہ اس کا موبائل نمبر ایپک سے منسلک ہو اور جو نام الیکشن کارڈ پر لکھا ہے ہو بہو وہی نام آدھار پر بھی ہو۔

یمراج کا حلیہ اپنا کر پٹریاں

پار کرنے والے مسافروں کیلئے 'جیون رکشا' کا پیغام

مسافروں کی قیمتی جانیں بچانے کے لئے ریلوے پولیس کی جانب سے منفرد انداز میں پیغام دیا گیا۔ باندرہ ریلوے پولیس کی جانب سے بینر اور پلے کارڈ اٹھا کر، اعلان کے ذریعے اور یمراج و چترگُپت کا حلیہ اپنا کر 'جیون رکشا' کا پیغام دیا گیا۔ مسافروں کی قیمتی جانیں بچانے کے لئے ریلوے پولیس کی جانب سے منفرد انداز میں پیغام دیا گیا۔ باندرہ ریلوے پولیس کی جانب سے بینر اور پلے کارڈ اٹھا کر، اعلان کے ذریعے اور یمراج و چترگُپت کا حلیہ اپنا کر 'جیون رکشا' کا پیغام دیا گیا۔ صبح ۱۰ر بجے سے ۱۱ر بجکر ۳۰ر منٹ تک یہ سلسلہ جاری رہا اور پولیس کے جوان پلیٹ فارم پر گشت کر کے مسافروں کو متوجہ کرتے رہے۔ اس میں ۵۴ر پولیس اہلکاروں نے حصہ لیا۔ باندرہ ریلوے پولیس کے سینئر انسپکٹر شاہ جی نکم نے کہا کہ "اس طرح کی بیداری مہم کے ذریعے یہ کوشش کی جارہی ہے کہ ریلوے میں حادثات کو کم سے کم کیا جائے، ایک ایک جان کو بچایا جائے اور حادثات کو صفر کیا جائے مگر یہ اسی وقت ممکن ہے جب مسافر اپنی جان کی قیمت کو سمجھتے ہوئے احتیاط برتیں گے اور ذیل میں دی جانے والی ہدایات اور مشوروں پر عمل کریں گے۔" (۱) ریل پٹریاں پار کرتے ہوئے جان خطرے میں نہ ڈالیں (۲) اپنے طور پر غور کیجئے اور حادثات کو صفر کیجئے (۳) ریلوے ضابطوں کو اپنائیے، حادثات کو ٹالئے (۴) عجلت میں پٹریاں پار نہ کرتے ہوئے اپنی جان خطرے میں نہ ڈالئے (۵) پٹریوں پر چلنا خود کو ہلاکت میں ڈالنا ہے (۶) ریل پٹری پار کرنا جرم ہی نہیں جرمانہ کا باعث ہے (۷) ریل پٹری پار نہ کیجئے، آپ کے اہل خانہ آپ کے منتظر ہیں (۸) جلد بازی کے چکر میں زندگی سے ہاتھ نہ دھویئے (۹) دوڑتی لوکل رُکے گی نہیں، آپ ہی انتظار کر لیجئے (۱۰) ریلوے احاطے میں ایئرفون لگا کر گانا سننے کے بجائے محفوظ رہئے، احتیاط کو نہ بھولئے اور (۱۱) شارٹ کٹ نہیں، محفوظ راہ اپنائیے۔

دنیا کو محبت کا پیغام دینے والا تاریخی لمحہ؛ برطانیہ کے شاہ چارلس سوم کے مسجد دورے کو حضرت نیاز احمد مالیگ نے انسانیت کی فتح قرار دے دیا

مالیگاؤں:(نامہ نگار) برطانیہ کے شاہ چارلس سوم کی جانب سے یورپ کی پہلی ماحول دوست (ایکو فرینڈلی) کیمبرج سینٹرل مسجد کے تاریخی دورے کو دنیا بھر میں نہ صرف بین المذاہب ہم آہنگی بلکہ مذہبی آزادی، باہمی احترام اور مشترکہ انسانی اقدار کے فروغ کی جانب ایک غیر معمولی پیش رفت قرار دیا جار ہا ہے۔ ایسے وقت میں جب دنیا کے مختلف خطوں میں اسلاموفوبیا، مذہبی تعصب، نسلی امتیاز اور نفرت انگیز رجحانات تشویشناک حد تک بڑھتے جارہے ہیں، ایک باوقار ریاست کے سربراہ کا مسجد کا رخ کرنا اس بات کا واضح اعلان ہے کہ مہذب اقوام نفرت کی دیواریں نہیں بلکہ احترام اور اعتماد کے پل تعمیر کرتی ہیں۔ اس تاریخی اقدام کا خیر مقدم کرتے ہوئے مالیگ فیملی آف مالیگاؤں، گجرات و یو کے سے تعلق رکھنے والے معروف دینی رہنما، نہایت دیندار، پاکباز شخصیت، عظیم مبلغِ اسلام اور سماجی خدمت کے جذبے سے سرشار حضرت نیاز احمد مالیگ نے اپنے گہرے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ شاہ چارلس سوم نے صرف ایک مسجد کا دورہ نہیں کیا بلکہ انہوں نے پوری دنیا کو یہ پیغام دیا ہے کہ مذاہب کے درمیان احترام، محبت، رواداری اور مکالمہ ہی وہ بنیاد ہے جس پر پائیدار امن، خوشحالی اور مضبوط معاشرے کی تعمیر ممکن ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک ذمہ دار اور باشعور قیادت کی اصل پہچان یہی ہوتی ہے کہ وہ ہر مذہب کے ماننے والوں کے جذبات، عقائد، عبادت گاہوں اور مذہبی آزادی کا یکساں احترام کرے اور اپنے عمل سے یہ ثابت کرے کہ ریاست کی نگاہ میں تمام شہری برابر ہیں۔ حضرت نیاز احمد مالیگ نے کہا کہ آج پوری دنیا کو اس حقیقت کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ نفرت کبھی امن پیدا نہیں کر سکتی، تعصب کبھی انصاف کی بنیاد نہیں بن سکتا اور تقسیم کبھی ترقی کا راستہ نہیں دکھا سکتی۔ محبت، برداشت، خیر خواہی، انصاف اور باہمی احترام ہی وہ اقدار ہیں جو قوموں کو عظمت عطا کرتی ہیں۔ شاہ چارلس سوم کا یہ دورہ اسی اعلیٰ انسانی فکر اور وسیع القلبی کی عملی مثال ہے جس سے عالمی قیادت کو سبق حاصل کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان صدیوں سے گنگا جمنی تہذیب، مذہبی رواداری، کثرت میں وحدت اور باہمی احترام کی ایک عظیم اور قابلِ فخر روایت کا امین رہا ہے۔ یہی وہ سرزمین ہے جہاں مختلف مذاہب، زبانیں، ثقافتیں اور تہذیبیں ایک دوسرے کے ساتھ رہتی آئی ہیں۔ ایسے میں ضرورت اس بات کی ہے کہ اس عظیم ورثے کو مزید مضبوط بنایا جائے، نفرت اور تقسیم کی سیاست سے بالاتر ہو کر محبت، بھائی چارے اور آئینی مساوات کو فروغ دیا جائے تاکہ ہر شہری بلا خوف و خطر اپنی عبادت، اپنے عقیدے اور اپنی شناخت کے ساتھ عزت و وقار کی زندگی گزار سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر کسی ملک کی قیادت خود مختلف مذاہب کی عبادت گاہوں کا احترام کرے، مختلف طبقات سے مکالمہ قائم کرے اور عملی طور پر رواداری کا مظاہرہ کرے تو اس کے مثبت اثرات پورے معاشرے پر مرتب ہوتے ہیں۔ اس سے نہ صرف اقلیتوں میں اعتماد پیدا ہوتا ہے بلکہ اکثریت کے دلوں میں بھی برداشت، محبت اور انسان دوستی کے جذبات پروان چڑھتے ہیں۔ یہی وہ ماحول ہے جو ایک مضبوط، مستحکم، ترقی یافتہ اور باوقار قوم کی تشکیل کرتا ہے۔ حضرت نیاز احمد مالیگ نے کہا کہ اسلام ہمیشہ سے امن، عدل، رحمت، حسنِ اخلاق اور احترامِ انسانیت کا علمبردار رہا ہے۔ قرآنِ کریم انسانوں کو ایک دوسرے کی پہچان، خیر خواہی اور بھلائی میں تعاون کا درس دیتا ہے، جبکہ نبی کریم حضرت محمد ﷺ کی سیرتِ طیبہ پوری انسانیت کے لیے محبت، رواداری، عدل اور رحم کا روشن نمونہ ہے۔ اسی تعلیم کی روشنی میں مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہر حال میں امن، خیر خواہی، اخلاق اور انسانیت کی خدمت کو اپنا شعار بنائیں اور دوسروں کے ساتھ حسنِ سلوک کا مظاہرہ کریں۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:

شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروبار کی شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 70399 66616 = 75061 00010
ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

طلبہ پر پھر حملہ ہوا تو مہاراشٹر میں چلنا مشکل کر دیں گے

کاکروچ جنتا پارٹی کے احتجاج کو مہاراشٹر کے لیڈران کی بھرپور حمایت، شرد پوار اور ادھو ٹھاکرے کے بعد منوج جرنگے بھی جنتر منتر پہنچے، طلبہ کو جگہ نہ چھوڑنے کی تلقین۔

دہلی کے جنتر منتر پر جاری کاکروچ جنتا پارٹی کے احتجاج کو مہاراشٹر کے لیڈرا کی بھرپور حمایت حاصل ہو رہی ہے۔ ایک روز قبل معمر لیڈر شرد پوار ابھیجیت دپکے سے ملنے جنتر منتر پہنچے تھے۔ اس کے بعد شیوسینا (ادھو) کے سربراہ ادھو ٹھاکرے بھی طلبہ کی حمایت کیلئے جنتر منتر پر حاضر ہوئے۔ ادھو ٹھاکرے نے مظاہرین سے خطاب بھی کیا۔ بدھ کو مراٹھا سماجی کارکن منوج جرنگے نے بھی دہلی پہنچ کر طلبہ سے خطاب کیا۔ انہوں نے حکومت کو وارننگ دی کہ اگر طلبہ پر پھر حملہ ہوا تو وہ بی جے پی لیڈران کا مہاراشٹر میں چلنا پھرنا مشکل کر دیں گے۔" کچھ عرصہ پہلے مراٹھا ریزرویشن کی تحریک چھیڑ کر مہاراشٹر حکومت کی ناک میں دم کرنے والے منوج جرنگے نے بدھ کے روز دہلی کے جنتر منتر پہنچ کر کاکروچ جنتا پارٹی کے بانی ابھیجیت دپکے سے ملاقات کی۔ انہوں نے طلبہ سے مراٹھی میں خطاب بھی کیا۔ ان کا کہنا تھا" آپ لوگ کسی قیمت پر اس جگہ کو مت چھوڑیئے، اگر آپ اس جگہ سے اٹھ گئے تو حکومت آپ کے احتجاج کو ختم کر دے گی۔ طلبہ کو انصاف ملے اسی کیلئے میں یہاں آیا ہوں۔ جرنگے نے کہا" بی جے پی حکومت ہر بار غریبوں کے بچوں پر ظلم کرتی ہے۔ میں حکومت کو وارننگ دیتا ہوں کہ اس کے بعد اگر طلبہ پر حملہ ہوا تو ہم ان لوگوں کو مہاراشٹر میں چلنا پھرنا دوبھر کر دیں گے۔ ان کا نشہ اتارے بغیر ہم خاموش نہیں بیٹھیں گے۔" انہوں نے یاد دلایا کہ" ہم نے بھی انترولی سراتی (جالنہ) میں احتجاج کیا تھا۔ اس وقت بھی حکومت نے ہمارے ساتھ زور زبردستی کی تھی، ہمارے بچوں پر گولیاں چلائی تھیں۔ میری طلبہ سے ایک ہی گزارش ہے [illegible] یہاں سے [illegible] ایک روز قبل [illegible] وہاں انہوں [illegible] پر لے [illegible] بدھ کے روز ادھو ٹھاکرے نے ممبئی میں ایک پریس کانفرنس منعقد کی۔ ادھو ٹھاکرے نے کہا کہ "شیوسینا پہلے دن سے طلبہ کے پیچھے مضبوطی سے کھڑی ہے۔ اس حکومت کا طلبہ کے ساتھ رویہ انتہائی تو برا اور توہین آمیز ہے۔ برسر اقتدار لوگوں کے ذہن میں اقتدار اور غرور کی ہوا بھر گئی ہے لیکن عوام انہیں مناسب وقت پر زمین پر لا کر رہیں گے۔ ادھو ٹھاکرے نے کہا" کوئی بھی جب احتجاج کرتا ہے تو حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اس سے بات کرے۔ اگر احتجاج کرنے والا کچھ غلط کرتا ہے تب بھی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اسے سمجھا بجھا کر ایسا کرنے سے باز رکھے لیکن حکومت نے وقت رہتے طلبہ سے گفتگو نہیں کی۔ اگر حکومت نے پہلے ہی طلبہ سے بات کر لی ہوتی تو حالات اس قدر خراب نہیں ہوتے۔" سابق وزیر اعلیٰ نے کہا" حکومت کو طلبہ سے بات کرنے میں اپنی توہین محسوس ہوتی ہے۔ وہ خود ہی ملک میں بدامنی پھیلانے کی کوشش کر رہی ہے۔ طلبہ کے احتجاج کو بدنام کرنے کیلئے اس میں 'پاکستان کا ہاتھ' ڈھونڈا جا رہا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ حکومت ہی میں کوئی پاکستانی شامل ہے جو حالات کو خراب کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔" یاد رہے کہ راج ٹھاکرے کی پارٹی ایم این ایس نے بدھ کو ممبئی میں طلبہ کی حمایت میں احتجاج کیا جبکہ پرکاش امبیڈکر کی پارٹی ونچت بہوجن اگھاڑی نے آج (جمعرات) کو مہاراشٹر بند کا اعلان کر رکھا ہے جسے مختلف حلقوں سے حمایت مل رہی ہے۔

تائیوان کے گرد چینی کوسٹ گارڈ کی سرگرمیوں میں نمایاں اضافہ

تائیوان کے گرد چینی فوجی سرگرمیوں میں اضافہ

تائی پے: تائیوان کی وزارتِ قومی دفاع نے کہا ہے کہ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران چین کی فوجی سرگرمیوں میں ایک بار پھر اضافہ دیکھا گیا ہے۔ حکام کے مطابق متعدد چینی جنگی طیارے، بحری جہاز اور سرکاری جہاز تائیوان کے اطراف سرگرم رہے، جن پر تائیوانی مسلح افواج نے مسلسل نظر رکھی اور مناسب ردِعمل دیا۔ وزارت کے مطابق چینی طیاروں میں سے کئی نے آبنائے تائیوان کی درمیانی لکیر عبور کرتے ہوئے تائیوان کے فضائی دفاعی شناختی علاقے کے شمالی، وسطی، جنوب مغربی اور مشرقی حصوں میں پرواز کی۔ تائیوان نے کہا کہ اس کی مسلح افواج نے فضائی، بحری اور زمینی نگرانی کے ذریعے صورتحال پر کڑی نظر رکھی۔ تائیوانی حکام کا کہنا ہے کہ چین گزشتہ کئی ماہ سے فوجی اور کوسٹ گارڈ سرگرمیوں میں مسلسل اضافہ کر رہا ہے، جسے وہ جزیرے پر دباؤ بڑھانے کی حکمت عملی قرار دیتے ہیں۔ حالیہ ہفتوں میں چینی سرکاری اور کوسٹ گارڈ جہازوں کی موجودگی میں بھی نمایاں اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے، جس پر تائی پے نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ بیجنگ مستقبل میں بحری ناکہ بندی یا سپلائی لائنز پر دباؤ ڈالنے کی مشق کر رہا ہے۔ چین تائیوان کو اپنا حصہ قرار دیتا ہے اور ضرورت پڑنے پر طاقت کے استعمال سے بھی انکار نہیں کرتا، جبکہ تائیوان اپنی خودمختاری پر قائم ہے اور بیجنگ کے علاقائی دعوؤں کو مسترد کرتا ہے۔ اسی دوران چین نے آبنائے تائیوان میں دوروزہ لائیو فائر فوجی مشقوں کا بھی آغاز کیا ہے، جس سے خطے میں کشیدگی مزید بڑھ گئی ہے۔ تائیوان نے دعویٰ کیا ہے کہ چین نے جزیرے کے گرد اپنی کوسٹ گارڈ اور سرکاری تحقیقی جہازوں کی موجودگی میں نمایاں اضافہ کر دیا

ہے، جس کے بعد تائیوانی حکام نے بحرالکاہل کی سمت ممکنہ چینی کارروائیوں سے نمٹنے کے لیے نئی مشقوں کی تیاری شروع کر دی ہے۔ تائیوان کی کوسٹ گارڈ انتظامیہ کے مطابق جون کے دوران چینی سرکاری جہازوں کی 55 مرتبہ موجودگی ریکارڈ کی گئی، جبکہ مئی میں یہ تعداد 30 اور گزشتہ سال جون میں 25 تھی۔ ان اعداد و شمار میں چین کے ساحل کے قریب تائیوان کے زیرِ انتظام جزائر کے اطراف سرگرمیاں شامل نہیں ہیں۔ تائیوانی حکام کا کہنا ہے کہ بیجنگ اب فوجی دباؤ کے ساتھ ساتھ کوسٹ گارڈ کے ذریعے بھی اپنے علاقائی دعوؤں کو مضبوط کرنے کی حکمت عملی پر عمل پیرا ہے۔ ان کے مطابق چین مبینہ طور پر "قانونی دباؤ" کی پالیسی استعمال کرتے ہوئے سمندری حدود پر اپنے دعوے کو تقویت دینے کی کوشش کر رہا ہے۔ رپورٹس کے مطابق بعض چینی کوسٹ گارڈ جہاز سابق جنگی بحری جہاز ہیں جنہیں تبدیل کر کے قانون نافذ کرنے والے جہازوں کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ تائیوان نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ اس بڑھتی ہوئی سرگرمی کا مقصد مستقبل میں ممکنہ بحری ناکہ بندی یا بحرالکاہل کی سپلائی لائنز پر دباؤ ڈالنے کی تیاری ہو سکتا ہے۔ ادھر چین مسلسل تائیوان کو اپنا حصہ قرار دیتا ہے، جبکہ تائی پے اس دعوے کو مسترد کرتے ہوئے اپنی خودمختاری پر قائم ہے۔

تھائی لینڈ میں چینی صحافی کی ممکنہ بے دخلی پر عالمی انسانی حقوق تنظیموں کا اظہارِ تشویش

بینکاک: ایمنسٹی انٹرنیشنل سمیت 59 انسانی حقوق اور صحافتی آزادی کی تنظیموں نے تھائی حکومت پر زور دیا ہے کہ زیرِ حراست چینی تحقیقاتی صحافی بائی ژاؤڈونگ کو چین واپس بھیجنے کے منصوبے کو فوری طور پر روک دیا جائے، خبردار کرتے ہوئے کہ انہیں وطن واپسی کی صورت میں سنگین انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں، من مانی حراست، تشدد اور غیر منصفانہ عدالتی کارروائیوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ بائی ژاؤڈونگ کئی برسوں سے چینی حکام اور کمیونسٹ پارٹی کے سینئر عہدیداروں سے متعلق مبینہ بدعنوانی پر تحقیقاتی رپورٹنگ کرتے رہے ہیں، جس کے بعد ان کے خلاف چین میں مقدمات قائم کیے گئے۔ انسانی حقوق کی تنظیموں کا مؤقف ہے کہ ان پر عائد الزامات سیاسی نوعیت کے ہیں اور ان کی صحافتی سرگرمیوں سے جڑے ہوئے ہیں۔ تنظیموں نے تھائی لینڈ سے مطالبہ کیا کہ وہ بین الاقوامی قوانین اور انسانی حقوق سے متعلق اپنی ذمہ داریوں کی پاسداری کرتے ہوئے بائی ژاؤڈونگ کو جبراً چین واپس نہ بھیجے۔ بیان میں اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ ایسے افراد کو ان ممالک میں واپس بھیجنا۔

چین کی نمو ہدف سے محرومی نے
گہری ساختی فالٹ لائنوں کو بے نقاب کیا

بیجنگ: کووڈ۔19 وبائی بیماری کے بعد پہلی بار، چین اپنے سالانہ اقتصادی ترقی کے ہدف سے کم ہو گیا ہے، جس نے دنیا کی دوسری بڑی معیشت کو درپیش بڑھتے ہوئے ساختی چیلنجوں کی نشاندہی کی ہے۔ توقع سے زیادہ کمزور کارکردگی بتاتی ہے کہ بیجنگ کی برآمدات کی قیادت میں بحالی کمزور گھریلو طلب، طویل عرصے تک جائیداد کی کمی اور بڑھتی ہوئی بیرونی غیر یقینی صورتحال کی تلافی کے لیے کافی نہیں ہے۔ چین کے قومی ادارہ شماریات نے بدھ کو رپورٹ کیا کہ ایک سال پہلے کے مقابلے میں اپریل سے جون کی سہ ماہی میں معیشت میں 3.4٪ کی توسیع ہوئی، جو کہ مارکیٹ کی توقعات سے 4.5٪ اور بیجنگ کے 2026 کے لیے 4.5-5٪ کی شرح نمو کے ہدف کے نیچے ہے۔ یہ کمی اس لیے اہم ہے کیونکہ چین نے روایتی طور پر ریاستی سرمایہ کاری کے اہداف کو پورا کیا ہے اور اس کے ساتھ منسلک ریاستی سرمایہ کاری کے ہدف کو قریب سے ہم آہنگ کیا ہے۔ حالیہ برسوں میں واحد استثنا 2020 تھا، جب کووڈ۔19 وبائی امراض کی وجہ سے کسی ہدف کا اعلان نہیں کیا گیا تھا۔ تازہ ترین اعداد و شمار چینی معیشت میں بڑھتے ہوئے عدم توازن کی عکاسی کرتے ہیں۔ سیمی کنڈکٹرز، الیکٹرانکس اور دیگر جدید ٹیکنالوجی کی مصنوعات کی عالمی مانگ کی وجہ سے برآمدات مضبوط کارکردگی کا مظاہرہ کرتی رہتی ہیں، لیکن گھریلو کھپت کم رہتی ہے۔ مکانات کی طویل کمی، جائیداد کی گرتی ہوئی قیمتوں اور روزگار کی غیر یقینی منڈی نے گھریلو اعتماد کو کمزور کیا ہے، مستحکم اقتصادی توسیع کے باوجود صارفین کے اخراجات کی حوصلہ شکنی کی ہے۔ اس کمزوری کو تسلیم کرتے ہوئے، بیجنگ نے اس ہفتے اپنی پہلی جامع پانچ سالہ کھپت کی حکمت عملی کی نقاب کشائی کی، جس کا مقصد 2030 تک سالانہ خوردہ فروخت کو تقریباً 9 ٹریلین ڈالر تک بڑھانا ہے۔ سرمایہ کاری کا ڈیٹا اس سے بھی زیادہ پریشان کن تصویر پیش کرتا ہے۔ سال کی پہلی ششماہی میں فکسڈ اثاثہ کی سرمایہ کاری میں 7.5 فیصد کمی واقع ہوئی، جبکہ جائیداد کی سرمایہ کاری میں 18 فیصد کمی واقع ہوئی، جو دو شعبوں میں مسلسل بگاڑ کو نمایاں کرتی ہے جنہوں نے روایتی طور پر چین کی اقتصادی توسیع کو آگے بڑھایا ہے۔ اگرچہ عوامی بنیادی ڈھانچے کے اخراجات سست روی کو کم کرنے کے لیے جاری رکھے ہوئے ہیں، ماہرین اقتصادیات خبردار کرتے ہیں کہ اگر نجی سرمایہ کاری اور گھریلو اخراجات کمزور رہے تو صرف ریاستی سرمایہ کاری پائیدار ترقی نہیں دے سکتی۔

بنگلہ دیش میں سخت گیر مذہبی
رجحانات میں اضافہ۔ معاشرتی ہم آہنگی کیلئے نئے چیلنجز

ڈھاکہ: ایک نئی تجزیاتی رپورٹ میں خبردار کیا گیا ہے کہ بنگلہ دیش میں سخت گیر مذہبی رجحانات اور انتہا پسندانہ بیانیے کے بڑھتے ہوئے اثرات ملک کی سماجی ہم آہنگی، مذہبی رواداری اور جمہوری اقدار کے لیے ایک اہم چیلنج بنتے جا رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق، 2024 کی سیاسی تبدیلیوں کے بعد مذہبی قدامت پسند گروہوں کو عوامی اور سیاسی سطح پر نسبتاً زیادہ جگہ ملنے کا تاثر پیدا ہوا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ معاشی مشکلات، نوجوانوں میں بے روزگاری، سوشل میڈیا پر شدت پسندانہ مواد اور سیاسی غیر یقینی صورتحال ایسے عوامل ہیں جو بعض حلقوں میں سخت گیر نظریات کے فروغ میں کردار ادا کر رہے ہیں۔ مبصرین کے مطابق، یہ رجحان صرف سیاست تک محدود نہیں بلکہ تعلیم، ثقافت، خواتین کے حقوق اور آزادیٔ اظہار جیسے شعبوں کو بھی متاثر کر سکتا ہے۔ تجزیے کے مطابق، انسانی حقوق کے کارکنوں اور اقلیتی برادریوں نے بھی بڑھتی ہوئی مذہبی انتہا پسندی پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگرچہ بنگلہ دیش کی اکثریت اعتدال پسند ہے، تاہم انتہا پسندانہ بیانیے کے پھیلاؤ کو روکنے اور مذہبی و سماجی ہم آہنگی کو برقرار رکھنے کے لیے مؤثر حکومتی اقدامات کی ضرورت ہے۔ رپورٹ میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ بنگلہ دیش کی تاریخی شناخت مذہبی اعتدال، ثقافتی تنوع اور سماجی ہم آہنگی سے جڑی رہی ہے۔ ماہرین کے مطابق، مستقبل میں ملک کے استحکام اور ترقی کا انحصار اس بات پر ہوگا کہ ریاست اور معاشرہ انتہا پسندانہ رجحانات کا کس حد تک مؤثر انداز میں مقابلہ کرتے ہوئے اعتدال پسند اور جامع قومی شناخت کو فروغ دیتے ہیں۔

چین کی فوجی و صنعتی حکمت عملی کا تضاد
معاشی ترقی اور دفاعی اہداف میں توازن بڑا چیلنج

بیجنگ: ایک نئی تجزیاتی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ چین نے گزشتہ دو دہائیوں کے دوران اپنی فوجی اور صنعتی صلاحیتوں میں غیر معمولی سرمایہ کاری کی ہے، تاہم اسی حکمتِ عملی میں ایک بنیادی تضاد بھی موجود ہے۔ رپورٹ کے مطابق، بیجنگ ایک جانب جدید دفاعی طاقت اور صنعتی خود کفالت حاصل کرنا چاہتا ہے، جبکہ دوسری جانب اسے معاشی سست روی، برآمدات پر انحصار اور عالمی منڈیوں تک رسائی جیسے چیلنجز کا بھی سامنا ہے۔ رپورٹ کے مطابق، صدر شی جن پنگ کی پالیسی کے تحت فوجی۔شہری انضمام کو فروغ دیا گیا ہے تاکہ شہری صنعتوں، جدید ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت، سیمی کنڈکٹرز اور مینوفیکچرنگ کی صلاحیتوں کو دفاعی مقاصد کے لیے بھی استعمال کیا جا سکے۔ اس حکمتِ عملی نے چین کی فوجی جدید کاری کو تیز کیا ہے، لیکن اس کے نتیجے میں بعض مغربی ممالک نے برآمدی پابندیاں، ٹیکنالوجی کنٹرول اور سرمایہ کاری پر سخت نگرانی بھی بڑھا دی ہے۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ چین کی معیشت بڑی حد تک عالمی تجارت، بیرونی منڈیوں اور بین الاقوامی سپلائی چین سے جڑی ہوئی ہے، جبکہ اس کی دفاعی حکمتِ عملی زیادہ خود انحصاری اور اسٹریٹجک تحفظ پر زور دیتی ہے۔ ماہرین کے مطابق، یہی تضاد بیجنگ کے لیے مستقبل کی پالیسی سازی میں ایک اہم آزمائش بن سکتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق، چین مستقبل میں اپنی صنعتی بنیاد کو مزید مضبوط بنانے، دفاعی ٹیکنالوجی میں خود کفالت بڑھانے اور عالمی مسابقت برقرار رکھنے کی کوشش جاری رکھے گا، تاہم اسے معاشی ترقی، بین الاقوامی تجارتی تعلقات اور قومی سلامتی کے درمیان ایک نازک توازن بھی قائم رکھنا ہوگا۔

اقوام متحدہ کے باہر تبتی کارکن نے خود کو آگ کیوں لگائی؟
نئی رپورٹ میں پس منظر سامنے آگیا

نیویارک: ایک نئی تجزیاتی رپورٹ میں اس افسوسناک واقعے کے پس منظر کا جائزہ لیا گیا ہے جس میں تبتی کارکن لوبگار نگزین نے اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹر کے باہر خود کو آگ لگا کر احتجاج کیا۔ رپورٹ کے مطابق، ان کا مقصد عالمی برادری کی توجہ تبت کے مسئلے، انسانی حقوق اور چینی پالیسیوں کی جانب دوبارہ مبذول کرانا تھا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ خودسوزی کا یہ اقدام کئی برسوں سے جاری تبتی احتجاجی روایت کے تناظر میں پیش آیا، جہاں بعض کارکن انتہائی اقدامات کے ذریعے بین الاقوامی توجہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ مبصرین کے مطابق، حالیہ برسوں میں تبت کا مسئلہ عالمی سفارتی ایجنڈے پر نسبتاً پس منظر میں چلا گیا ہے، جس کے باعث احتجاج کی شدت میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ تجزیے کے مطابق، واقعے نے جلاوطن تبتی برادری میں شدید غم و غصہ پیدا کیا اور مختلف ممالک میں احتجاجی مظاہرے منعقد کیے گئے۔ انسانی حقوق کی تنظیموں نے اس واقعے کو تبت میں مبینہ انسانی حقوق کی صورتحال سے جوڑتے ہوئے عالمی برادری سے زیادہ مؤثر کردار ادا کرنے کا مطالبہ کیا، جبکہ چین اپنے مؤقف پر قائم ہے کہ تبت اس کا اٹوٹ حصہ ہے اور بیرونی مداخلت ناقابل قبول ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی نشاندہی کی گئی ہے کہ اس واقعے نے ایک مرتبہ پھر تبت کے مسئلے، ثقافتی شناخت، مذہبی آزادی اور انسانی حقوق سے متعلق عالمی مباحثے کو تازہ کر دیا ہے، اگرچہ مبصرین کا کہنا ہے کہ ان مطالبات کو بین الاقوامی سفارتی ترجیحات میں نمایاں مقام دلانا اب بھی ایک بڑا چیلنج بنا ہوا ہے۔

ایمنسٹی کا کابل ڈرگ ٹریٹمنٹ سینٹر پر پاکستانی فضائی حملے کی جنگی جرائم کی تحقیقات کا مطالبہ

ایمنسٹی انٹرنیشنل نے کابل میں منشیات کے علاج کے مرکز پر پاکستانی فضائی حملے کی آزادانہ تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ حملہ جنگی جرم کا درجہ رکھتا ہے

کابل: ایمنسٹی انٹرنیشنل نے کابل میں منشیات کے علاج کے مرکز پر پاکستانی فضائی حملے کی آزادانہ تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ حملہ جنگی جرم کا درجہ رکھتا ہے اور بین الاقوامی انسانی قانون کے تحت طبی سہولیات کو فراہم کردہ خصوصی تحفظ کی خلاف ورزی ہو سکتا ہے۔ حقوق گروپ نے کہا کہ اسے پاکستان کے اس دعوے کی حمایت کرنے والے کوئی ثبوت نہیں ملے کہ یہ سہولت فوجی مقاصد کے لیے استعمال کی جا رہی تھی۔ ایمنسٹی نے فوری، آزاد اور شفاف تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ کیا ہوا اور یہ تعین کیا جائے کہ آیا ذمہ داروں کو جوابدہ ہونا چاہیے۔ ایمنسٹی نے کہا، "کابل میں منشیات کی بحالی کے مرکز پر پاکستان کے مہلک فضائی حملے کی ممکنہ جنگی جرم کے طور پر تحقیقات کی جانی چاہیے۔ ایمنسٹی نے مزید کہا کہ یہ حملہ طبی سہولیات کو دیے گئے خصوصی تحفظ کی خلاف ورزی معلوم ہوتا ہے۔" امید سینٹر پر حملہ بین الاقوامی انسانی قانون کی سنگین خلاف ورزی ہے؛ ممکنہ طور پر ایک جنگی جرم ہے۔ وسیع پیمانے پر دستیاب

معلومات کے پیش نظر کہ یہ سائٹ ایک دہائی سے زیادہ عرصے سے طبی سہولت کے طور پر استعمال کی جا رہی تھی، یہ پاکستان کی فوجی منصوبہ بندی میں ایک بڑی ناکامی کی عکاسی کرتا ہے جس کی وجہ سے شہریوں کی جانوں کا بہت زیادہ نقصان ہوا۔ بین الاقوامی انسانی قانون کے تحت، طبی سہولیات کو اس وقت تک حملے سے محفوظ رکھا جاتا ہے جب تک کہ ان کا استعمال کسی مخالف فریق کے لیے نقصان دہ کاموں کے لیے نہ کیا جا رہا ہو جو ان کے انسانی کام سے باہر ہو۔ یہ حملہ افغانستان اور پاکستان کے درمیان بڑھتے ہوئے تناؤ کے درمیان ہوا، جو بار ہا ایک دوسرے پر مسلح گروپوں کو اپنی سرحدوں کے پار سے کام کرنے کی اجازت دینے کا الزام لگاتے رہے ہیں۔ پاکستان نے جان بوجھ کر شہریوں کو نشانہ بنانے کی تردید کی ہے اور کہا ہے کہ اس کی فوجی کارروائیوں کا مقصد عسکریت پسندوں کے ٹھکانوں اور بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنانا ہے۔ طالبان حکام نے اسلام آباد کے ان الزامات کو مسترد کر دیا ہے کہ افغانستان کی سرزمین سے سرگرم مسلح گروپ پاکستان کے اندر حملوں کے ذمہ دار ہیں۔ ایمنسٹی کے نتائج نے ہڑتال کے بارے میں عوامی طور پر دستیاب آزادانہ تحقیقات کی عدم موجودگی کے بارے میں بھی سوالات اٹھائے ہیں اور کیا حملے کے اردگرد کے حالات کا مناسب طور پر جائزہ لیا گیا ہے۔ یہ واقعہ سرحد پار فوجی کارروائیوں سے منسلک شہریوں کی ہلاکتوں پر وسیع تر خدشات کے درمیان سامنے آیا ہے۔ تنظیم کی جانب سے 22 جولائی 2026 کو جاری کی گئی ایک تفصیلی رپورٹ کے مطابق، یہ حملہ بین الاقوامی انسانی قوانین (IHL) اور شہری و طبی مراکز کے تحفظ کے اصولوں کی سنگین خلاف ورزی ہے۔

کرپٹو فراڈ کے ذریعے فینٹانائل اسمگلنگ کا سراغ چینی منشیات نیٹ ورک تک جا پہنچا

بیجنگ: ایک نئی تحقیقی رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ فینٹانائل سے منسلک کرپٹو کرنسی فراڈ اور منی لانڈرنگ کا ایک پیچیدہ عالمی نیٹ ورک بالآخر ایک مبینہ چینی منشیات کے سرغنہ سے جا ملتا ہے، جو برسوں سے کیمیکل سپلائی، مالی لین دین اور مجرمانہ سرگرمیوں کے ذریعے بین الاقوامی منشیات کی تجارت میں اہم کردار ادا کرتا رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق، مجرمانہ گروہ کرپٹو کرنسی، شیل کمپنیوں اور ڈیجیٹل ادائیگیوں کے ذریعے منشیات کی فروخت سے حاصل ہونے والی رقوم کو چھپاتے اور مختلف ممالک میں منتقل کرتے ہیں۔ یہ مالیاتی نیٹ ورک چین میں موجود کیمیکل سپلائرز، میکسیکو کے منشیات کارٹلز اور عالمی سطح پر کام کرنے والے منی لانڈرنگ نیٹ ورکس کے درمیان رابطے کا کردار ادا کرتا ہے۔ تحقیقی جائزے میں کہا گیا ہے کہ فینٹانائل کی تیاری میں استعمال ہونے والے کیمیائی اجزا کی فراہمی، کرپٹو ادائیگیوں اور جعلی کاروباری ڈھانچوں کے ذریعے اس پورے نظام کو چلایا جاتا ہے، جس سے قانون نافذ کرنے والے اداروں کے لیے رقوم اور سپلائی چین کا سراغ لگانا مزید مشکل ہو جاتا ہے۔ ماہرین کے مطابق، کرپٹو کرنسی اور جدید مالیاتی ذرائع نے منشیات کی عالمی تجارت کو نئی جہت دی ہے، جہاں منشیات، مالی فراڈ اور سائبر جرائم ایک دوسرے سے جڑتے جا رہے ہیں۔

امریکی سینیٹ کے پینل نے چینی کار ساز
اداروں پر پابندی کو سخت کرنے کا بل پیش کیا

واشنگٹن ڈی سی: امریکی سینیٹ کی کامرس کمیٹی نے بدھ کے روز قانون سازی کی منظوری دی جس کے تحت چینی کار سازوں کے امریکی مارکیٹ میں داخلے پر حکومتی پابندی کو سخت کیا جائے گا جس سے جرمن کار ساز کمپنی مرسڈیز بینز کو امریکہ میں گاڑیاں فروخت کرنے سے روکا جا سکتا ہے۔ کمیٹی کے سربراہ اور ٹیکساس ریپبلکن سینیٹر ٹیڈ کروز نے کہا کہ اس بل کی شق جو چینی اداروں کی 15 فیصد سے زیادہ ملکیت والی کمپنیوں پر پابندی عائد کرے گی، مرسڈیز بینز کو امریکہ میں گاڑیاں فروخت کرنے سے روک دے گا کیونکہ اس کی تقریباً 20 فیصد غیر فعال چینی سرمایہ کاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ بل قانون بننے سے پہلے اس میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ سینیٹر برنی مورینو، ایک اوہائیو ریپبلکن، نے کہا کہ مرسڈیز بینز کے پاس 2030 تک تعمیل ہوگی اور اگر ضرورت پڑی تو ملکیت کی ضرورت سے چھوٹ حاصل کر سکتی ہے۔ مورینو اور سینیٹر ایلیسا سلوٹکن، ایک مشی گن ڈیموکریٹ، نے بائیڈن انتظامیہ کی طرف سے نافذ کردہ ضابطے کو وضع کرنے کے لیے قانون سازی کی تجویز پیش کی جو کہ تمام چینی کار سازوں کو امریکہ میں مسافر گاڑیاں فروخت کرنے پر مؤثر طریقے سے پابندی لگاتی ہے۔ اور چین کو امریکی لائٹ ڈیوٹی مارکیٹ میں داخل ہونے سے روکنے کے لیے دیگر اقدامات کرتا ہے۔ مورینو نے کہا، "ہم اپنے صنعتی اڈے کی مکمل، مکمل اور مکمل تباہی کو روک رہے ہیں۔ کروز نے کہا کہ جنرل موٹرز مرسڈیز بینز کو مارکیٹ سے باہر نکالنے اور اس کے کیڈیلک برانڈ کو مزید مسابقتی بنانے کے لیے زور دے رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم امریکہ میں مرسڈیز بینز کی فروخت پر پابندی لگانے پر کبھی غور نہیں کریں گے۔ جی ایم نے جواب میں کہا کہ یہ قانون سازی کسی انفرادی آٹو میکر کے بارے میں نہیں ہے اور اس نے مزید کہا کہ آٹو میکر ایسی پالیسیوں کی حمایت کرتا ہے جو امریکی مینوفیکچرنگ اور امریکی کار سازوں کی عالمی مسابقت کو تحفظ اور مضبوط کرتی ہیں۔ مرسڈیز بینز نے اپنی وسیع امریکی کارروائیوں کو نوٹ کیا اور کہا کہ وہ امریکی قومی سلامتی کے تحفظ کے لیے بنائے گئے قانون سازی کی حمایت جاری رکھے ہوئے ہے۔ مرسڈیز بینز اس بات کو یقینی بنانے کے لیے بھی پرعزم ہے کہ کسی بھی قانون سے ہمارے کاموں پر کوئی اثر نہ پڑے۔ کمپنی اپنے ملازمین، ڈیلرز، سپلائرز اور صارفین کی حفاظت جاری رکھے گی۔

پاکستان میں گندم کے بحران پر کسانوں نے خطرے کی گھنٹی بجا

انہوں نے خبردار کیا کہ اگر فوری طور پر اصلاحی اقدامات نہ کیے گئے تو گندم اور آٹے کی قیمتوں میں مزید اضافے کا خدشہ ہے

لاہور: مرکزی کسان لیگ (ایم کے ایل) کے چیئرمین چوہدری ذوالفقار علی اولکھ اور صدر محمد اشفاق وڑائچ نے خبردار کیا ہے کہ پاکستان میں گندم کا بحران ناقص زرعی پالیسیوں، کمزور منصوبہ بندی اور انتظامی ناکامیوں کے باعث سنگین تر ہوتا جا رہا ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر فوری طور پر اصلاحی اقدامات نہ کیے گئے تو گندم اور آٹے کی قیمتوں میں مزید اضافے کا خدشہ ہے جس سے صارفین پر زیادہ بوجھ پڑے گا۔ ایک مشترکہ بیان میں، رہنماؤں نے کہا کہ موجودہ

بحران بڑی حد تک بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) سے متعلقہ اصلاحات کے تحت گندم کی امدادی قیمت کے طریقہ کار کے خاتمے اور موجودہ سیزن کے دوران کسانوں سے مناسب گندم کی خریداری میں صوبائی حکومتوں کی ناکامی سے پیدا ہوا ہے۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ پنجاب نے اپنے 30 لاکھ ٹن کے ہدف کے مقابلے میں صرف 000,480 ٹن خریداری کی جبکہ سندھ نے تقریباً 000,200 ٹن گندم کی خریداری کی جس سے قومی گندم کے ذخائر شدید دباؤ میں ہیں۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ پاکستان نے گزشتہ سال تقریباً 5.3 ملین ٹن گندم درآمد کرنے پر 1 بلین ڈالر سے زائد خرچ کیے، اس کے باوجود ملک کو تخمینہ 5.3 ملین ٹن کی کمی کا سامنا ہے۔ اگر موجودہ صورتحال جاری رہی تو انہوں نے خبردار کیا کہ اضافی درآمدات ناگزیر ہو جائیں گی جس سے قومی معیشت اور زرمبادلہ کے ذخائر پر مزید دباؤ پڑے گا۔ ایم کے ایل کے رہنماؤں نے کہا کہ پارٹی نے مہینوں پہلے حکومت کو گندم کی قلت کے امکان کے بارے میں بار بار خبردار کیا تھا، لیکن متعلقہ حکام بروقت کارروائی کرنے میں ناکام رہے۔ اس کے نتیجے میں گزشتہ ماہ کے دوران گندم کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ قیمتیں 6000 روپے فی من تک بڑھ سکتی ہیں، جس سے آٹا اور روٹی عام شہریوں کے لیے ناقابل برداشت ہو جائے گی۔ اولکھ اور وڑائچ نے وفاقی اور صوبائی حکومتوں سے مطالبہ کیا کہ وہ بحران کی ذمہ داری کا تعین کریں اور ہنگامی بنیادوں پر گندم کی ایک جامع پالیسی مرتب کریں۔ انہوں نے گندم کی خریداری کے مؤثر نظام کی بحالی اور پاکستان کے غذائی تحفظ کے تحفظ اور کسانوں اور صارفین کے تحفظ کے لیے مربوط طویل مدتی اقدامات کو اپنانے پر زور دیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ دو سب سے بڑے پیداواری صوبوں کی جانب سے غذائی قلت کا اعلان کرنے اور بڑھتی ہوئی قیمتوں کو روکنے کے لیے وفاقی ذخائر سے ریلیز مانگنے کے بعد پیر کو وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی دوسری بار میٹنگ ہوئی۔

اقوام متحدہ نے پاکستان کے زیرِ قبضہ کشمیر میں ہلاکتوں کی تحقیقات کا مطالبہ کیا

جنیوا: اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق وولکر ترک نے پاکستان کے زیرِ قبضہ کشمیر میں حالیہ بدامنی کے دوران ہونے والی ہلاکتوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے آزادانہ، فوری اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ اپیل خطے میں حالیہ احتجاجی مظاہروں اور آئندہ قانون ساز اسمبلی کے انتخابات سے قبل سامنے آئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق، اقوام متحدہ نے کہا ہے کہ جون سے جاری احتجاج کے دوران متعدد مظاہرین اور سکیورٹی اہلکار ہلاک ہوئے ہیں۔ انسانی حقوق کے ہائی کمشنر نے پاکستانی حکام پر زور دیا کہ تمام ہلاکتوں کی مکمل اور شفاف تحقیقات کرائی جائیں، انٹرنیٹ اور مواصلاتی سہولیات مکمل طور پر بحال کی جائیں اور تمام فریقوں کے ساتھ جامع سیاسی مکالمہ شروع کیا جائے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ احتجاجی تحریک بنیادی طور پر معاشی، انتظامی اور طرزِ حکمرانی سے متعلق مطالبات کے گرد منظم ہوئی، تاہم حالیہ جھڑپوں کے بعد صورتحال مزید کشیدہ ہو گئی۔ مبصرین کے مطابق، خطے میں بڑھتی ہوئی بے چینی نے انسانی حقوق اور سیاسی آزادیوں سے متعلق خدشات کو بھی نمایاں کر دیا ہے۔ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ اقوام متحدہ کی جانب سے تحقیقات کا مطالبہ پاکستان کے زیرِ قبضہ کشمیر میں جاری صورتحال پر عالمی توجہ کی عکاسی کرتا ہے، جبکہ خطے میں امن و استحکام کے لیے شفاف تحقیقات، قانون کی حکمرانی اور تمام متعلقہ فریقوں کے درمیان بامعنی سیاسی مذاکرات کو ضروری قرار دیا جا رہا ہے۔

تربت میں ڈیتھ اسکواڈ کے ہاتھوں نوجوان قتل، مند سے لاش برآمد

بلوچستان: تربت کے علاقے گھنہ میں سرکاری حمایت یافتہ گروہ نے ایک نوجوان کو کرکٹ گراؤنڈ سے اغوا کرنے کے بعد کھجوروں کے باغات میں لے جا کر فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔ پولیس ذرائع کے مطابق دو مسلح افراد موٹر سائیکل پر سوار ہو کر کرکٹ گراؤنڈ پہنچے اور فیصل ولد رسول بخش، سکنہ گھنہ، کو اپنے ساتھ لے گئے۔ بعد ازاں ملزمان اسے قریبی کھجوروں کے باغات میں لے گئے، جہاں اس پر فائرنگ کی، جس کے نتیجے میں وہ موقع پر ہی جاں بحق ہو گیا۔ اطلاع ملنے پر پولیس موقع پر پہنچ گئی اور لاش کو اپنی تحویل میں لے کر ضروری قانونی کارروائی کے لیے ہسپتال منتقل کر دیا۔ مقامی افراد کے مطابق مسلح افراد کا تعلق ڈیتھ اسکواڈ سے ہے، جو علاقے میں قتل و غارت اور دیگر جرائم میں ملوث ہے۔ علاوہ ازیں تحصیل مند سے ایک لاش برآمد ہوئی، جس کی شناخت عبدالباسط ولد حاجی حسین، سکنہ گوک مند، کے نام سے ہوئی۔ پولیس کے مطابق لاش پر گولیوں کے نشانات پائے گئے۔

پاکستان کی ملٹری اسٹیبلشمنٹ کو فضل الرحمان کو

خاموش کرانے کی کوششوں پر نئے الزامات کا سامنا: رپورٹ

اسلام آباد: انگلش نیوز چینل سی این این۔ نیوز۔18 کی ایک رپورٹ کے مطابق، پاکستان علماء کونسل کے چیئرمین حافظ طاہر محمود اشرفی اور اقوام متحدہ کے نامزد دہشت گرد حافظ سعید کے بیٹے حافظ طلحہ سعید کے درمیان ہونے والی ملاقات نے پاکستان کی ملٹری اسٹیبلشمنٹ اور لشکر طیبہ (ایل ای ٹی) کی قیادت کے درمیان رابطوں کے تازہ الزامات کو ہوا دی ہے۔ رپورٹ میں انٹیلی جنس ذرائع کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا کہ مرکز قبا میں ہونے والی اس ملاقات کا مقصد مبینہ طور پر جمعیت علمائے اسلام۔فضل (جے یو آئی-ایف) کے سربراہ مولانا فضل الرحمان کو ایک مربوط جواب دینا تھا، جنہوں نے حال ہی میں پاکستان کے آرمی چیف جنرل عاصم منیر کو سیکیورٹی پالیسیوں اور گورننس پر تنقید کا نشانہ بنایا تھا۔ رپورٹ کے مطابق، فوج کی حمایت یافتہ اتحاد فضل الرحمان کے خلاف "نرم مؤقف" کی وکالت کر رہا ہے، جس سے کشیدگی میں اضافہ کیے بغیر ان کے بڑھتے ہوئے سیاسی اثر و رسوخ کو روکنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس حکمت عملی کی توجہ فوج پر تنقید کو کم کرنے پر مرکوز تھی جبکہ تجربہ کار عالم کے ساتھ براہ راست تصادم سے گریز کیا گیا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ لشکر طیبہ کے نمائندوں نے مذہبی رہنماؤں پر زور دیا کہ وہ فضل الرحمان کے سیاسی کیریئر کے مثبت پہلوؤں کو تسلیم کریں

اور ساتھ ہی [illegible] گیا ہے کہ [illegible] کرنے [illegible] اختلاف کو [illegible] ہے جسے [illegible] رپورٹ میں [illegible] عسکریت [illegible] کے سابقہ [illegible] کرنے [illegible] ایک سابقہ

[illegible] رپورٹ کا حوالہ دیا جس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ پاکستان کی انٹر سروسز انٹیلی جنس (آئی ایس آئی) نے بلوچ کارکنوں کو دھمکانے کے لیے اسلامک اسٹیٹ کے سیلز کا استعمال کیا ہے۔ ایک بلوچ کارکن، جس نے اپنا نام ظاہر نہ کرنے کی درخواست کی، دعویٰ کیا کہ آئی ایس آئی ایس ایسے بیانیے کو فروغ دے رہا ہے جو کہ پاکستان کی انٹیلی جنس ایجنسیوں کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔ ذرائع نے بتایا، "یہ [منشور] پوری طرح سے ظاہر کرتا ہے کہ یہ آئی ایس آئی کے بیانیے کو فروغ دے رہا ہے اور بلوچ کارکنوں کو نشانہ بنانے جا رہا ہے۔ کارکن نے مزید الزام لگایا کہ آئی ایس آئی ایس اور آئی ایس آئی دونوں نے بلوچ حقوق کی مہم چلانے والوں کو ان کی تحریک کو کمزور کرنے کی کوشش میں عسکریت پسند گروپوں کے حامیوں کے طور پر پیش کیا۔ ذرائع نے بتایا کہ "آئی ایس آئی طویل عرصے سے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو جاری رکھنے اور خطے کے وسائل کو بغیر کسی جوابدہی کے استعمال کرنے کی کوشش کر رہی ہے، تاہم، ہماری پرامن تحریک نے ان کے اقدامات کو دنیا کے سامنے بے نقاب کر دیا ہے، یہی وجہ ہے کہ اب وہ ہماری آواز کو خاموش کرنے کی کوشش میں ہمیں نشانہ بنا رہے ہیں، ان کی کوششوں کے باوجود وہ ناکام رہے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔ چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دورِ حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم و جان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

کاکروچ تحریک پر پہلا تبصرہ۔۔۔

مسلمانوں کو کاکروچ اور ابھیجیت دیپکے نامی نوزائیدہ تحریک سے دوری بنانا بہت ضروری ہے، ابھیجیت کے بارے میں کئی دنوں تک تفصیلی معلومات کھنگالتا رہا، خلاصہ یہ کہ میری نظر میں وہ اب تک ایک مشتبہ شخص ہے، ہوسکتا ہے یہ شبہات وقت گزرنے کے ساتھ دور ہو جائیں اور ہوسکتا ہے کہ مزید گہرے ہو جائیں، جمہوریت میں یا کسی بھی بحران میں فطری جہد و جہد کے بغیر پیدا ہونے والی تحریکات جن کی بنیادیں اور نشیب و فراز معلوم نہ ہوں جن کی تدریج ڈھکی چھپی ہوں یا جنہیں بہ تدریج کی زحمت ہی نہ ہوئی ہو ان کے پیچھے دوڑ پڑنا نادانی ہے، یہ تو بنیادی علامات ہوتی ہیں کسی بھی تحریک یا مہم یا ادارے کو پرکھنے کے لیے، کم از کم ہندوستانی جمہوریہ میں یکا یک اور اچانک عروج پانے والی تحریکات آج تک سو فیصد پری۔ پلان" سیاسی ہتھکنڈہ" ہی ثابت ہوئی ہیں۔ ان تحریکات میں جڑنے والی عوام جو لاٹھی ڈنڈے کھاتی ہے یا بسا اوقات جان بھی قربان کرتی ہے۔

سمیع اللہ خان

مسلمانوں کو کاکروچ اور ابھیجیت دیپکے نامی نوزائیدہ تحریک سے دوری بنانا بہت ضروری ہے، ابھیجیت کے بارے میں کئی دنوں تک تفصیلی معلومات کھنگالتا رہا، خلاصہ یہ کہ میری نظر میں وہ اب تک ایک مشتبہ شخص ہے، ہوسکتا ہے یہ شبہات وقت گزرنے کے ساتھ دور ہو جائیں اور ہوسکتا ہے کہ مزید گہرے ہو جائیں، جمہوریت میں یا کسی بھی بحران میں فطری جہد و جہد کے بغیر پیدا ہونے والی تحریکات جن کی بنیادیں اور نشیب و فراز معلوم نہ ہوں جن کی تدریج ڈھکی چھپی ہوں یا جنہیں بہ تدریج کی زحمت ہی نہ ہوئی ہو ان کے پیچھے دوڑ پڑنا نادانی ہے، یہ تو بنیادی علامات ہوتی ہیں کسی بھی تحریک یا مہم یا ادارے کو پرکھنے کے لیے، کم از کم ہندوستانی جمہوریہ میں یکا یک اور اچانک عروج پانے والی تحریکات آج تک سو فیصد پری۔ پلان" سیاسی ہتھکنڈہ" ہی ثابت ہوئی ہیں۔ ان تحریکات میں جڑنے والی عوام جو لاٹھی ڈنڈے کھاتی ہے یا بسا اوقات جان بھی قربان کرتی ہے اس کے اخلاص میں کوئی شبہ نہیں لیکن اچانک مین اسٹریم کو Capture کر لینے والی ان تحریکات کے سب سے مرکزی فیصلہ ساز لیڈران جو دو تین ہی ہوتے ہیں ان کا کچھ اتا پتا نہیں ہوتا کہ وہ مستقبل میں اس عوام اور عوامی حمایت کا کیا حشر کریں گے اور انہیں کیسی تکلیف پہنچائیں گے۔ ملک میں جو جمہوری ادارے اور شخصیات و کارکنان حقوق انسانی اور سماجی انصاف کے لیے واقعی جہد و جہد کر رہی ہیں ان سے پوچھیے کہ زمین پر ایک ادنی سی تحریک یا احتجاجی سرگرمی کتنی مشکل ہے چہ جائیکہ اچانک کسی کو امریکہ سے آکر یہاں ایسی تحریک برپا کرنے کا موقع دیا جائے یہ نارمل نہیں ہے، جس کے نتیجے میں عین پارلیمنٹ سیشن کے دوران راجدھانی دہلی کاکروچوں کے ہاتھوں میں Capture نظر آئے اور رام مندر چندہ چوری کا وہ موضوع جو ہندو کمیونٹی کو سوچنے پر اور مودی کو بیک فٹ پر مجبور کر رہا تھا وہ سرخیوں میں مشکل سے سما سکے، اگر سب کچھ اتنا ہی آسان ہوتا جتنا ابھیجیت کے لیے کر دیا گیا ہے تو مودی 2019 میں ہی اپنی شا خالوٹ چکے ہوتے۔ اپنی توانائیاں مطلع صاف شفاف ہونے تک بچا کر رکھیں ہمارا اولین مشورہ یہی ہے ہمارے اچھے خاصے نوجوانوں نے بڑی قربانیاں دی ہیں یہاں ملت اسلامیہ ہندوتوا کی چیرہ دستیوں پر روز قربانیاں دے رہی ہے اس ملک میں بدترین ستم کا نشانہ مسلمان ہی ہیں لہٰذا انہیں اب تو کم از کم اتنی نزاکت و نفاست کا مظاہرہ کرنا ہی چاہیے کہ وہ اپنی ملت کو ہر آواز اور ہر بھیڑ کا حصہ بنانے سے پہلے سو تحقیق مکمل کریں۔

سیاسی سائنس کی اصطلاح میں ایسی اچانک ابھرنے والی مہمات کو "ایسٹروٹرفنگ" Astroturfing کہا جاتا ہے جس کا معانی قریب قریب مصنوعی عوامی ابھار سے کیا جاسکتا ہے اگر مطالعہ کی رمق ہو تو اس اصطلاح کا مطالعہ موجودہ منظرنامہ میں مفید ہوگا،،، تاریخ بار بار شاہد ہے کہ جب بھی آمریت یا فاشسٹ اقتدار کو عوامی غصے کا سامنا ہوتا ہے، تو وہ اصلی تحریکات کا راستہ روکنے کے لیے ایسی سیفٹی والو Safety Valve تحریکیں خود تخلیق کرتی ہے تاکہ عوامی غضب کو بے ضرر راستوں پر موڑ دیا جائے، یا ایسی مخالفت میں تبدیل کر دیا جائے جس کا شور و غوغا اور چیخ و پکار اور اسکرین پر جنگی ٹکراؤ جیسا نظارہ ہو جائے لیکن فیصلہ کن سطح پر ان کا اثر صفر ہو اور فاشسزم کی بنیادوں کو ان سے کوئی فرق نہ پڑے، ہندوستان میں من و عن ایسی تاریخ چند سالوں قبل ہی دہرائی جا چکی ہے جس کا خمیازہ پورا ملک عام طور پر اور خاص طور پر ہندوستان آج تک بھگت رہا ہے 2011 کی "انڈیا اگینسٹ کرپشن" مہم نے بالآخر روایتی جمہوری توازن کو تباہ کر کے ایک مخصوص نظریے کی راہ ہموار کی تھی

جس کے نتیجے میں نریندر مودی وزیر اعظم بنے۔ میں اس کاکروچ واکروچ کے چکر میں اپنا وقت برباد نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ سوشل میڈیا پر لکھنا پڑھنا یا وقت دینا جہاں افادیت سے خالی نہیں وہیں یہ اکثر وقت کا بدترین ضیاع بھی ثابت ہوتا ہے جب سے میں نے سوشل میڈیا سے دوری اختیار کی ہے مجھے الحمدللہ اللہ تعالیٰ نے پہلے سے کئی گنا زیادہ کتابیں پڑھنے کی فرصت دی ہے اور زمینوں سے زیادہ جوڑا ہے جس میں دوسری طرف مٹی اور انسانوں کے اچھے سے اچھے مشاہدات ہوتے ہیں اور ان میں "رابطوں" کے معانی بھی ملتے ہیں جو یقیناً مستقبل میں بھی دیرپا کام آئیں گے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جب سوشل میڈیا پر شراکت زیادہ ہوتی تھی تو کبھی ایسا نہیں ہوتا تھا کہ باضابطہ کسی دن وقت بچا ہوا بھی محسوس ہوتا تھا اب ہر روز محسوس ہوتا ہے کہ اتنا وقت ابھی خالی ہے بچا ہوا ہے یہ احساس قیمتی حیات ہے، سوشل میڈیا پر مثبت مقاصد کے لیے ہی بہت زیادہ وقت دیا گیا لیکن بالآخر یہ ایک بازار ہی ہے اپنے جال میں لے لیتا ہے اگر میرے کسی بھی دوست کو موقع ملے تو وہ ضرور ایسا کر کے دیکھے ابتدائی چالیس دن بہت بھاری پڑیں گے لیکن پھر اپنے فرد میں اللہ تعالیٰ کچھ نہ کچھ انفرادیت دکھلانا شروع کر دیں گے، سوشل میڈیا پر مثبت لکھنا اور مثبت مہم وغیرہ چلانا بھی کم کرنے کا بنیادی سبب یہ ہے کہ سوشل میڈیا کے بازار میں ہر مثبت پر بھی اتنی بحث اور اتنی ضد اضدی ہونے لگتی ہے کہ نہ چاہتے ہوئے بھی وقت ضائع ہوتا ہے۔ خیر یہ جملہ معترضہ نکل گیا کیونکہ بہت سارے لوگوں نے خیر خواہوں نے بار بار سوال کیا ہے اس بارے میں۔

ابھیجیت کا پورا مومنٹ ملک میں پہلے سے جاری مودی مخالف لہر کو، بھاجپا کے خلاف عوامی توجہ کو نہایت چالاکی سے منقسم کر رہا ہے، یکا یک اس ملک میں نفسیاتی طور پر دو طرح کی اپوزیشن وجود میں آرہی ہے جس کے نتیجہ میں 2029 کے الیکشن میں مودی۔ مخالف محاذ مزید منقسم ہوگا۔ جمہوری سیاست کا بنیادی اصول ہے کہ جب حزبِ اختلاف کا ووٹ یا عوامی بیانیہ بکھرتا ہے تو حاکمِ وقت کو بغیر کسی اضافی محنت کے سیندھ مل جاتی ہے۔ اس قسم کی متوازی مہمات اصل میں "کنٹرولڈ اپوزیشن" Controlled Opposition کے سامراجی فلسفہ کا عملی کردار ادا کرتی ہیں، تاکہ حکمران جماعت کے خلاف اٹھنے والی حقیقی سیاسی لہر کو چھوٹے چھوٹے بے اثر دھاروں میں تقسیم کر کے اس کی سیاسی دھار کو کند کر دیا جائے۔ اگر بالفرض اس کاکروچ مومنٹ سے ملک کو کوئی بھی فائدہ ہونا ہے تو اللہ کرے ضرور ہو جائے، اور شاید مودی مخالفت کے عنوان کو اس سے مضبوطی ملے گی، اگر اس کے مرکزی دو تین چہروں نے عوام کو دھوکہ نہ دیا، لیکن اس فائدے کیلئے اس وقت ضروری اسٹریٹجی ہے کہ اس میں کم از کم مسلمانوں کی ذرا برابر شرکت نہیں ہونی چاہیے ورنہ موجودہ ہندو عوامی نفسیات اسے ہندو۔ مسلمان ہی دیکھے گی اور جب کارروائی کی باری آئے گی تو مسلمانوں کو بچانے کوئی نہیں آئے گا جیسا کہ اب تک اس ملک کی تمام سیکولر تحریکات کی تاریخ شاہد ہے مسلمان ان میں مفت بلی کا بکرا بنے ہیں۔

ارے بھئی یہ ملک جتنا ہمارا ہے اتنا ہی ہندوؤں کا بھی ہے نا؟ بلکہ آجکل تو وہ اپنا زیادہ سمجھ رہے ہیں، تو ذرا کچھ ملکی مفادات خالص سیکولر ہندو تحریکات سے بھی ملک کو پہنچنے دیا کرو ہر جگہ مسلمانوں کو اپنی داڑھی ٹوپی کرتا پائجامہ لہرانے کی کیا ضرورت ہے؟ میں یہ داڑھی ٹوپی اور کرتا پائجامہ کی تخفیف میں نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ اشارہ کر رہا ہوں ایک مخصوص پیٹرن کی طرف جس کا خمیازہ مسلم کمیونٹی کو ایسی صورتحال کے بعد بھگتنا پڑتا ہے! دراصل اس وقت ملک میں مسلمانوں کے خلاف جو صورتحال بنی ہوئی ہے وہ اب خطرناک اسٹیج پر پہنچ چکی ہے اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے جو نفرت مسلمانوں کے خلاف پھیل چکی ہے، جو ظالمانہ کارروائیاں مسلمانوں کے خلاف ان کے شعائر و شناخت کے خلاف ہو رہی ہیں اب وہ کسی بھی حال میں معمولی خطرہ نہیں رہ گئی ہیں بلکہ موجودہ اینٹی مسلم ہندوتوادی مہم سنگین خطرات کی حدود کو پار کر چکی ہے ایسے میں مسلمان پریشان ہیں اور واقعی بہت پریشان ہیں ہندوستان میں مسلم امت اس وقت انتہائی نفسیاتی ہراس اور ذہنی تشویش میں جی رہی ہے، وہ کچھ کرنا چاہتے ہیں وہ شب و روز تشویش میں رہتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ نے جتنی حساسیت رکھی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے جتنی ملی بیداری اور نسلوں کا شعور عطا فرمایا ہے جس کو جذبہ امت سے جتنی فکری آگاہی وہ اتنا ہی بے چین و پریشان ہے، ایسے میں اور ان حالات میں کوئی بھی مودی مخالف تحریک چلتی ہے تو ہماری ملت کے بے چین و مخلص افراد کو اس میں امید کی کرن نظر آتی ہے اور وہ اس کے پیچھے چل پڑتے ہیں میں ان کے اخلاص کی قدر کرتے ہوئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خواہ موجودہ ابھیجیت اور کاکروچ مومنٹ ہو یا اور کوئی ایسی تحریک مستقبل میں آئے ہوسکتا ہے ملکی ڈھانچے کی جمہوریت کو اس سے ذرا کچھ فائیدہ پہنچ جائے اگر وہ مودی۔ شاہ کے خفیہ پلان کا حصہ نہیں ہے تو، لیکن مسلمانوں کو ان جیسی تحریکات سے ان کے ملی حقوق اور موجودہ چیلنجز کی جہد و جہد میں کچھ بھی نہیں ملنے والا، اگر ایسی تحریکات آر ایس ایس اور مودی۔ شاہ کے چالاک دماغوں کی اختراع نہ ہوئیں تو یہ ملکی ڈھانچے میں کچھ لہر پیدا کر دیں گی اس کا اعتراف ہمیں بھی ہے،، لیکن ملت اور مسلمانوں کے حقوق و شعائر کا ان کے ذریعے کچھ بھی بھلا نہیں ہونے والا، اب اس ملک میں مسلمان جس اسٹیج پر پہنچا دیے گئے ہیں اس میں "مشتبہ ابھیجیت دیپکے تو درکنار معلوم راہل گاندھی بھی مسلمانوں کو موجودہ بھارتی ہندوتوادی جال کے شکنجوں سے نہیں نکال سکتا، ہاں وہ کچھ پنجوں کی گرفت ہلکی ضرور کر دے گا، اب اس کا یہ مطلب نہ سمجھ لیا جائے کہ ہم ابھیجیت اور راہل گاندھی کو ایک ہی شمار کر رہے ہیں یا 2029 میں راہل گاندھی کے خلاف ہیں ہرگز نہیں 2029 میں تو راہل گاندھی کا جیتنا انتہائی ضروری ہے اس ملک کے لیے۔ بہرحال ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ مسلمان اس تحریک سے عملی طور پر دوری بنائے رکھیں اور ہر ایسی حکومت مخالف تحریک کا حصہ بن کر خواہ مخواہ خود کو اس ملک میں نیچرل مخالف گروپ ثابت کرنے کی غلطی نہ دوہراتے رہیں، ایندھن بنے رہنے پر اصرار نہ کریں، تجربات و مشاہدات اور تاریخ سے کم از کم اتنا تو سیکھ ہی لینا چاہیے۔

اگر کچھ کرنا ہی ہے جو کہ یقیناً کرنا ہی چاہیے تو خود سے کریں۔ بابا صاحب امبیڈکر نے دلتوں کی نجات کے لیے کسی دوسرے پر انحصار کرنے کے بجائے مہاڈ ستیہ گرہ کے ذریعے اپنی خود مختار قیادت اور آئینی حق کی بنیاد رکھی۔ اسی طرح 2020-21 کی تاریخی کسان تحریک نے ثابت کیا کہ جب تک کوئی طبقہ اپنی الگ، مستقل اور مضبوط شناخت کے ساتھ میدان میں ڈٹا نہیں رہتا، تب تک وقت کے فرعونوں کو اپنے سماجی و قومی حقوق کے تحفظ کیلئے جھکایا نہیں جا سکتا، سنسکرت اور مرہٹہ تاریخ کے پیشوائی اقتدار سے لے کر گولوالکر کی کتاب We or Our Nationhood Defined کے فاشسٹ فلسفے تک، سنگھ کی صہیونیت نواز برہمن واریت کا شیرازہ ہمیشہ دوسروں کو سراب دکھا کر اپنی برتری قائم رکھنے پر مبنی رہا ہے۔ اس لیے کسی بنے بنائے سراب کے پیچھے بھاگنے کے بجائے اپنی ملی اور ثقافتی بنیادوں کی آئینی، جمہوری اور سماجی اجتماعیت پر استوار جد و جہد ہی واحد تاریخی راستہ ہے، جس کے ثمرات جمہوری ایوانوں میں باعزت مقام دلاتے ہیں۔ مسلمانوں کی نجات اور حریت و وقار کا راستہ اس ملک میں ان کی اپنی اجتماعی قیادت اور اجتماعیت سے جڑ چکا ہے، اپنی ملی، سیاسی سماجی حقوق کی جمہوری تحریکات میں استقامت و قربانیوں کے ذریعے اللہ سے مدد مانگتے ہوئے جمنا ہوگا، ہندوستان میں مسلمان ہونے کی بنیاد پر خود کو باعزت شہری منوانا ہوگا۔

روز نامہ ''ممبئی رابطہ'' میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

علم و عمل کا آفتاب غروب ہوگیا

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔ بعض شخصیات اپنے وجود سے اداروں کو اعتبار، علم کو وقار اور معاشرے کو کردار عطا کرتی ہیں۔ جب ایسی ہستیاں رخصت ہوتی ہیں تو صرف ایک فرد نہیں جاتا، بلکہ ایک عہد اپنے کئی روشن نقوش کے ساتھ تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہو جاتا ہے۔ استاذ العلماء، مسیح ملت حضرت علامہ مفتی مسیح احمد قادری مصباحی رحمۃ اللہ علیہ بھی انہی نابغۂ روزگار شخصیات میں سے تھے جن کی پوری زندگی علمِ دین کی اشاعت، افتاء و تدریس کی خدمت، تربیتِ رجال اور اصلاحِ امت کے لیے وقف رہی۔ 22 جولائی 2026ء مطابق 7 صفر المظفر 1448ھ کو آپ کا وصال اہلِ سنت کے علمی حلقوں، خصوصاً جامعہ انوار القرآن بلرام پور اور الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کے وابستگان کے لیے ایک گہرے صدمے سے کم نہیں۔ حضرت کی ولادت 19 فروری 1964ء کو کولکاتا کے ایک دیندار اور علمی خانوادے میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم اپنی والدہ ماجدہ سے حاصل کی اور کم عمری ہی میں قاری محمد اشرف بہاری کی نگرانی میں حفظِ قرآن مکمل کیا۔ بعد ازاں جامعہ انوار القرآن بلرام پور، جامعہ نعیمیہ مرادآباد اور پھر الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور میں علومِ دینیہ کی تکمیل کی، جہاں 1985ء میں امتیازی کامیابی کے ساتھ سندِ فضیلت حاصل کی۔ زمانۂ طالب علمی میں حضور حافظِ ملت حضرت علامہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصی دعاؤں سے مشرف ہوئے، سرکار مفتیِ اعظم ہند قدس سرہ سے بیعت کا شرف پایا اور شہزادۂ حضور حافظ ملت حضرت علامہ مولانا شاہ عبدالحفیظ صاحب مدظلہ العالی سے اجازت و خلافت حاصل کی۔ فراغت کے بعد آپ نے مدرسہ اہلِ سنت جامع العلوم برن پور اور دارالعلوم علیمیہ جمدا شاہی میں تدریسی خدمات انجام دیں، لیکن آپ کی علمی زندگی کا سب سے تابناک باب جامعہ انوار القرآن بلرام پور سے وابستہ ہے، جہاں آپ نے نائب شیخ الحدیث، مفتی، صدر المدرسین، شیخ الحدیث اور پرنسپل کی حیثیت سے تین دہائیوں سے زائد عرصہ خدمت انجام دی۔ آپ کی قیادت میں ادارے نے علمی استحکام، تعلیمی نظم اور تحقیقی ذوق کے نئے مراحل طے کیے۔ حافظِ ملت لائبریری کی توسیع، "عزیزی دارالمطالعہ" کا قیام اور تعلیمی ماحول کی مضبوطی آپ کے حسنِ انتظام اور دور اندیشی کی روشن مثالیں ہیں۔ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی صرف درس و تدریس تک محدود نہ تھی، بلکہ آپ نے افتاء کے میدان میں بھی گراں قدر خدمات انجام دیں۔ ہزاروں شرعی فتاویٰ کے ذریعے عوام اور خواص کی رہنمائی فرمائی، باون برس تک مسلسل تراویح میں قرآنِ مجید سنانے کی سعادت حاصل کی اور تقریباً اٹھارہ برس تک ماریشس میں دینی و مذہبی رہنمائی کا عظیم فریضہ سرانجام دیا۔ مجلسِ شرعی جامعہ اشرفیہ کے متعدد فقہی سیمیناروں میں تحقیقی مقالات پیش کیے، جبکہ دہلی اور کیرالا کے علمی فورمز پر بھی آپ کی علمی بصیرت کو قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ آپ کی شخصیت علم و فضل کے ساتھ اخلاق و کردار کا حسین امتزاج تھی۔ سادگی، انکساری، خندہ پیشانی، مہمان نوازی، بزرگوں کا احترام، چھوٹوں پر شفقت اور علم کی بے لوث خدمت آپ کی پہچان تھی۔ ہزاروں علماء، ائمہ، خطباء، حفاظ اور مفتیانِ کرام آپ کے علمی فیض سے مستفید ہوئے اور آج مختلف خطوں میں دینِ اسلام کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ یہی آپ کے اخلاص، محنت اور تربیت کا سب سے روشن ثمر ہے۔ مارچ 2026ء میں تدریسی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونے کے بعد بھی آپ نے قاضیِ شہر بلرام پور کی حیثیت سے شرعی رہنمائی کا سلسلہ جاری رکھا۔ گویا خدمتِ دین آپ کے لیے منصب نہیں بلکہ زندگی کا مقصد تھی۔ اسی مقصدِ حیات کو نبھاتے ہوئے آخرکار 22 جولائی 2026ء کو یہ مردِ درویش اپنے مالکِ حقیقی سے جاملا۔ حضرت مفتی مسیح احمد قادری مصباحی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال یقیناً ایک عظیم علمی خسارہ ہے، مگر ان کی دینی خدمات، علمی آثار، تربیت یافتہ تلامذہ، جاری کردہ فتاویٰ اور قائم کردہ علمی روایات ہمیشہ ان کے نام کو زندہ رکھیں گی۔ ایسے رجالِ علم جسمانی طور پر دنیا سے رخصت ضرور ہوتے ہیں، لیکن ان کا فیض، ان کی فکر اور ان کی خوشبو نسلوں تک باقی رہتی ہے۔ اللہ رب العزت اپنے اس مخلص بندے کی تمام دینی، علمی اور ملی خدمات کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے، ان کی کامل مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کی معیت نصیب فرمائے، ان کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے اور پسماندگان، تلامذہ، متعلقین اور تمام سوگواران کو صبرِ جمیل اور اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین (ﷺ)۔

محمد شمیم احمد نوری مصباحی

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA
۲۴ر جولائی۔۲۰۲۶

طلباء کا احتجاج، حکومت کی لاپرواہی

ملک بھر میں طلباء برادری میں جو بے چینی کی کیفیت پیدا ہوئی ہے وہ شائد حکومت کیلئے اچھی نہیں کہی جاسکتی کیونکہ گذشتہ ایک ماہ سے جنتر منتر پر جو احتجاج کیا جا رہا تھا وہ اب شدت اختیار کرنے لگا ہے۔ کاکروچ جنتا پارٹی نے طلباء کی ناراضگی اور بے چینی کو ایک پلیٹ فارم فراہم کرنے کا کام کیا تھا اور اس کے نتیجہ میں سارے ملک میں طلباء اور نوجوان ایسا لگتا ہے کہ حرکت میں آنے لگے ہیں اور وہ اپنے مسائل کو حل کروانا چاہتے ہیں۔ امتحانی پرچوں کے افشاء کے سلسلہ کو روکنا چاہتے ہیں اور حکومت کے ذمہ داروں میں بھی جوابدہی کا احساس پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ طلباء چاہتے ہیں کہ ان کے مستقبل سے جو کھلواڑ ہو رہا ہے اس کو ختم کیا جائے۔ انہیں بہتر تعلیمی مواقع فراہم کئے جائیں اور ایسا نظام تیار کیا جائے جس کے ذریعہ انہیں تعلیم حاصل کرنے میں کوئی رکاوٹ پیدا ہونے نہ پائے اور نہ ہی پرچوں کا افشاء کرتے ہوئے ان کے خواب چکنا چور کئے جائیں۔ سی جے پی نے جنتر منتر پر جس وقت سٹ ان احتجاج شروع کیا تھا اور بعد میں جو ماحولیاتی جہد کار سونم وانگ چوک نے بھوک ہڑتال شروع کی تھی تو بہت کم گوشے ایسے تھے جنہیں یہ امید رہی ہوگی کہ یہ احتجاج ایک بڑا قومی مسئلہ بن جائے گا۔ حکومت نے بھی اس تعلق سے مسلسل لاپرواہی کا رویہ اختیار کیا تھا۔ ایک طرح سے اس احتجاج کو پوری طرح نظر انداز کر دیا گیا۔ اس کا نوٹ تک لینے کو حکومت تیار نہیں تھی۔ بات چیت سے مسلسل گریز کیا گیا تھا۔ تاہم جب جنتر منتر سے پارلیمنٹ تک مارچ کیا گیا تو حکومت اس کا نوٹ لینے پر مجبور ہوگئی اور اس نے طلباء کے نمائندوں کو بات چیت کیلئے مدعو بھی کیا۔ طلباء نے اپنے مطالبات کو حکومت کے سامنے پیش کیا اور وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفی کا مطالبہ کیا۔ حکومت نے اس کا جائزہ لینے کا تیقن دیا ہے لیکن ابھی تک اس پر کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا گیا ہے جبکہ طلباء نے حکومت کا جواب آنے تک سٹ ان جاری رکھنے کا اعلان کر دیا ہے۔ طلباء نے اپنی بھوک ہڑتال ختم کر دی ہے لیکن سونم وانگ چوک ہنوز بھوک ہڑتال پر ہیں۔ جس طرح سے پارلیمنٹ مارچ نے حکومت کی آنکھیں کھول دی ہیں اور حکومت کو اس کا نوٹ لینا پڑا ہے اسی طرح سے اپوزیشن جماعتیں بھی ایسا لگتا ہے کہ اچانک ہی بیدار ہونے لگی ہیں۔ ویسے تو قائد اپوزیشن راہول گاندھی بھی گذشتہ چند ہفتوں سے طلباء کے مسائل پر جدوجہد شروع کر چکے ہیں۔ انہوں نے اپنی مہم کو ''چھاتروں کی گونج'' کا نام دیا ہے۔ وہ تعلیمی مرکز کوٹا پہونچے۔ پھر دہرہ دون میں بھی انہوں نے احتجاج کیا اور اب وہ دہلی میں طلباء کے مسائل پر احتجاج کر رہے ہیں۔ جہاں تک حکومت کا سوال ہے تو ایسا لگتا ہے کہ حکومت اپنے اقتدار کے زعم میں پوری طرح سے مبتلا ہے اور وہ طلباء کو بھی خاطر میں لانے کیلئے تیار نہیں ہے۔ حکومت نے اپوزیشن کی آواز کو دبانے کیلئے جس طرح سے مرکزی ایجنسیوں کا استعمال کیا ہے اور خوف کا ماحول پیدا کیا تھا وہ طریقہ کار طلباء کے احتجاج میں کارآمد ثابت نہیں ہو رہا ہے۔ طلباء مقدمات سے خوفزدہ نہیں ہیں۔ ان کے کوئی کالے کرتوت نہیں ہیں۔ ان کو ای ڈی سے یا سی بی آئی سے ڈرایا نہیں جاسکتا۔ ایسے میں حکومت کو لاپرواہی والا رویہ ترک کرنا ہوگا۔ وزیر اعظم کو اس مسئلہ پر آگے آکر بیان دینا چاہیئے۔ انہیں نیٹ پرچہ افشاء معاملہ کی ذمہ داری قبول کرنی چاہیئے۔ جو طلباء خودکشی کر چکے ہیں اس پر ان کے والدین سے معذرت خواہی کرنی چاہیئے اور طلباء میں اعتماد کی فضاء پیدا کرنے کیلئے سنجیدہ اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ لاپرواہی والا رویہ خود حکومت کیلئے مسائل کا سبب بن سکتا ہے اور طلباء کے مسائل حل ہونے کی بجائے مزید پیچیدہ ہو سکتے ہیں۔ حکومت کو ہٹ دھرمی والا رویہ بھی ترک کرنا ہوگا۔ خود وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کو اس سارے معاملہ کی اخلاقی ذمہ داری قبول کرنی چاہیئے۔ انہیں طلباء کے مستقبل اور ان کی زندگیوں کی پرواہ کرتے ہوئے رضا کارانہ طور پر آگے آنا اور استعفی پیش کرنا چاہیئے۔ حکومت اس معاملے پر اگر سنجیدہ نہیں ہوتی ہے تو اسے اپنی لاپرواہی اور تغافل کا خمیازہ بھگتنا پڑ سکتا ہے۔

غزل

بدل جاتے ہیں دل حالات جب کروٹ بدلتے ہیں
محبت کے تصور بھی نئے سانچوں میں ڈھلتے ہیں
تبسم جب کسی کا روح میں تحلیل ہوتا ہے
تو دل کی بانسری سے نت نئے نغمے نکلتے ہیں
محبت جن کے دل کی دھڑکنوں کو تیز رکھتی ہے
وہ اکثر وقت کی رفتار سے آگے بھی چلتے ہیں
اجالے کے پجاری مضمحل کیوں ہیں اندھیرے سے
کہ یہ تارے نکلتے ہیں تو سورج بھی اگلتے ہیں
انہی حیرت زدہ آنکھوں سے دیکھے ہیں وہ آنسو بھی
جو اکثر دھوپ میں محنت کی پیشانی سے ڈھلتے ہیں
محبت تو طلب کی راہ میں اک ایسی ٹھوکر ہے
کہ جس سے زندگی کی ریت میں زمزم ابلتے ہیں
غبار کارواں ہیں وہ نہ پوچھو اضطراب ان کا
کبھی آگے بھی چلتے ہیں کبھی پیچھے بھی چلتے ہیں
دلوں کے ناخدا اٹھ کر سنبھالیں کشتیاں اپنی
بہت سے ایسے طوفاں مظہریؔ کے دل میں پلتے ہیں

جمیل مظہری

ادب کا مہکتا گلشن پتھر کا لباس اور
اصغر حسین کامل کی علمی و ادبی خدمات کو خراجِ عقیدت

سیّد آصف امام کاکوی

زندگی میں بعض ملاقاتیں وقت کی گرد میں گم نہیں ہوتیں بلکہ دل کی دھڑکنوں میں ہمیشہ کے لیے محفوظ ہوجاتی ہیں۔ کچھ شخصیات ایسی ہوتی ہیں جن سے ملنے کے بعد انسان کو یقین ہوجاتا ہے کہ علم ابھی زندہ ہے، ادب ابھی سانس لے رہا ہے اور محبت آج بھی انسانیت کا سب سے خوبصورت سرمایہ ہے۔ میری زندگی کا بھی ایک ایسا ہی روشن باب اس وقت رقم ہوا جب دبئی سے وطن واپسی کے بعد اردو دنیا کی ایک نہایت معتبر، باوقار اور مخلص شخصیت، معروف شاعر، ادیب، محقق پھلواری محترم اصغر حسین کامل صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ یہ ملاقات محض ایک رسمی ملاقات نہ تھی بلکہ دلوں کا ملاپ، فکر کا سنگم اور ادب کی خوشبو سے معطر ایک یادگار ساعت تھی۔ ان کی شخصیت میں وہ وقار ہے جو برسوں کی علمی ریاضت سے پیدا ہوتا ہے، وہ انکساری ہے جو صرف بڑے لوگوں کا وصف ہوتی ہے، اور وہ محبت ہے جو ہر ملنے والے کو اپنا بنا لیتی ہے۔ ان سے گفتگو کرتے ہوئے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے علم و ادب کا ایک خاموش دریا بہہ رہا ہو، جس کے پانی میں اخلاص، تہذیب، شائستگی اور انسان دوستی کی لہریں موجزن ہوں۔ پھلواری شریف کی ادبی شناخت اگر آج روشن ہے تو اس میں اصغر حسین کامل صاحب کی خاموش مگر مسلسل جدوجہد کا بڑا حصہ شامل ہے۔ انہوں نے صرف تقریبات منعقد نہیں کیں بلکہ اردو زبان کو نئی نسل سے جوڑنے، مطالعے کی روایت کو زندہ رکھنے اور ادبی شعور بیدار کرنے کا فریضہ پوری دیانت داری سے انجام دیا ہے۔ ایسے زمانے میں جب زبانیں اپنے ہی گھروں میں اجنبی بنتی جارہی ہیں، کامل صاحب چراغ کی مانند جل کر دوسروں کو روشنی عطا کر رہے ہیں۔ میری خوش نصیبی کہ اس ملاقات میں انہوں نے اپنی تازہ شعری تصنیف "پتھر کا لباس" محبت بھرے انداز میں مجھے بطورِ تحفہ عطا کی۔ بظاہر یہ ایک کتاب تھی، مگر حقیقت میں یہ ایک ادبی امانت، ایک فکری وراثت اور ایک صاحبِ دل شاعر کے احساسات کا نچوڑ تھا۔ میں نے جب اسے اپنے ہاتھوں میں لیا تو یوں محسوس ہوا جیسے کسی بزرگ نے لفظوں کی صورت میں اپنی دعائیں میرے حوالے کردی ہوں۔ میں نے جیسے ہی "پتھر کا لباس" کے صفحات پلٹنے شروع کیے، دل پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوگئی۔ محسوس ہوا کہ میں کسی کتاب کا مطالعہ نہیں کررہا بلکہ ایک حساس دل کی دھڑکنیں سن رہا ہوں۔ اس کے ہر صفحے پر زندگی سانس لیتی ہے، ہر شعر میں انسانی جذبات کی حرارت محسوس ہوتی ہے، ہر غزل محبت اور درد کی نئی تفسیر پیش کرتی ہے اور ہر نظم قاری کو اپنے باطن میں جھانکنے پر مجبور کردیتی ہے۔ یہ مجموعۂ کلام صرف شاعری نہیں بلکہ احساسات کی ایک ایسی دنیا ہے جہاں امید بھی ہے، درد بھی، محبت بھی، احتجاج بھی، خاموشی بھی اور زندگی کی تلخ حقیقتوں کا آئینہ بھی۔ اصغر حسین کامل صاحب نے لفظوں کو صرف ترتیب نہیں دیا بلکہ انہیں روح عطا کی ہے۔ ان کے اشعار تصنع سے پاک، خلوص سے لبریز اور دل کی گہرائیوں سے نکلے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری قاری کے ذہن سے پہلے اس کے دل میں اترتی ہے۔ "پتھر کا لباس" پڑھتے ہوئے بار بار احساس ہوتا ہے کہ شاعر نے اپنی پوری زندگی کے مشاہدات، اپنے دل کے زخم، معاشرے کے دکھ، انسانی رشتوں کی نزاکت اور وقت کی بے رحمی کو اشعار کی صورت میں محفوظ کردیا ہے۔ کہیں محبت کی نرمی ہے، کہیں جدائی کی تپش، کہیں معاشرتی بے حسی پر خاموش احتجاج، کہیں انسان کی داخلی جنگ اور کہیں امید کی ایسی کرن جو مایوسی کے اندھیروں میں بھی راستہ دکھاتی ہے۔ "پتھر کا لباس" کا مطالعہ کرتے ہوئے بار بار یہ احساس جاگتا ہے کہ اصغر حسین کامل صاحب نے صرف شعر نہیں کہے بلکہ اپنی پوری زندگی کے مشاہدات، تجربات، احساسات اور معاشرتی حقیقتوں کو لفظوں کی صورت میں امر کردیا ہے۔ ان کی غزلیں دل کی دھڑکن بن کر سنائی دیتی ہیں، نظمیں فکر کے نئے دریچے وا کرتی ہیں، حمد میں بندگی کی خوشبو محسوس ہوتی ہے، نعت میں عشقِ رسول ﷺ کی عقیدت جھلکتی ہے اور دعائیہ کلام میں ایک سچے مومن کے دل کی کیفیت نمایاں نظر آتی ہے۔ ان کی شاعری کلاسیکی اردو روایت سے جڑی ہوئی ہونے کے باوجود عصرِ حاضر کے مسائل کی بھرپور ترجمانی کرتی ہے۔ ان کے یہاں روایت بھی ہے اور جدت بھی، سادگی بھی ہے اور معنویت بھی، درد بھی ہے اور امید بھی۔ یہی وہ وصف ہے جو انہیں محض شاعر نہیں بلکہ صاحبِ فکر سخن ور کے مقام پر فائز کرتا ہے۔ کبھی وہ انسانی بے حسی پر نوحہ سناتے ہیں، کبھی محبت کے چراغ روشن کرتے ہیں، کبھی حالاتِ حاضرہ کے تلخ حقائق کو شعر کے آئینے میں پیش کرتے ہیں، تو کبھی دعا اور حمد کے ذریعے بندۂ مومن کے قلبی جذبات کو لفظ عطا کرتے ہیں۔ ان کے اشعار میں سماجی شعور، اخلاقی اقدار، انسان دوستی، وطن سے محبت اور تہذیبی شناخت کا حسین امتزاج نمایاں دکھائی دیتا ہے۔ اصغر حسین کامل صاحب کی شاعری کا سب سے بڑا حسن یہ ہے کہ اس میں لفظوں کی نمائش نہیں بلکہ احساس کی سچائی ہے۔ وہ مشکل الفاظ کے سہارے قاری کو مرعوب نہیں کرتے بلکہ سادہ، رواں اور دل نشیں اسلوب میں ایسی گہری بات کہہ جاتے ہیں جو براہِ راست دل میں اتر جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا ہر شعر محض پڑھا نہیں جاتا بلکہ محسوس کیا جاتا ہے۔ میں نے جیسے ہی "پتھر کا لباس" کے صفحات پلٹنے شروع کیے تو یوں محسوس ہوا جیسے لفظوں کا ایک ایسا گلشن میرے سامنے کھل گیا ہو جس کی ہر کلی ایک جذبہ، ہر پھول ایک فکر اور ہر خوشبو ایک پیغام لیے ہوئے ہو۔ اس مجموعے کی ہر غزل روایتِ اردو ادب کی خوشبو سے معطر ہے، ہر نظم زندگی کے کسی نہ کسی پہلو کو نئی معنویت عطا کرتی ہے، ہر حمد روح کو سکون بخشتی ہے، ہر دعا دل کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک لے جاتی ہے اور ہر شعر قاری کو کچھ دیر کے لیے اپنی ذات کے اندر جھانکنے پر مجبور کردیتا ہے۔ "پتھر کا لباس" صرف ایک شعری مجموعہ نہیں بلکہ اردو شاعری کی اس شاندار روایت کا تسلسل ہے جس میں سخن صرف دل بہلانے کا ذریعہ نہیں بلکہ کردار سازی، فکر انگیزی، معاشرتی اصلاح اور انسانی قدروں کی آبیاری کا وسیلہ بھی بنتا ہے۔ اصغر حسین کامل صاحب نے اپنی شاعری کے ذریعے ثابت کردیا ہے کہ سچا شاعر وہی ہے جو اپنے عہد کی آواز بھی بنے، اپنے دل کی ترجمانی بھی کرے اور آنے والی نسلوں کے لیے ادب کا روشن چراغ بھی چھوڑ جائے۔ اصغر حسین کامل صاحب کی شخصیت ان کی شاعری ہی کی طرح شفاف اور بے لوث ہے۔ اتنی علمی عظمت کے باوجود ان میں غرور کا شائبہ تک نہیں۔ وہ ہر نئے قلم کار کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں، اس کی تحریر پڑھتے ہیں، اصلاح بھی کرتے ہیں اور دعا بھی دیتے ہیں۔ یہی اوصاف کسی بڑے ادیب کو عظیم انسان بھی بنا دیتے ہیں۔ مجھے اس بات پر بے حد خوشی اور فخر ہے کہ میری تحریریں بھی ان کی نظر سے گزریں۔ انہوں نے نہ صرف انہیں پسند فرمایا بلکہ اپنی قیمتی آرا، دعاؤں اور محبت بھرے الفاظ سے میری رہنمائی بھی کی۔ ایک قلم کار کے لیے اس سے بڑا اعزاز اور کیا ہوسکتا ہے کہ اردو ادب کی ایک معتبر شخصیت اس کے قلم پر اعتماد کرے۔ ان کی اس حوصلہ افزائی نے میرے قلم کو نئی توانائی عطا کی اور مجھے یہ احساس دلایا کہ قلم صرف لکھنے کا وسیلہ نہیں بلکہ معاشرے کی اصلاح، نئی نسل کی تربیت اور تہذیب کی حفاظت کی ایک عظیم ذمہ داری بھی ہے۔ آج جب دنیا موبائل فون، سوشل میڈیا اور مصنوعی مصروفیات کے حصار میں قید ہوتی جارہی ہے، ایسے وقت میں "پتھر کا لباس" جیسی کتابیں امید کا چراغ ہیں۔ یہ صرف مطالعے کی دعوت نہیں دیتیں بلکہ قاری کو اپنی زبان، اپنی تہذیب، اپنی شناخت اور اپنے ادب سے دوبارہ جوڑ دیتی ہیں۔ یہ کتاب یاد دلاتی ہے کہ جن قوموں نے اپنی زبان اور ادب کو زندہ رکھا، دراصل انہوں نے اپنی تہذیب اور اپنی شناخت کو محفوظ رکھا۔ اصغر حسین کامل صاحب نے اپنی پوری زندگی اردو کی خدمت کے لیے وقف کردی ہے۔ وہ محفلوں کی رونق بھی ہیں، نوجوان قلم کاروں کے مربی بھی اور اردو زبان کے خاموش سپاہی بھی۔ ان کی خدمات کا دائرہ صرف شاعری تک محدود نہیں بلکہ وہ ایک ایسی فکری تحریک کا حصہ ہیں جو آنے والی نسلوں کو اردو سے محبت کرنا سکھا رہی ہے۔ میں جب بھی "پتھر کا لباس" کو اپنے ہاتھوں میں لیتا ہوں تو مجھے صرف ایک کتاب نظر نہیں آتی بلکہ محبت، خلوص، تہذیب، علم اور احساس کا ایک ایسا گلستان دکھائی دیتا ہے جس کا ہر پھول ایک پیغام دیتا ہے، ہر خوشبو ایک دعا بن جاتی ہے اور ہر شعر دل کی ویرانیوں میں روشنی کا چراغ روشن کردیتا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم اصغر حسین کامل صاحب کو صحتِ کاملہ، درازیٔ عمر، عزت، سکون اور مزید علمی و ادبی خدمات انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان کے قلم کی روشنائی کبھی خشک نہ ہو، ان کی فکر ہمیشہ نئی نسل کی رہنمائی کرتی رہے اور ان کی شاعری محبت، انسانیت اور اردو زبان کی خوشبو کو نسل در نسل منتقل کرتی رہے۔ بلاشبہ اصغر حسین کامل صاحب صرف ایک شاعر نہیں، بلکہ اردو تہذیب کے ایک خاموش محافظ، علم و ادب کے سچے امین، نئی نسل کے مربی اور لفظوں کے ایسے مالی ہیں جنہوں نے اپنی عمر کا ہر موسم اردو کے گلشن کی آبیاری میں صرف کردیا۔

> حقیقت یہ ہے کہ عوام تو آج بھی آپ کو پلکوں پر بیٹھاتی اور پالکیوں پر اٹھاتی ہے، وہ تو آج بھی آپ کے قدموں میں بیٹھنے کو باعث سعادت اور آپ سے مصافحہ کو جنت کا سرٹیفکیٹ سمجھتی ہے، آپ کے دیدار کو باعث اجر گردانتی ہے، آپ کو جانشین رسول کا درجہ دیتی ہے، آپ کی عقیدت ومحبت میں باہم دست بہ گریباں تک ہوجاتی ہے۔ جناب اعلیٰ! عوام نے آپ کو پیسہ دینے میں بخل نہیں کیا، عزت دینے میں کوتاہی نہیں کی، پیچھے چلنے اور نعرہ لگانے سے غفلت نہیں برتی، آپ ایک کو بلاتے ہیں تو چار چلے آتے ہیں، آپ کی دعاؤں تک میں لاکھوں کی بھیڑ اکٹھا ہوتی ہے، پھر آپ نے عوام کو راہ راست دکھانے، ان کو صحیح بات پہنچانے، ان کے مسائل کو حل کرنے میں کوتاہی کیوں کی؟ یہ صرف غفلت ہے یا جان بوجھ کر ایسا کیا گیا ہے؟۔

مجھے رہزنوں سے گلہ نہیں تری رہبری کا سوال ہے

عبدالغفار صدیقی

مسلمانان ہند ان دنوں جن حالات سے دوچار ہیں، ان سے کم وبیش ہر ذی شعور انسان واقف ہے۔ موجودہ زعفرانی اقتدار نے مسلمانوں کا جینا دوبھر کردیا ہے۔ دستور ہند میں دیے گئے بنیادی حقوق پر ڈاکہ ڈالا جارہا ہے۔ داڑھی بڑھانے، ٹوپی پہننے، ان شاءاللہ اور ماشاءاللہ کہنے پر بھی قدغن لگائی جارہی ہے۔ ریاستوں کی طرف سے ایوانوں میں اکثریت کا سہارے یونیفارم سول کوڈ زبردستی نافذ کیا جارہا ہے۔ جس کا مقصد صرف مسلمانوں کو پریشان کرنا ہے۔ مدارس کو پہلے صرف بدنام کیا جاتا تھا، اب ان کو نہ صرف بند کیا جارہا ہے بلکہ غیر منصفانہ طور پر منہدم کیا جارہا ہے۔ سال میں کئی مواقع ایسے آتے ہیں جب گوشت کی دوکانوں پر پابندی لگادی جاتی ہے، حالانکہ بیف ایکسپورٹ جاری رہتا ہے، اور ہمارے وزیر اعظم غیر ملکوں میں فخر سے کہتے ہیں کہ ہندوستان دنیا کا دوسرا سب سے بڑا بیف ایکسپورٹر ہے۔ اقلیتی تعلیمی اداروں پر مختلف قسم کی پابندیاں عائد کرکے انھیں اکثریت میں ضم کیا جارہا ہے۔ مساجد کا انہدام معمول کی بات بن گئی ہے۔ مولانا محمد علی جوہر یونیورسٹی کو منہدم کرنے کا حکم جاری ہوچکا ہے۔ ان سب کارروائیوں سے وہ چاہتے ہیں کہ مسلمان اپنے تشخص اور اپنی مذہبی شناخت سے دست بردار ہوجائیں۔ اپنے حقوق کے مطالبہ کا راگ الاپنا چھوڑ دیں۔ ملت کے یہ حالات کسی ایک ریاست میں نہیں ہیں، بلکہ پورے ملک میں ہیں۔ حکومت خواہ کسی پارٹی کی ہو، ہر ریاست میں مسلمان عدم تحفظ کا شکار اور دستور میں دی گئی آزادی سے محروم کیے جارہے ہیں۔ مسلمانوں کو درپیش یہ مسائل کوئی ایک دو دن کی پیداوار نہیں ہیں۔ زوال کے اس مرحلہ تک مسلمانوں کو پہنچنے میں کئی صدیاں لگی ہیں۔ البتہ آزادی کے بعد اس زوال میں تیزی آئی ہے۔ مسلمانوں کی اس بدترین صورت حال کے ذمہ دار مسلمانوں کے دشمن تو ہیں ہی، خود مسلمانوں کی قیادت بھی کم ذمہ دار نہیں ہے۔ آج جب مسلمانوں کی قیادت ایک بار پھر مجتمع ہورہی ہے، تو جی چاہتا ہے کہ ان کے سامنے اپنے دل کے احساسات پیش کروں۔ ایسا نہیں ہے کہ وہ ان باتوں سے ناواقف ہیں، وہ سب جانتے ہیں۔ بسااوقات تجاہل عارفانہ سے کام لیے لیتے ہیں۔

مسلمانان ہند کے رہنماؤں اور قائدین کا یہ اجلاس کوئی نیا نہیں ہے۔ آزاد ہندوستان میں ایسے اجلاس متعدد مرتبہ ہوچکے ہیں۔ درجنوں بار قائدین ملت سر جوڑ کر بیٹھ چکے ہیں۔ کئی متحدہ پلیٹ فارم بنا چکے ہیں اور ان کے اجلاس بھی پابندی سے کرتے رہتے ہیں۔ مسلم مجلس مشاورت، مسلم پرسنل لا بورڈ اور ملی کونسل اس کی مثالیں ہیں۔ یہ ادارے بھارتی مسلمانوں کے کل جماعتی اتحاد کے مظاہر ہیں۔ مسلم مجلس مشاورت کا قیام مسلمانان ہند کی سیاسی بے وزنی دور کرنے اور سیاست میں مناسب نمائندگی قائم کرنے کے لیے کیا گیا تھا۔ مسلم پرسنل لاء بورڈ کی تشکیل کا مقصد مسلمانوں کے عائلی قوانین کا تحفظ تھا۔ ملی کونسل بھی ملی مسائل کے حل کے لیے قائم کی گئی تھی۔ کیا یہ ادارے اپنے مقاصد کے حصول میں کامیاب ہیں؟ اس کا جواب ہمارے رہنماؤں کو دینا چاہئے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ ان کے ذمہ داران اپنی کامیابیوں کا پرچم لہراتے ہیں، کامیابیوں کی داستان پر مشتمل ضخیم رپورٹیں پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ زمینی حقائق کچھ اور ہی کہتے ہیں۔ مشاورت تقسیم ہوچکی ہے، کونسل تقسیم کے بعد اگرچہ متحد ہوچکی ہے لیکن اپنی معنویت کھوچکی ہے۔ مسلم پرسنل لاء بورڈ تقریباً بے اثر ہوکر رہ گیا ہے۔ اس اجلاس کے بیشتر شرکاء الحمدللہ کسی نہ کسی تنظیم، جماعت یا

ادارہ کے نمائندے ہیں۔ ان تنظیموں، جماعتوں اور اداروں کے اپنے اپنے سالانہ منصوبے اور بجٹ ہیں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ ان کا بجٹ ہر سال اپنی منزل کے قریب پہنچ جاتا ہے۔ مگر بیشتر منصوبے اپنے آغاز کو ترستے ہیں۔ کروڑوں کے بجٹ کا بڑا حصہ دفتر کے رکھ رکھاؤ، ملازمین کی تنخواہوں، ذمہ داران کے ہوائی اسفار، شوریٰ اور مجالس انتظامی کے اجلاس، اور ضیافت پر خرچ ہوجاتا ہے۔ عوام کے حصے میں دعاؤں کا پٹارہ آتا ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر مجھے بتائیے کہ مسلمانان ہند کی غربت و جہالت میں روز بروز اضافہ کیوں ہورہا ہے؟ دینی تعلیمی اداروں پر اربوں روپے ہر سال خرچ ہوتے ہیں، اس کے باوجود بھی مسلمانوں کی اکثریت دین کی بنیادی باتوں سے کیوں ناواقف ہے؟ صرف وہ نہیں جو مسجد نہیں جاتے، بلکہ وہ بھی جو پانچ وقت فارغین مدارس کی اقتداء کرتے ہیں، صرف وہ نہیں جو دینی جماعتوں سے دور ہیں، بلکہ وہ بھی جو دینی جماعتوں کے حاشیہ بردار ہیں۔ آخر کون ہے اس صورت حال کا ذمہ دار؟ کیا مسلم عوام ذمہ دار ہے؟ جیسا کہ ہمارے رہنما دعویٰ کرتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ عوام تو آج بھی آپ کو پلکوں پر بیٹھاتی اور پالکیوں پر اُٹھاتی ہے، وہ تو آج بھی آپ کے قدموں میں بیٹھنے کو باعث سعادت اور آپ سے مصافحہ کو جنت کا سرٹیفکیٹ سمجھتی ہے، آپ کے دیدار کو باعث اجر گردانتی ہے، آپ کو جانشین رسول کا درجہ دیتی ہے، آپ کی عقیدت ومحبت میں باہم دست بہ گریباں تک ہوجاتی ہے۔ جناب اعلیٰ! عوام نے آپ کو پیسہ دینے میں بخل نہیں کیا، عزت دینے میں کوتاہی نہیں کی، پیچھے چلنے اور نعرہ لگانے سے غفلت نہیں برتی، آپ ایک کو بلاتے ہیں تو چار چلے آتے ہیں، آپ کی دعاؤں تک میں لاکھوں کی بھیڑ اکٹھا ہوتی ہے، پھر آپ نے عوام کو راہ راست دکھانے، ان کو صحیح بات پہنچانے، ان کے مسائل کو حل کرنے میں کوتاہی کیوں کی؟ یہ صرف غفلت ہے یا جان بوجھ کر ایسا کیا گیا ہے؟ اس کا جواب تنظیم اور اداروں کے ذمہ داران کو دینا چاہئے۔ اس وقت ایک نیا ایشو زیر بحث ہے۔ وہ ہے مسلم پسماندہ محاذ کا ایشو، ممکن ہے کہ اس کی پشت پر دشمنان اسلام ہوں، مگر کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے کہ اس سوچ اور فکر کو قائم رکھنے، پروان چڑھانے میں مسلم قائدین اور صاحبان جبہ و دستار کا اہم کردار ہے۔ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ اسلام نے ہر مسلمان کو مساوی درجہ دیا اور ایمان کی بنیاد پر بھائی بھائی بنایا۔ واعتصموا بحبل اللہ و لا تفرقوا (اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑلو اور فرقہ فرقہ نہ ہوجاؤ) کی تاکید کی، قرآن نے امت واحدہ کا تصور دیا، اللہ نے متنبہ کیا کہ اگر تم اختلاف کروگے تو تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ کیا آپ دین اسلام کی ان تعلیمات سے واقف نہیں ہیں؟ کیا آپ قرآن مجید کی اُن آیات کی تلاوت نہیں فرماتے؟ جن میں مسلمانوں کو متحد رہنے کی تعلیم دی گئی ہے؟ پھر آپ نے الگ الگ شناختیں کیوں قائم رکھی ہیں، مختلف جماعتوں اور مسالک کی بنیاد پر قائم یہ مختلف شناختیں اگر صرف تعارف کی حد تک ہوتیں تب بھی غنیمت تھا، مگر آپ نے اسے کفر واسلام، ایمان و نفاق کی حد تک تقسیم کرلیا ہے۔ کیا آپ کی صفوں میں وہ لوگ نہیں بیٹھے ہیں جن کے مسلمان ہونے پر بھی آپ میں سے کتنوں کو شک ہے۔ ان کے پیچھے آپ نماز نہیں پڑھ سکتے، ان کے یہاں اپنے بچوں کی شادی نہیں کرسکتے۔ حالانکہ اجلاس کے سارے شرکاء کو منتظمین نے اسی لیے مدعو کیا ہے کہ وہ مسلمان ہیں۔ مگر آپ انھیں مسلمان نہیں سمجھتے۔ اپنے معتقدین کو یہی بتاتے ہیں کہ فلاں فرقہ اہل سنت والجماعت میں شامل ہے اور فلاں نہیں ہے؟ سچ بتائیے کیا واقعی آپ کا یہ عمل اللہ ورسول کی تعلیمات کے مطابق ہے؟۔ اسلام تو نسلی ونسبی تفاخر کو مٹانے آیا تھا۔ اس نے ہاشمی وغیر ہاشمی میں کوئی فرق نہیں کیا تھا۔ زبان نبوتؐ نے اعلان کیا تھا کہ عربی کو عجمی پر اور کالے کو گورے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ نبی امیؐ نے ایک عربی النسل خاتون کو حبش کے بلالؓ کے ساتھ نکاح کی ترغیب دی تھی، حضرت زید بن حارثہؓ جو آزاد کردہ غلام تھے ان کا نکاح اپنی پھوپھی زاد بہن سے کیا تھا۔ اسامہ بن زیدؓ کی سپہ سالاری میں جو فوجی لشکر روانہ ہوا تھا س میں اکابر صحابہ شریک تھے۔ قرآن واحادیث، رسولؐ اور اصحاب رسولؐ کی زندگی اس پر گواہ ہے کہ انھوں نے خاندان، نسل، وطن اور نسب کی بنیاد کوئی فرق نہیں رکھا۔ انھوں نے قیادت کے مناصب پر بھی صالحیت، صلاحیت، ایمان اور تقویٰ کی بنیاد پر افراد کو منتخب کیا۔ نکاح میں دین واخلاق کو بنیاد بنایا۔ پھر آپ کہاں سے اشراف واراذل کی تقسیم لے کر آئے ہیں۔ مسلم اداروں کے بیشتر مناصب پر اشرافیہ کا غلبہ کیوں نظر آتا ہے؟ جو دین انسانوں کو انسانوں کی غلامی سے نجات دینے آیا تھا، جس نے اخوت و مساوات کی اعلیٰ نظیریں قائم کی تھیں، افسوس آپ نے اسی دین کے نام پر خود کو مقدس اور اشرف گردان لیا اور دوسروں کو کمتر اور ارذل سمجھ لیا۔ آج مسلم پسماندہ محاذ کا جو شگوفہ کھل رہا ہے، وہ صدیوں کی اسی تقسیم کا نتیجہ ہے۔ اگر سب کو ساتھ لے کر چلا گیا ہوتا، ہر کلمہ گو کو مساوی حقوق اور مساوی مواقع دیے جاتے تو یہ نوبت نہ آتی۔ آپ غیر اشرف سے نذرانے وصول کریں، ان کی زکوٰۃ آپ کے اداروں کے لیے جائز ہو، وہ آپ کی دری بچھائیں، آپ کی دست بوسی اور قدم بوسی کریں، آپ کے مرنے کے بعد بھی عرس منائیں مگر آپ ان کو اپنے مساوی نہیں سمجھیں گے۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے اس رویہ سے اسلام کے فروغ کو کتنا نقصان ہوا ہے؟ کبھی فرصت ملے تو جائزہ لیجیے گا۔

اس بات کا بھی جائزہ لیجیے کہ آپ اسلام کے نمائندے ہیں، یا مسلک کے، آپ کی جماعتوں کا مقصد اسلام کا فروغ وتحفظ ہے یا مسلک کا فروغ وتحفظ۔ آپ کے تعلیمی اداروں میں اسلام پڑھایا جاتا ہے یا مسلک؟ برا نہ مانئے، آپ میں سے بیشتر اسلام نہیں مسلک کے نمائندے ہیں، مسلک کا تحفظ آپ کی جدوجہد کا محور ہے، مسلک کی تعلیم آپ کے مدارس کا نصاب ہے۔ اسی مسلک بازی نے آپ کو ایک دوسرے سے نبرد آزما کررکھا ہے۔ کیا آپ یہ بتانے کی زحمت فرمائیں گے، آپ کے مسالک کا قیام قرآن وحدیث کی کس نص کے مطابق ہے؟ آپ کے مسلک کی فضیلت میں اللہ ورسول کے کون کون سے ارشادات موجود ہیں؟ آپ کو ان سوالوں پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے۔ اے قائدین قوم وملت! خدا کے لیے اپنا اپنا جائزہ لیجیے، غلطیاں سب سے ہوسکتی ہیں۔ آج مسلمانان ہند تعصب ونفرت کی جس آگ میں جلائے جارہے ہیں، اس کی آنچ اب آپ کے دامن تک بھی پہنچنے والی ہے۔ اگر آپ مسلمانوں کی فلاح و بہبود پر غور کرنے کے لیے جمع ہوئے ہیں تو مسلک کے خول سے نکل کر صرف ایمان واسلام کی بنیاد پر سوچئے۔ ورنہ یہ اجلاس بھی تاریخ کا حصہ بن جائے گا۔

آخر ہندوستانی شہری ہونے کا ثبوت کیا ہے؟

محمد سرمد رضا

ملک میں شہریت کا مسئلہ ایک مرتبہ پھر قومی بحث کا مرکز بن گیا ہے۔ گزشتہ چند برسوں سے مختلف عدالتوں میں ایسے مقدمات سامنے آرہے ہیں جن میں افراد کو اپنی ہی شہریت ثابت کرنے کے لیے طویل قانونی جدوجہد سے گزرنا پڑ رہا ہے۔ صورتِ حال اس حد تک پیچیدہ ہو چکی ہے کہ متعدد سرکاری دستاویزات رکھنے کے باوجود بعض شہری اپنی شناخت اور قانونی حیثیت کے بارے میں سوالات کا سامنا کر رہے ہیں۔ حالیہ عدالتی فیصلوں نے اس بحث کو مزید شدت بخشی ہے کہ آخر وہ کون سا معیار ہے جس کی بنیاد پر کسی شخص کو بلاشبہ ہندوستانی شہری تسلیم کیا جائے۔ اسی سلسلے میں کرناٹک ہائی کورٹ نے بنگلورو میں زیرِ حراست عبدالرحیم کے معاملے میں ایک اہم عبوری حکم جاری کرتے ہوئے ان کی فوری ملک بدری پر روک لگادی۔ عدالت نے فرینرز ریجنل رجسٹریشن آفس (FRRO) کو ہدایت دی کہ عبدالرحیم کی شناخت اور شہریت سے متعلق تمام ریکارڈ کی باریک بینی سے جانچ کی جائے، اس کے بعد ہی کسی حتمی کارروائی کا فیصلہ کیا جائے۔ عبدالرحیم کا موقف یہ ہے کہ وہ 14 اپریل 1979 کو دہلی کے نیوسیما پوری میں پیدا ہوئے اور پیدائشی طور پر ہندوستانی شہری ہیں۔ ان کے وکیل نے عدالت کے سامنے متعدد سرکاری دستاویزات پیش کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ ان کے موکل کے پاس پیدائش کا سرٹیفکیٹ، پاسپورٹ، ووٹر شناختی کارڈ، آدھار کارڈ اور دیگر قانونی دستاویزات موجود ہیں۔ مزید یہ بھی بتایا گیا کہ وہ گزشتہ کئی برسوں سے بنگلورو میں کاروبار کر رہے ہیں۔ اس کے باوجود مبینہ غیر دستاویزی بنگلہ دیشی شہریوں کے خلاف چلائی جانے والی مہم کے دوران انہیں حراست میں لے کر ڈیٹینشن سینٹر منتقل کردیا گیا۔ عدالت نے فی الحال ان کی ملک بدری روک دی ہے اور مکمل جانچ مکمل ہونے تک موجودہ صورتِ حال برقرار رکھنے کی ہدایت دی ہے۔

دوسری جانب گوہاٹی ہائی کورٹ نے ایک مختلف مقدمے میں ایسا فیصلہ سنایا جس نے شہریت سے متعلق قانونی معیار کو مزید واضح کردیا۔ عدالت نے فارنرز ٹریبونل کے اس فیصلے کو برقرار رکھا جس میں آسام کے ایک باشندے کو غیر ملکی قرار دیا گیا تھا۔ عدالت کے مطابق کسی شخص کے پاس متعدد دستاویزات کا ہونا بذاتِ خود اس کی شہریت ثابت کرنے کے لیے کافی نہیں، بلکہ ضروری ہے کہ تمام دستاویزات قانونی طور پر قابل قبول ہوں، ایک دوسرے سے مربوط ہوں اور ان میں کسی قسم کا تضاد موجود نہ ہو۔ اس مقدمے میں درخواست گزار نے اپنی ہندوستانی شہریت کے حق میں سولہ مختلف دستاویزات پیش کیے تھے۔ ان میں 1951 کے نیشنل رجسٹر آف سٹیزنز (NRC) کی نقل، مختلف ادوار کی ووٹر فہرستیں، زمین کی رجسٹری، اسکول کا سرٹیفکیٹ، پین کارڈ، ووٹر شناختی کارڈ اور دیگر سرکاری ریکارڈ شامل تھے۔ بظاہر یہ تمام دستاویزات ایک مضبوط مقدمہ پیش کرتی تھیں، لیکن عدالت نے ہر دستاویز کا قانونی معیار پر الگ الگ جائزہ لیا۔ عدالت نے قرار دیا کہ 1951 کے این آر سی کی جو نقل پیش کی گئی وہ کمپیوٹر سے حاصل شدہ تھی، مگر اس کے ساتھ انڈین ایویڈنس ایکٹ کے

مطابق مطلوبہ تصدیقی سرٹیفکیٹ موجود نہیں تھا، اس لیے اسے قانونی شہادت کے طور پر قبول نہیں کیا جاسکتا۔ اسی طرح اسکول کا سرٹیفکیٹ بھی اس بنیاد پر مسترد کردیا گیا کہ اسے جاری کرنے والے ہیڈ ماسٹر کو بطور گواہ عدالت میں پیش نہیں کیا گیا، لہٰذا اس کی قانونی حیثیت مکمل نہیں سمجھی جاسکتی۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں یہ بھی واضح کیا کہ پین کارڈ اور ووٹر شناختی کارڈ اگرچہ اہم سرکاری دستاویزات ہیں، لیکن انہیں شہریت کا ناقابلِ تردید ثبوت قرار نہیں دیا جاسکتا۔ ان کی حیثیت بنیادی طور پر شناخت یا انتظامی ریکارڈ تک محدود ہے، جبکہ شہریت ثابت کرنے کے لیے اس سے زیادہ مضبوط اور باہم مربوط قانونی شواہد درکار ہوتے ہیں۔ سماعت کے دوران عدالت نے مختلف برسوں کی ووٹر فہرستوں کا تقابلی جائزہ بھی لیا، جس میں کئی نمایاں تضادات سامنے آئے۔ ایک ہی خاندان کے افراد کی عمروں میں مختلف ادوار کی فہرستوں میں غیر معمولی فرق پایا گیا، جبکہ رہائش کے مقامات بھی مختلف دیہات کے طور پر درج تھے۔ عدالت کی رائے میں ان تضادات کی مناسب وضاحت پیش نہیں کی جاسکی، جس کے باعث شہریت کے دعوے کو قانونی اعتبار سے مضبوط نہیں سمجھا گیا۔ درخواست گزار کے والد نے عدالت میں حاضر ہوکر یہ گواہی بھی دی کہ متعلقہ شخص ان کا حقیقی بیٹا ہے، لیکن عدالت نے واضح کیا کہ شہریت جیسے حساس اور قانونی نوعیت کے معاملے میں صرف زبانی بیان فیصلہ کن ثبوت نہیں بن سکتا۔ جب تک اس کی تائید مستند اور مربوط دستاویزی شہادت سے نہ ہو، عدالت محض گواہی کی بنیاد پر شہریت تسلیم نہیں کرسکتی۔

اپنے فیصلے میں ہائی کورٹ نے یہ بھی دہرایا کہ فارنرز ایکٹ 1946 کی دفعہ 9 کے مطابق اپنی ہندوستانی شہریت ثابت کرنے کی ذمہ داری خود متعلقہ شخص پر عائد ہوتی ہے۔ اگر وہ عدالت کے مقرر کردہ قانونی معیار کے مطابق اپنے دعوے کو ثابت نہ کرسکے تو متعدد دستاویزات کی موجودگی بھی اس کے حق میں فیصلہ کن حیثیت اختیار نہیں کرسکتی۔ یہ دونوں مقدمات بظاہر الگ الگ نوعیت کے ہیں، مگر ان سے ایک مشترک حقیقت سامنے آتی ہے کہ ہندوستان میں شہریت کا معاملہ صرف سرکاری دستاویزات رکھنے تک محدود نہیں رہا، بلکہ اب ان دستاویزات کی قانونی حیثیت، باہمی مطابقت اور شہادت کے مقررہ معیار کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہوگئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج شہریت کے سوال نے صرف قانونی حلقوں ہی نہیں بلکہ عام شہریوں کے ذہنوں میں بھی کئی نئے سوالات پیدا کردیے ہیں، جن کا جائزہ اگلے حصے میں لیا جائے گا۔

عدالتی فیصلوں کے بعد ملک بھر میں ایک بنیادی سوال شدت کے ساتھ ابھر کر سامنے آیا ہے کہ اگر پاسپورٹ، آدھار کارڈ، ووٹر شناختی کارڈ، پین کارڈ، راشن کارڈ، ڈرائیونگ لائسنس، پیدائش کا سرٹیفکیٹ، تعلیمی اسناد اور زمین کے کاغذات بھی کسی شخص کی شہریت کا قطعی ثبوت نہیں تو آخر وہ کون سی دستاویز ہے جو کسی ہندوستانی شہری کی شناخت کو ہمیشہ کے لیے غیر متنازع بنا سکے؟ یہی سوال آج عام شہری کے ذہن میں بے چینی، اضطراب اور غیر یقینی کی کیفیت پیدا کررہا ہے۔ آسام کے متعدد مقدمات نے اس تشویش کو مزید بڑھا دیا ہے۔ کئی افراد نے اپنی شہریت ثابت کرنے کے لیے پرانے این آر سی ریکارڈ، مختلف ادوار کی ووٹر فہرستیں، اراضی کے دستاویزات، اسکولی اسناد اور دیگر سرکاری کاغذات عدالت میں پیش کیے، لیکن معمولی تضادات، ناموں کے املا میں فرق، عمروں کے اختلاف یا قانونی شہادت کے تقاضے پورے نہ ہونے کی وجہ سے ان کے دعووں کو قبول نہیں کیا گیا۔ اس سے یہ احساس مضبوط ہوا کہ سرکاری ریکارڈ کی موجودگی بھی ہر صورت میں شہری کو مکمل قانونی تحفظ فراہم نہیں کرپاتی۔

اس دوران ایک اور بحث اس وقت شروع ہوئی جب وزارتِ خارجہ کے ایک سینئر عہدیدار نے یہ وضاحت کی کہ ہندوستانی پاسپورٹ بنیادی طور پر بیرونِ ملک سفر کے لیے جاری کیا جانے والا سفری دستاویز ہے، اسے شہریت کا حتمی ثبوت نہیں سمجھا جاسکتا۔ حکومت کا مؤقف ہے کہ شہریت کا فیصلہ شہریت قانون 1955 اور اس سے متعلق قواعد کی روشنی میں کیا جاتا ہے، نہ کہ صرف پاسپورٹ کی بنیاد پر۔ اگرچہ حکومت کا کہنا ہے کہ یہ کوئی نیا اصول نہیں بلکہ پہلے سے موجود قانونی پوزیشن ہے، لیکن اس بیان نے عوامی سطح پر کئی نئے سوالات کو جنم دیا۔ عام طور پر دنیا کے بیشتر ممالک میں پاسپورٹ کو شہری کی قومیت اور ریاستی وابستگی کی مضبوط علامت سمجھا جاتا ہے۔ بین الاقوامی سفر، ویزا، قونصلر تحفظ اور دیگر معاملات میں اسی دستاویز کی بنیاد پر کسی شخص کی شناخت قائم ہوتی ہے۔ اسی لیے بہت سے لوگوں کے لیے یہ بات حیران کن ہے کہ جس دستاویز کو ریاست خود جاری کرتی ہے، وہی عدالت میں شہریت کا فیصلہ کن ثبوت کیوں نہیں بن پاتی۔ یہ بحث صرف قانونی تشریح تک محدود نہیں بلکہ اس کے سماجی اثرات بھی نہایت گہرے ہیں۔ ملک کی بڑی آبادی ایسے طبقات پر مشتمل ہے جن کے پاس کئی دہائیوں پرانے ریکارڈ محفوظ نہیں رہے۔ غربت، ناخواندگی، قدرتی آفات، نقل مکانی، فسادات، سرکاری ریکارڈ کی خامیاں، مختلف زبانوں میں ناموں کے املا کا فرق اور شادی کے بعد خواتین کے نام یا رہائش میں تبدیلی جیسے عوامل دستاویزی تسلسل کو متاثر کرتے ہیں۔ ایسے حالات میں اگر صرف کاغذی مطابقت کو فیصلہ کن معیار بنادیا جائے تو کمزور اور پسماندہ طبقات سب سے زیادہ متاثر ہوسکتے ہیں۔ آئینِ ہند شہریت کو محض ایک انتظامی اندراج نہیں بلکہ ریاست اور شہری کے درمیان بنیادی قانونی تعلق قرار دیتا ہے۔ اسی تعلق کی بنیاد پر ووٹ دینے، عوامی نمائندگی میں حصہ لینے، ریاستی تحفظ حاصل کرنے اور دیگر آئینی حقوق سے استفادہ ممکن ہوتا ہے۔ اسی لیے شہریت سے متعلق ہر فیصلہ نہ صرف قانونی بلکہ انسانی وقار اور بنیادی حقوق سے بھی گہرا تعلق رکھتا ہے۔

سپریم کورٹ نے بھی اپنے حالیہ مشاہدات میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا کہ شہریت کا مسئلہ کسی فرد کی شناخت، وابستگی، آزادی اور عزتِ نفس سے وابستہ ہے، اس لیے اس نوعیت کے معاملات میں مکمل احتیاط، منصفانہ کارروائی اور قانونی انصاف کو یقینی بنانا ضروری ہے۔ عدالت نے یہ بھی واضح کیا کہ محض شبہ یا ابتدائی اندراج کی بنیاد پر کسی شخص کی شہریت کا آخری فیصلہ نہیں کیا جاسکتا، بلکہ ہر معاملے کو قانون کے مطابق جانچنا لازم ہے۔ شہریت ترمیمی قانون 2019 اور این آر سی جیسے اقدامات کے بعد یہ بحث مزید حساس ہوگئی ہے۔ متعدد حلقوں نے اس خدشے کا اظہار کیا ہے کہ اگر شہریت کے معیار پوری طرح واضح نہ ہوں تو معاشرے کے بعض طبقات میں عدم تحفظ اور امتیازی سلوک کا احساس بڑھ سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب اس موضوع پر صرف قانونی نہیں بلکہ سماجی اور سیاسی سطح پر بھی سنجیدہ گفتگو کی جارہی ہے۔

راہل گاندھی کے ساتھ پولیس کی دھکا مکی

کانگریس نے لوک سبھا میں دیا استحقاق کی خلاف ورزی کا نوٹس

کانگریس کے رکن پارلیمنٹ ہبی ایڈن نے راہل گاندھی اور خاتون اراکین پارلیمنٹ کے ساتھ پولیس بدسلوکی اور دھکا مکی کو پارلیمانی استحقاق کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے لوک سبھا میں نوٹس پیش کیا ہے۔کانگریس کے رکن پارلیمنٹ ہبی ایڈن نے لوک سبھا میں قائدحزب اختلاف راہل گاندھی اور کانگریس کی خاتون اراکین پارلیمنٹ کے پارلیمانی استحقاق کی خلاف ورزی (بریچ آف پرویلج) کے معاملے میں نوٹس پیش کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ وزیراعظم نریندرمودی کی رہائش گاہ کے باہر ہونے والے پرامن احتجاج کے دوران پولیس نے راہل گاندھی سمیت متعدد اراکین پارلیمنٹ کے ساتھ دھکا مکی اور بدسلوکی کی۔لوک سبھا کے جنرل سکریٹری کو بھیجے گئے اپنے مکتوب میں ہبی ایڈن نے کہا کہ 21 جولائی کو کانگریس کے اراکین پارلیمنٹ طلبا اور نوجوانوں کے حق میں پرامن احتجاج کر رہے تھے۔ان کے مطابق یہ احتجاج ایک روز قبل طلبا کے خلاف پولیس کارروائی اور تعلیمی امتحانات میں سوالیہ پرچوں کے لیک ہونے کے واقعات کے خلاف منعقد کیا گیا تھا۔انہوں نے الزام لگایا کہ احتجاج مکمل طور پر پرامن تھا،اس کے باوجود پولیس نے راہل گاندھی کے ساتھ بے رحمانہ دھکا مکی کی اورانہیں زبردستی حراست میں لے کردہلی کے چھترسال اسٹیڈیم منتقل کر دیا۔ ایڈن کے مطابق،قائدحزب اختلاف کے ساتھ اس نوعیت کا برتاؤ نہ صرف ان کے پارلیمانی استحقاق کی خلاف ورزی ہے بلکہ یہ جمہوری اقدار اور پارلیمانی روایات کے بھی منافی ہے۔ہبی ایڈن نے اپنے نوٹس میں کہا کہ ملک بھر میں طلبا اور نوجوان کافی عرصے سے سوالیہ پرچوں کے لیک ہونے اور امتحانی بے ضابطگیوں کے خلاف احتجاج کررہے ہیں اورمرکزی وزیرتعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے کا مطالبہ کررہے ہیں۔ ان کے مطابق راہل گاندھی ان طلبا اورنوجوانوں کی آواز پارلیمنٹ اورسڑک دونوں جگہ بلند کررہے ہیں۔انہوں نے مرکزی حکومت پر الزام عائدکیا کہ اس نے طلبا کے مطالبات پرکوئی توجہ نہیں دی اوراحتجاج کو دبانے کے لیے 20 جولائی کو دہلی میں طلبا کے مارچ کے دوران پولیس طاقت کا استعمال کیا گیا۔ایڈن کے مطابق، 21 جولائی کو راہل گاندھی سمیت اپوزیشن کے اراکین پارلیمنٹ انہی معاملات پر احتجاج کر رہے تھے۔کانگریس رکن پارلیمنٹ نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ احتجاج کے دوران خاتون اراکین پارلیمنٹ کے ساتھ بھی دھکا مکی اور بدسلوکی کی گئی، جو خواتین اور سیاسی مخالفین کے تئیں حکومت کے رویے کی عکاسی کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پولیس اورمرکزی حکومت نے راہل گاندھی، دیگر کانگریس اراکین پارلیمنٹ اور خصوصاً خاتون ارکان کے پارلیمانی استحقاق اور پرامن احتجاج کے جمہوری حق کی خلاف ورزی کی ہے۔ہبی ایڈن نے لوک سبھا سکریٹریٹ سے مطالبہ کیا ہے کہ اس استحقاق کی خلاف ورزی کے نوٹس کا فوری طور پر نوٹس لیتے ہوئے مناسب کارروائی کی جائے۔ واضح رہے کہ پولیس نے منگل کے روز وزیراعظم کی رہائش گاہ کے باہر دھرنے کے دوران راہل گاندھی، پرینکا گاندھی اور سماجوادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو کو حراست میں لے لیا تھا۔ راہل گاندھی کو بعد میں چھترسال اسٹیڈیم منتقل کیا گیا، جہاں سے چندگھنٹوں بعدانہیں رہا کردیا گیا۔

دہشت گردی کیلئے زیرو ٹالرنس ہونا چاہیے

وزیرخارجہ نے ۳۳ویں اے آر ایف اجلاس میں ہندوستان کے موقف کا اعادہ کیا

منیلا:وزیرخارجہ ایس جے شنکر نے جمعرات کو دہشت گردی کے خلاف ہندوستان کے مضبوط موقف کا اعادہ کیا،اس بات پرزوردیا کہ دہشت گردی کے خلاف ”زیرو ٹالرنس“ ہونا چاہئے اور دہشت گردی کی کارروائیوں کے نتائج برآمد ہوں گے۔ جے شنکر نے ایکس پوسٹ میں اپنے تبصرے کی تفصیلات کا اشتراک کرتے ہوئے دہشت گردی کی حمایت کرنے والے مالی وسائل کو روکنے کی کوششوں کو ترجیح دینے کی ضرورت پرزوردیا،انہوں نے مزیدکہا کہ ہندوستان آسیان وزرائے دفاع کی میٹنگ پلس فریم ورک کے تحت ملائیشیا کے ساتھ ماہرین کے ورکنگ گروپ کی شریک سربراہی کررہاہے اوربہترین پریکٹس کمپینڈ کی تیاری میں قیادت کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا، دہشت گردی کے لیے زیرو ٹالرنس ہونا چاہیے۔اورنہ ہی اس میں کوئی شک نہیں ہونا چاہیے کہ دہشت گردی کی کارروائیوں کے نتائج برآمد ہوں گے۔ وزیر خارجہ نے مزیدکہا،”ہمیں ان مالی وسائل کوکم کرنے کو ترجیح دینی چاہیے جواسے ایندھن فراہم کرتے ہیں۔ ہندوستان ADMM+ میں ملائیشیا کے ساتھ ای ڈبلیو جی کی شریک سربراہی کرتا ہے، اور بہترین طریقوں کا مجموعہ تیار کرنے میں قیادت کرتا ہے۔ اپنے خطاب کے دوران، جے شنکر نے ہند- بحرالکاہل میں سیاسی اورسلامتی کے مسائل پر بات چیت کے لیے ایک پلیٹ فارم کے طور پر اے آر ایف کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے منیلا پلان آف ایکشن کا خیرمقدم کیااورکہا کہ اس کے پانچ ستون ہند- بحرالکاہل کی طرف ہندوستان کے اپنے نقطہ نظر سے ہم آہنگ ہیں۔ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اورانسانی امداد کے بارے میں، جے شنکر نے کہا کہ ہندوستان ایک باہمی تعاون پرمبنی نقطہ نظر کی حمایت کرتا ہے جس میں بہترین طریقوں کا اشتراک،مشترکہ معیاری آپریٹنگ طریقہ کار تیار کرنا اورریئل ٹائم اورٹیبل ٹاپ مشقوں کا انعقاد شامل ہے۔ انہوں نے کولیشن فار ڈیزاسٹر ریسیلینٹ انفراسٹرکچر کے ساتھ ساتھ فیلڈ ہسپتالوں، تلاش اور بچاؤ ٹیموں اور امدادی سامان کی تعیناتی جیسے اقدامات کے ذریعے ہندوستان کے تعاون کواجاگرکیا۔دہشت گردی کے خلاف زیرو ٹالرنس (بالکل برداشت نہ کرنے کی پالیسی) کا نفاذ امن، استحکام اور انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے ناگزیر ہے،اس پالیسی کے بنیادی نکات درج ذیل ہیں۔دہشت گردی کو کسی بھی شکل میں جائز قرار نہیں دیا جاسکتا۔اس لعنت کے خاتمے کے لیے سیاسی،سماجی اور ریاستی سطح پر مشترکہ اورسخت اقدامات کی ضرورت ہوتی ہے۔ریاستیں غیرقانونی سرگرمیوں کی روک تھام اور دہشت گردوں کے نیٹ ورکس کوتوڑنے کے لیےسخت قوانین (جیسے یو اے پی اے-UAPA) کا استعمال کرتی ہیں تاکہ دہشت پھیلانے والوں کو قرارواقعی سزادی جاسکے۔

بھارت نے 12.5 ٹن دشہری

لنگڑا آم یوپی سے دبئی کو سمندری راستے سے برآمد کیا

نئی دہلی: ہندوستان نے امروہہ، اترپردیش سے 12.5 ٹن پریمیم دشہری اور لنگڑا قسم کے آم سمندری راستے سے دبئی کو برآمد کیے ہیں ۔ یہ شمالی ریاست سے پہلی کامیاب تجارتی سمندری کھیپ ہے جس کی 25 دن کی فصل سے مارکیٹ ٹرانزٹ مدت میں توسیع کی گئی ہے۔ ذرائع کے مطابقسمندری راستے کے برآمدی پروٹوکول کومشترکہ طور پرسینٹرل انسٹی ٹیوٹ فار سب ٹراپیکل ہارٹیکلچر، لکھنؤ، اوراایگریکلچرل اینڈ پروسیسڈ فوڈ پروڈکٹس ایکسپورٹ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (APEDA) نے تیار کیا ہے۔وزارت نے ایک بیان میں کہا،”یہ 25 دن کی کٹائی سے منڈی تک کی توسیعی مدت کے تحت اترپردیش سے دبئی کے لیے دشہری اور لنگڑا آم کی پہلی کامیاب تجارتی سمندری کھیپ ہے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پریمیم ہندوستانی آم اب معیار پر سمجھوتہ کیے بغیر سمندری فریٹ کے ذریعے اقتصادی طور پر برآمد کیے جاسکتے ہیں۔توقع ہے کہ اس کامیابی سے برآمد کنندگان کو سمندری مال برداری کوتیزی سے اپنانے کی ترغیب ملے گی، اس طرح خلیجی خطے اوردیگر بین الاقوامی منڈیوں میں ہندوستان کے تازہ آم کی برآمدات کووسعت ملے گی۔سمندری راستے کے پروٹوکول کی کامیاب توثیق لاگت سے موثر برآمدات کے ذریعے کسانوں کی آمدنی بڑھانے کے لیے ایک پائیدار راستہ فراہم کرتی ہے۔ چونکہ سمندری مال برداری ہوائی مال برداری کے مقابلے میں کافی زیادہ اقتصادی ہے، وزارت نے کہا کہ برآمد کنندگان کسانوں کو زیادہ خریداری کی قیمتیں پیش کرنے کے قابل ہیں۔اس کے نتیجے میں، آم کے کاشتکاروں کو روایتی برآمدی ذرائع کے مقابلے میں تقریباً 15-20 روپے فی کلو کی اضافی آمدنی کا احساس ہوا، جس سے بین الاقوامی منڈیوں میں ہندوستانی آم کی مسابقت کو برقرار رکھتے ہوئے فارم کے منافع میں نمایاں اضافہ ہوا۔توقع ہے کہ اس ٹیکنالوجی سے اترپردیش اورآم پیدا کرنے والی دیگر ریاستوں سے آموں کی سمندری راستے سے برآمدات کوتجارتی بنانے میں تیزی آئے گی، خلیج اوردیگر بین الاقوامی منڈیوں میں نئے مواقع کھلیں گے جبکہ برآمدی آمدنی میں اضافہ ہوگا، رسد کی لاگت میں کمی آئے گی اوراترپردیش کے کاشتکاروں کی روزی روٹی میں بہتری آئے گی۔

شمال مشرق میں ۶۰/سیاحتی پروجیکٹوں کیلئے

2,998.87 کروڑ روپے منظور کئے گئے: گجیندر سنگھ شیخاوت

نئی دہلی: مرکزی وزیرسیاحت گجیندر سنگھ شیخاوت نے آج راجیہ سبھا کومطلع کیا کہ مرکز نے مختلف مرکزی اسکیموں کے تحت شمال مشرق میں 60 سیاحتی منصوبوں کے لیے 2,998.87 کروڑ روپے کی مرکزی مالی امداد کو منظوری دی ہے جس کا مقصد خطے میں سیاحت کے بنیادی ڈھانچے کومضبوط کرنا ہے۔یہ معلومات راجیہ سبھا ایم پی رونگورا نرزاری کے ایک غیرستارہ والے سوال کے تحریری جواب میں شیئر کی گئیں۔وزیر کے مطابق، مالی امداد کو سودیش درشن، سودیش درشن 2.0، چیلنج بیسڈ ڈیسٹینیشن ڈیولپمنٹ (سی بی ڈی ڈی) اوریاترا کی بحالی اورروحانی ورثہ بڑھانے کی مہم (پرشاد) کے تحت بڑھایا گیاہے۔منصوبوں کی منظوری اسکیم کے رہنما خطوط پرعمل پیرا ہونے، تفصیلی پروجیکٹ رپورٹس جمع کرانے اورفنڈز کی دستیابی کے ساتھ دی جاتی ہے۔شیخاوت نے یہ بھی کہا کہ 6 سے 8 دسمبر 2024 تک نئی دہلی میں شمال مشرقی خطہ کی ترقی کی وزارت کے زیراہتمام اشٹ لکشمی مہوتسو 2024 میں شمال مشرق کے دستکاری،فن،ثقافت اورکھانوں کی نمائش کی گئی۔وزارت سے موصول ہونے والی معلومات کا حوالہ دیتے ہوئے، جواب میں کہا گیا کہ اس تقریب نے کاریگروں اور کاروباری افراد کے لیے اقتصادی مواقع پیدا کرتے ہوئے خطے کی ’نمائش اور برانڈنگ کوکافی حدتک بڑھایا‘۔وزیر نے مزید کہا کہ وزارت سیاحت ہرسال شمال مشرقی ریاستوں میں باری باری بین الاقوامی ٹورازم مارٹ کا انعقادکرتی ہے تاکہ خطے کی سیاحت کی صلاحیت کوفروغ دیا جا سکے،سرمایہ کاری کوراغب کیا جاسکے اوراسٹیک ہولڈرز کی شمولیت کوتقویت دی جاسکے۔انہوں نے یہ بھی نوٹ کیا کہ ڈونرمنسٹری نے مئی 2025 میں نئی دہلی میں رائزنگ نارتھ ایسٹ انویسٹرس سمٹ کا اہتمام کیا۔آسام میں سیاحت کے بارے میں، شیخاوت نے کہا کہ مرکز قومی پارکوں سمیت سیاحتی سرکٹس کوترقی دینے کے لیے مالی مدد فراہم کرتا ہے، جبکہ ان مقامات کو اپنی ویب سائٹ، سوشل میڈیا مہم،سیاحتی تقریبات اورسیاحوں کی تعداد کوبڑھانے کے لیےدیگراقدامات کے ذریعےفروغ دیتا ہے۔وزارت نے آسام کے قومی پارکوں کے سیاحوں کے اعداد وشمار کا بھی اشتراک کیا۔کازیرنگا نیشنل پارک میں سب سے زیادہ گھریلوسیاحوں کی آمدریکارڈ کی گئی،جس کی تعداد 2023-24 میں 3,06,979 سے بڑھ کر 2025-26 میں 4,35,138 ہوگئی۔ پارک میں غیرملکی سیاحوں کی آمد بھی اسی عرصے کے دوران 904,13 سے بڑھ کر 29,883 ہوگئی۔ کازیرنگا سے حاصل ہونے والی آمدنی 2023-24 میں 8.88 کروڑ روپے سے بڑھ کر 2025-26 میں 11.11 کروڑ روپے ہوگئی، جوآسام کے قومی پارکوں میں سب سے زیادہ ہے۔

بھارت نے چھوٹے جوہری ری ایکٹروں کے منصوبے تیز کئے

۲۰۳۳ تک پانچ یونٹس فعال بنانے کا ھدف رکھا

نئی دہلی: بھارت نے صاف توانائی کے فروغ اورفوسل ایندھن پرانحصارکم کرنے کی حکمت عملی کے تحت مقامی سطح پرتیار کیے جانے والے سمال ماڈیولرری ایکٹرز کے منصوبوں کوتیز کردیاہے۔حکومت نے 2033 تک کم ازکم پانچ چھوٹے جوہری ری ایکٹرز کوفعال بنانے کاہدف مقرر کیا ہے۔سرکاری معلومات کے مطابق، بھابھا ایٹمی تحقیقاتی مرکز اس وقت 220 میگاواٹ بھارت سمال ماڈیولرری ایکٹر، 55 میگاواٹ کے ایک چھوٹے ری ایکٹر اور ہائی ٹمپریچر گیس کولڈری ایکٹر پر کام کررہاہے، جسے گرین ہائیڈروجن کی پیداوار کے لیے بھی استعمال کیا جاسکے گا۔حکومت نے مہاراشٹر کے تاراپور کو 220 اور 55 میگاواٹ کے ابتدائی منصوبوں کے لیے منتخب کیا ہے۔وزیرمملکت برائے جوہری توانائی ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے پارلیمنٹ میں بتایا کہ بھارت 2047 تک اپنی مجموعی جوہری بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت کوموجودہ تقریباً 8.8 گیگاواٹ سے بڑھا کر 100 گیگاواٹ تک لے جانا چاہتا ہے، جبکہ 2031-32 تک نصب شدہ صلاحیت کوتقریباً 22 گیگاواٹ تک پہنچانے کا منصوبہ ہے، جس میں چھوٹے جوہری ری ایکٹر اہم کرداراادا کریں گے۔ رپورٹ کے مطابق، بھارت نے گزشتہ سال نجی اور غیرملکی کمپنیوں کے لیے جوہری توانائی کے شعبے میں شراکت داری کے دروازے کھولے تھے تاکہ سرمایہ کاری اور جدید ٹیکنالوجی کوفروغ دیا جاسکے۔ماہرین کے مطابق، سمال ماڈیولرری ایکٹرز صنعتوں کوقابلِ اعتماد، کم کاربن اور مسلسل بجلی فراہم کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ سمجھے جارہے ہیں، اور امریکہ، روس، جنوبی کوریا سمیت کئی ممالک بھی اس ٹیکنالوجی پر تیزی سے کام کررہے ہیں۔

بھارت کے ڈیٹا سینٹر کی صلاحیت

۲۰۳۰ تک چار گنا بڑھ کر 6.5 گیگاواٹ ہونے کا امکان

نئی دہلی: ہندوستان میں نصب ڈیٹا سینٹر کی صلاحیت 2020 میں تقریباً 375 میگاواٹ سے بڑھ کر 2025 میں تقریباً 5.1 گیگاواٹ ہوگئی ہے اور 2030 تک 5.6 گیگاواٹ تک پہنچنے کا امکان ہے، جوموجودہ سطح سے چارگنا زیادہ ہے۔ روبیکس ڈاٹا سائنسز کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ صلاحیت میں اضافے میں تیزی سے اضافہ ہوا، جس کے ساتھ بھارت نے 2025 میں 387 میگاواٹ آئی ٹی صلاحیت کا اضافہ کیا، جوکہ 2024 میں شامل کردہ 191 میگاواٹ کے مقابلے میں سال بہ سال 103 فیصد اضافہ ہے۔ بھارت جون 2025 میں ڈیٹا سینٹرز کی تعداد کے لحاظ سے عالمی سطح پرساتویں نمبر پرتھا۔جنوری 2026 تک، ممبئی، حیدرآباد، دہلی این سی آر، بنگلورو، اورچنئی میں 271 سہولیات، مجموعی طور پرکل کا تقریباً 65 فیصد ہے۔اس شعبے کی سرمایہ کاری کی پائپ لائن اس وقت تقریباً 90 بلین ڈالر پرکھڑی ہے، جوکہ 2020 اور 2024 کے درمیان 13-15 بلین ڈالرکی سرمایہ کاری سے چھ گنا زیادہ ہے، جوایمیزون ویب سروسز، مائیکروسافٹ اور گوگل کے وعدوں سے کارفرما ہے۔حکومت نے اندازہ لگایا ہے کہ AI سے چلنے والا ڈیجیٹل انفراسٹرکچر، بشمول ڈیٹا سینٹرز، آنے والے سالوں میں 200 بلین ڈالرتک کی سرمایہ کاری کومتحرک کرسکتا ہے۔ پانی اوربجلی کی دستیابی اہم رکاوٹوں کے طور پر ابھر رہی ہے، ڈیٹا سینٹر کی بجلی کی طلب آج تقریباً 1 گیگاواٹ سے بڑھ کر 2031-32 تک 56.13 گیگاواٹ ہو جائے گی۔ گجرات اورمہاراشٹر سمیت ریاستوں نے ڈیٹا سینٹر کی ترقی کوروایتی میٹروہب سے آگے بڑھانے کے لیے وقف پالیسیاں متعارف کرائی ہیں۔

اقوام متحدہ میں بھارت کا پاکستان پرحملہ کہا سرحد پار ریاستی سرپرستی میں دہشت گردی تعاون کی بنیاد کو کمزور کررہی ہے

نیویارک: بھارت نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں سندھ طاس معاہدے سے متعلق پاکستان کے مؤقف کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان کی جانب سے ریاستی سرپرستی میں جاری سرحد پار دہشت گردی نے دونوں ممالک کے درمیان تعاون کی بنیادی بنیاد کو ہی نقصان پہنچایا ہے۔ بھارت کے مستقل مشن کے مشیر پرتیبھ سنہا نے سلامتی کونسل کے اجلاس میں کہا کہ پاکستان کی مسلسل دہشت گردی کی حمایت نے ایسے ماحول کوختم کردیا ہے جس میں کسی بھی دوطرفہ معاہدے پراعتماد کے ساتھ عمل درآمد ممکن ہو۔انہوں نے کہا کہ بھارت نے طویل عرصے تک ذمہ داری کا مظاہرہ کیا،لیکن دہشت گردی کے مسلسل واقعات نے صورتحال کوبنیادی طور پرتبدیل کردیا ہے۔ بھارتی نمائندے نے کہا کہ سندھ طاس معاہدہ خیرسگالی اور باہمی تعاون کے جذبے کے تحت طے پایا تھا، تاہم جب ایک فریق مسلسل سرحد پار دہشت گردی کو ریاستی پالیسی کے طور پراستعمال کرے تو ایسے تعاون کی بنیاد برقرار نہیں رہ سکتی۔انہوں نے زور دیا کہ پاکستان کو پہلے دہشت گردی کی حمایت بند کرنی چاہیے اوراپنے اندرونی معاملات پرتوجہ دینی چاہیے۔ بھارت نے ایک بارپھر واضح کیا کہ جموں وکشمیر بھارت کا اٹوٹ اورناقابلِ تنسیخ حصہ ہے اوراس معاملے پر پاکستان کے بیانات بے بنیاد ہیں۔

مسلم اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن آف انڈیا نے طلبہ احتجاج پرتشدد کی مذمت

مکالمے اور شفافیت پرزور دیا

نئی دہلی: مسلم اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن آف انڈیا (MSO) نے جاری طلبہ احتجاج کے تناظر میں ایک سرکاری بیان جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ کسی بھی جمہوریت کی اصل طاقت باشعور، ذمہ دار اورتعمیری نوجوان ہوتے ہیں۔ تنظیم نے کہا کہ طلبہ کو اپنے خدشات کا اظہار کرنے، سوال اٹھانے اور آئینی و جمہوری طریقے سے اپنے جائز مطالبات پیش کرنے کا مکمل حق حاصل ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ اگر امتحانی نظام یا کسی انتظامی معاملے پرطلبہ کوحقیقی خدشات ہیں تو ان کا حل مکالمے، شفافیت اور آئینی عمل کے ذریعے نکالا جانا چاہیے۔ تنظیم نے امید ظاہر کی کہ حکومت اور متعلقہ ادارے طلبہ کے تحفظات کوسنجیدگی سے لیتے ہوئے منصفانہ حل کی جانب پیش رفت کریں گے۔ ایم ایس او نے حالیہ احتجاج کے دوران پیش آنے والے تشدد، آتش زنی، سرکاری املاک کونقصان پہنچانے اور طلبہ و پولیس اہلکاروں پرحملوں کی سخت مذمت کرتے ہوئے کہا کہ پُرامن احتجاج جمہوریت کا بنیادی حق ہے، تاہم تشدد کوکسی بھی صورت احتجاج کا حصہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔ تنظیم نے زخمی ہونے والے تمام افراد کی جلد صحت یابی کی دعا کرتے ہوئے قانون ونظم برقرار رکھنے اورشہری حقوق کے تحفظ دونوں کو یکساں اہم قرار دیا۔ تنظیم نے مزید کہا کہ بڑے عوامی یا طلبہ احتجاج بعض اوقات سیاسی مفادات یا بیرونی عناصر کی مداخلت کا شکار ہو سکتے ہیں، اس لیے طلبہ کو چاہیے کہ وہ اپنے احتجاج کوکسی بھی جماعتی یا تفرقہ انگیز ایجنڈے کا حصہ نہ بننے دیں۔ ایم ایس او نے طلبہ سے آئین، قانون، امن اور صبر کو مقدم رکھنے کی اپیل بھی کی۔ بیان میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ طلبہ نمائندوں کے ساتھ مسلسل رابطہ برقرار رکھا جائے، شفاف معلومات فراہم کی جائیں اور جائز خدشات کا بروقت اور منصفانہ حل نکالا جائے۔ تنظیم نے اپنے پیغام میں کہا کہ ”تعلیم ہمارا مشن، امن ہماری شناخت اورقوم کی تعمیر ہماری مشترکہ ذمہ داری ہے“ اورتمام فریقوں پرزور دیا کہ وہ تصادم کے بجائے مکالمے، ہم آہنگی اور جمہوری اقدار کے ذریعے ملک کی ترقی میں کردار ادا کریں۔

یورپی سرمایہ کاری کے لیے

بھارت زیادہ منافع بخش منزل بن کر ابھر رہا ہے: رپورٹ

برسلز: ایک نئی تجزیاتی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یورپی کمپنیوں کے لیے چین میں سرمایہ کاری پہلے جیسی منافع بخش نہیں رہی، جس کے باعث یورپی سرمایہ اب نئی اور بہتر منڈیوں کی تلاش میں ہے۔ رپورٹ کے مطابق، بھارت اپنی تیز رفتار اقتصادی ترقی، وسیع صارف منڈی اور صنعتی صلاحیت کے باعث یورپی سرمایہ کاروں کے لیے ایک فطری متبادل بن کر ابھر رہا ہے۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ یورپی کمپنیوں کا چین سے ممکنہ انخلا صرف سیاسی یا جغرافیائی کشیدگی کا نتیجہ نہیں بلکہ اس کے پیچھے منافع، بڑھتی لاگت اورمحدود ہوتی کاروباری گنجائش جیسے عوامل بھی کارفرما ہیں۔ ایسے حالات میں بھارت کی نوجوان آبادی، بڑھتی متوسط طبقے کی منڈی اور مینوفیکچرنگ کے فروغ کی پالیسیاں اسے طویل مدتی سرمایہ کاری کے لیے زیادہ پرکشش بناتی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق، بھارت پہلے ہی دنیا کی تیزی سے ترقی کرنے والی بڑی معیشتوں میں شامل ہے اور عالمی معیشت میں اس کا حصہ مسلسل بڑھ رہا ہے۔ انفراسٹرکچر، قابل تجدید توانائی، دفاع، ڈیجیٹل ٹیکنالوجی، ادویات اور جدید مینوفیکچرنگ جیسے شعبے یورپی کمپنیوں کے لیے وسیع سرمایہ کاری کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ تجزیے میں یورپی پالیسی سازوں پرزوردیا گیا ہے کہ وہ بھارت کے ساتھ تعلقات کومحض تجارت یا سیاسی شراکت داری تک محدود نہ رکھیں بلکہ نجی سرمایہ کاری، ٹیکنالوجی کی منتقلی اورمشترکہ صنعتی منصوبوں کوبھی ترجیح دیں۔ اس سے یورپی کمپنیوں کونئی منافع بخش منڈیاں حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ چین پرانحصارکم کرنے اوراپنی سپلائی چین کومتنوع بنانے میں بھی مدد مل سکتی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بھارت کوبھی سرمایہ کاری کے ضوابط آسان بنانے، منصوبوں کی منظوری میں تیزی لانے اورکاروباری ماحول کومزید شفاف بنانے کی ضرورت ہے۔ تاہم مجموعی طور پر یورپ کی منافع بخش اورقابل اعتماد سرمایہ کاری کی تلاش بالآخر بھارت کی طرف لے جاسکتی ہے۔ یہ بات بالکل درست ہے کہ بھارت یورپی سرمایہ کاری کے لیے ایک انتہائی منافع بخش اور پسندیدہ ترین منزل بن کر ابھر رہا ہے۔ برسلز اوردیگر عالمی اداروں کی حالیہ رپورٹس کے مطابق، یورپی کمپنیوں کا چین میں سرمایہ کاری کا رجحان کم ہورہا ہے، اوروہ اب بھارت کوایک بہترین اورقدرتی متبادل کے طور پر دیکھ رہی ہیں۔

بچوں میں صحت مند غذائی عادات کے فروغ کے لیے نئی پالیسی سفارشات جاری

ان سفارشات میں صحت مند غذائی عادات کو فروغ دینے اور غیر صحت بخش خوراک کے بڑھتے ہوئے رجحان پر قابو پانے کے لیے ایک جامع روڈ میپ پیش کیا گیا ہے

نئی دہلی:: انڈین کونسل آف میڈیکل ریسرچ کے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف نیوٹریشن (آئی سی ایم آر۔این آئی این) کی قیادت میں قائم ”لیٹس فکس آور فوڈ“ (LFOF) کنسورشیم نے بھارت میں بچوں اورنوعمروں کے لیے صحت مند غذائی ماحول کی تشکیل اورمتوازن خوراک کوفروغ دینے کے مقصد سے دس اہم پالیسی سفارشات جاری کی ہیں۔ان سفارشات میں صحت مند غذائی عادات کوفروغ دینے اورغیر صحت بخش خوراک کے بڑھتے ہوئے رجحان پر قابو پانے کے لیے ایک جامع روڈ میپ پیش کیا گیا ہے۔ یہ پالیسی دستاویز نئی دہلی کے انڈیا ہیبی ٹیٹ سینٹر میں منعقدہ ایک مشاورتی ورکشاپ کے دوران نیتی آیوگ کے رکن (صحت) ڈاکٹر ایم سری نواس نے جاری کی۔ تقریب میں آئی سی ایم آر۔این آئی این کی ڈائریکٹر ڈاکٹر بھارتی کلکرنی، پبلک ہیلتھ فاؤنڈیشن آف انڈیا کے بانی صدر پروفیسر ڈاکٹر کے سری ناتھ ریڈی، وزارتِ صحت، فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز اتھارٹی آف انڈیا (ایف ایس ایس اے آئی)، یونیسیف انڈیا، ریزولوٹوسیولائیوز (RTSL) اوردیگرقومی وبین الاقوامی اداروں کے نمائندوں، ماہرینِ صحت، محققین اورنوجوانوں نے شرکت کی۔اس موقع پرجاری کی گئی رپورٹ تقریباً تین برس کی تحقیق، مختلف ماہرین کے مشوروں اور پالیسی مباحث کا حاصل ہے۔ رپورٹ میں اسکولوں کے غذائی ماحول کوبہتر بنانے، غذائی آگاہی میں اضافہ، پیک شدہ غذاؤں پر غذائیت سے متعلق واضح لیبلنگ، بچوں کوغیر صحت بخش غذاؤں کے اشتہارات سے محفوظ رکھنے، زیادہ چکنائی، نمک اور شکر والی غذاؤں پر مالیاتی اقدامات، نمک کے استعمال میں کمی، کم سوڈیم والے نمک کے متبادل، صحت مند غذائی رویوں کی ترویج اورنوجوانوں کی شمولیت جیسے موضوعات پرقابلِ عمل سفارشات پیش کی گئی ہیں۔تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر ایم سری نواس نے کہا کہ بچوں اورنوعمروں میں بڑھتے ہوئے موٹاپے اورغذا سے وابستہ غیرمتعدی بیماریوں پرقابو پانے کے لیے سائنسی شواہد پرمبنی اورمختلف شعبوں کے اشتراک سے تیار کی گئی پالیسیاں وقت کی اہم ضرورت ہیں۔ان کے مطابق لیٹس فکس آور فوڈ جیسی مشترکہ کاوشیں ملک میں صحت مند غذائی ماحول قائم کرنے میں مؤثر کردار ادا کرسکتی ہیں۔آئی سی ایم آر۔این آئی این کی ڈائریکٹر ڈاکٹر بھارتی کلکرنی نے کہا کہ ادارہ اعلیٰ معیار کی تحقیق کوعوامی صحت کی پالیسیوں میں تبدیل کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے کہا کہ جاری کی گئی سفارشات محققین، پالیسی سازوں، ترقیاتی شراکت داروں اورنوجوانوں کی مشترکہ کوششوں کا نتیجہ ہیں، جن کا مقصد آئندہ نسلوں کے لیے بہتر غذائی ماحول فراہم کرنا ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر کے سری ناتھ ریڈی نے غیرصحت بخش غذاؤں کے تجارتی، سماجی اور ماحولیاتی عوامل سے نمٹنے کے لیے جامع پالیسی اقدامات پرزوردیتے ہوئے کہا کہ بچوں اورنوعمروں کوموٹاپے کوفروغ دینے والے غذائی ماحول سے محفوظ رکھنا ناگزیر ہے۔ ورکشاپ کے دوران لیٹس فکس آور فوڈ کنسورشیم کی ویب سائٹ، اسکولوں کے لیے نیوٹریشن انوائرمنٹ اسیسمنٹ ٹول کٹ (NEAT-S)، اس کی رپورٹ، غذائی لیبل کوسمجھنے سے متعلق ای لرننگ ماڈیول، اورچکنائی، شکر اورنمک کے بارے میں آئی سی ایم آر۔این آئی این کے تعلیمی مواد کا بھی اجرا کیا گیا۔ یونیسیف انڈیا کی چیف آف نیوٹریشن میری کلاڈ ڈیزیلیٹس نے کہا کہ غذائی قلت اب صرف کم غذائیت تک محدود نہیں رہی بلکہ غیر صحت بخش غذا کے باعث بڑھتا ہوا موٹاپا بھی ایک سنگین چیلنج بن چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر بچے کوایسے غذائی ماحول کا حق حاصل ہے جو اس کی صحت مند نشوونما، بہترتعلیم اورمکمل صلاحیتوں کے فروغ میں معاون ہو۔ ریزولوٹوسیولائیوز (RTSL) کے ایگزیکٹوڈائریکٹر ڈاکٹر سید عمران فاروق نے نمک، چکنائی اورشکر کے حد سے زیادہ استعمال میں کمی لانے اورصحت مند غذائی پالیسیاں اختیار کرنے کی ضرورت پرزوردیا۔

بی جے پی غنڈے بھیج رہی ہے: سی جے پی نے مودی کا بیان مسترد

چیف الیکشن کمشنر کو عہدے سے ہٹانے کیلئے اپوزیشن نے نوٹس دیا ہے، اس ہفتے پارلیمنٹ میں اس پر بحث اور ووٹنگ کا امکان ہے

وزیراعظم نریندر مودی کی جانب سے نیٹ اور دیگر امتحانات میں پرچہ لیک معاملات پر فاسٹ ٹریک عدالتوں کے اعلان کے بعد کاکروچ جنتا پارٹی نے ان کے بیان کو مسترد کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ جنتر منتر پر جاری احتجاج کو بدنام کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ پارٹی کے بانی ابھیجیت دِپکے نے الزام لگایا کہ باہر سے افراد بھیج کر پتھراؤ کرایا جارہا ہے جبکہ سماجی کارکن سورَوداس نے بتایا کہ بھوک ہڑتال پر بیٹھے سونم وانگچک نے تمام مظاہرین سے پرامن رہنے کی اپیل کی ہے۔ وزیراعظم نریندر مودی کی جانب سے امتحانی پرچہ لیک معاملات میں فاسٹ ٹریک عدالتوں کے قیام اور سخت کارروائی کے اعلان کے بعد کاکروچ جنتا پارٹی نے اس بیان کو مسترد کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ جنتر منتر پر جاری احتجاج کو بدنام کرنے کی منظم کوشش کی جارہی ہے۔ پارٹی کے بانی ابھیجیت دِپکے نے الزام لگایا کہ احتجاج میں خلل ڈالنے کے لیے باہر سے افراد بھیجے جارہے ہیں اور اس کا مقصد پرامن تحریک کو تشدد سے جوڑ کر اس کی ساکھ کو نقصان پہنچانا ہے۔ ابھیجیت دِپکے نے کہا، ''باہر سے لوگوں کو جان بوجھ کر ہمارے احتجاج میں خلل ڈالنے کے لیے بھیجا جارہا ہے۔ ہم ایک ماہ سے یہاں پرامن انداز میں بیٹھے ہیں اور اس دوران کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ اب جب احتجاج نے وسعت اختیار کرلی ہے تو بی جے پی غنڈوں کو بھیج رہی ہے تاکہ وہ پتھراؤ کریں، لوگوں کو اشتعال دلائیں اور سی جے پی کو بدنام کریں۔ پولیس بھی مبینہ طور پر ٹرکوں میں پتھر لا رہی ہے تاکہ احتجاج کرنے والوں کو بدنام کیا جا سکے۔'' دِپکے نے مزید الزام لگایا کہ جنتر منتر پر جاری تحریک میں انتشار پیدا کرنے کے لیے جان بوجھ کر بیرونی افراد کو شامل کیا جا رہا ہے۔ ان کے مطابق حالیہ پتھراؤ بھی بی جے پی کارکنوں کی جانب سے احتجاج کو بدنام کرنے کے مقصد سے کیا گیا۔ تاہم ان الزامات کے حق میں کوئی ثبوت عوامی طور پر پیش نہیں کیا گیا اور نہ ہی ان کی آزادانہ تصدیق ہوسکی ہے۔ دوسری جانب سماجی کارکن سورَوداس نے بتایا کہ انہوں نے بھوک ہڑتال پر بیٹھے سونم وانگچک سے کئی مرتبہ بات کی ہے۔ ان کے مطابق دونوں کے درمیان اس بات پر اتفاق ہوا کہ احتجاج ہر صورت پرامن رہنا چاہیے۔ سورَوداس نے کہا، ''میں نے آج کئی مرتبہ سونم وانگچک سے بات کی۔ ہمارا نتیجہ یہی تھا کہ یہ پرامن احتجاج ہر حال میں پرامن رہنا چاہیے۔ انہوں نے بھی عوامی طور پر تمام مظاہرین سے اپیل کی ہے کہ وہ امن برقرار رکھیں اور احتجاج صحیح طریقے سے جاری رکھیں۔ اس ملک میں پہلے بھی ایسے احتجاج دیکھے گئے ہیں جہاں حکمراں جماعت کے مبینہ طور پر بھیجے گئے سماج دشمن عناصر احتجاج میں گھس کر اسے پٹری سے اتار دیتے ہیں، پھر آخر میں پرامن مظاہرین ہی کو مورد الزام ٹھہرایا جاتا ہے، اور اس بار ایسا نہیں ہونا چاہیے۔'' سی جے پی لیڈروں کا کہنا ہے کہ وہ احتجاج کو مکمل طور پر پرامن رکھنا چاہتے ہیں اور کسی بھی اشتعال انگیزی سے دور رہنے کی اپیل کررہے ہیں۔ ان کے مطابق اگر کوئی شرپسند عنصر احتجاج میں شامل ہونے کی کوشش کرے تو مظاہرین کو اس سے خود کو الگ رکھنا چاہیے تاکہ تحریک کی ساکھ متاثر نہ ہو۔ وزیراعظم نریندر مودی نے اس سے قبل اعلان کیا تھا کہ پرچہ لیک کے معاملات میں فاسٹ ٹریک عدالتیں قائم کی جائیں گی اور قصورواروں کو سخت سزا دی جائے گی۔ تاہم سی جے پی کا مؤقف ہے کہ صرف اعلانات کافی نہیں بلکہ طلبہ کے مطالبات اور احتجاج کے دوران پیش آنے والے واقعات کی غیر جانبدارانہ تحقیقات بھی ضروری ہیں۔ خبر لکھے جانے تک بی جے پی اور دہلی پولیس نے ابھیجیت دِپکے کی جانب سے لگائے گئے ان مخصوص الزامات پر کوئی عوامی ردِعمل جاری نہیں کیا تھا۔

طلبہ کے مستقبل سے کھیلنے والوں کو بخشا نہیں جائے گا: وزیراعظم مودی

نئی دہلی: وزیراعظم نریندر مودی نے امتحانی پرچوں کے لیک ہونے کے معاملات میں ملوث افراد کے خلاف سخت کارروائی کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ ملک کے نوجوانوں کی فلاح و بہبود اور ان کا مستقبل حکومت کی سب سے بڑی ترجیح ہے۔ وزیراعظم نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری اپنے بیان میں کہا کہ پیپر لیک کے مقدمات میں ملوث افراد کو تیز اور سخت سزا یقینی بنانے کے لیے فاسٹ ٹریک عدالتیں قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ متعلقہ حکام اور افسران کو اس سلسلے میں تمام ضروری اقدامات فوری طور پر کرنے کی ہدایت دے دی گئی ہے۔ ان کے مطابق یہ اقدام طلبہ کے مفادات کے تحفظ اور امتحانی نظام پر اعتماد برقرار رکھنے کے لیے حکومت کی مسلسل کوششوں کا حصہ ہے۔ وزیراعظم مودی نے اپنے بیان میں واضح کیا کہ حکومت نوجوانوں کے مستقبل کے ساتھ کسی بھی قسم کا کھلواڑ برداشت نہیں کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے نوجوانوں کے مستقبل کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرنے والوں کو کسی بھی صورت بخشا نہیں جائے گا۔ وزیراعظم کا یہ بیان ایسے وقت سامنے آیا ہے جب ملک میں مختلف مسابقتی اور داخلہ امتحانات میں پیپر لیک کے واقعات پر طلبہ اور مختلف تنظیموں کی جانب سے سخت ردِعمل دیکھنے میں آیا ہے اور امتحانی نظام میں شفافیت کو مزید مضبوط بنانے کا مطالبہ کیا جارہا ہے۔

بھارت کی الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ میں غیر معمولی اضافہ

نئی دہلی: بھارت کی الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ صنعت نے گزشتہ ایک دہائی کے دوران نمایاں ترقی کرتے ہوئے اپنی سالانہ پیداوار تقریباً سات گنا بڑھا کر 13.11 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچادی ہے، جبکہ اس شعبے میں تقریباً 25 لاکھ افراد کو روزگار بھی فراہم کیا جا رہا ہے۔ یہ اعداد و شمار وزارت الیکٹرانکس و انفارمیشن ٹیکنالوجی کی جانب سے جاری کیے گئے ہیں۔ وزارت کے مطابق، 2014-15 میں الیکٹرانکس کی پیداوار تقریباً 1.9 لاکھ کروڑ روپے تھی، جو 2025-26 میں بڑھ کر 13.11 لاکھ کروڑ روپے ہوگئی۔ اسی عرصے میں الیکٹرانکس برآمدات 38 ہزار کروڑ روپے سے بڑھ کر 4.24 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ گئیں، جبکہ موبائل فون کی پیداوار میں 33 گنا اور برآمدات میں 165 گنا اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ حکومت کے مطابق، اس وقت بھارت میں فروخت ہونے والے تقریباً 99.2 فیصد موبائل فون ملک کے اندر ہی تیار کیے جارہے ہیں، جبکہ موبائل فون بھارت کی سب سے بڑی برآمدی مصنوعات میں شامل ہو چکے ہیں۔ اس کامیابی کا سہرا براہِ راست غیر ملکی سرمایہ کاری میں اصلاحات، پروڈکشن لنکڈ انسینٹو (PLI) اسکیم، ٹیکس اصلاحات اور مینوفیکچرنگ کے فروغ کے لیے اختیار کی گئی حکومتی پالیسیوں کو دیا گیا ہے۔ وزارت نے مزید بتایا کہ سیمی کنڈکٹر شعبے میں بھی پیش رفت جاری ہے۔ سیمیکون انڈیا پروگرام کے تحت چھ ریاستوں میں 12 مینوفیکچرنگ منصوبوں کی منظوری دی جاچکی ہے، جن میں مجموعی طور پر 1.64 لاکھ کروڑ روپے کی سرمایہ کاری متوقع ہے، جبکہ تین پلانٹس میں تجارتی پیداوار کا آغاز بھی ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ مصنوعی ذہانت (AI) اور سیمی کنڈکٹر ڈیزائن کے شعبوں میں بھی متعدد نئے منصوبوں کی منظوری دی گئی ہے، جن سے بھارت کے ٹیکنالوجی اور الیکٹرانکس شعبے کو مزید تقویت ملنے کی توقع ہے۔

بھارت اور نیوزی لینڈ کے تعلقات نئے اسٹریٹجک دور میں داخل

ویلنگٹن رنئی دہلی: ایک نئی تجزیاتی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بھارت اور نیوزی لینڈ کے تعلقات ایک نئے اسٹریٹجک مرحلے میں داخل ہو چکے ہیں، جہاں تجارت، دفاع، ہند-بحرالکاہل میں تعاون، تعلیم، زراعت، ٹیکنالوجی اور عوامی روابط سمیت مختلف شعبوں میں شراکت داری تیزی سے فروغ پارہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق، دونوں ممالک کے درمیان حالیہ اعلیٰ سطحی رابطوں اور آزاد تجارتی معاہدے (FTA) کے بعد دوطرفہ تعلقات کو نئی رفتار ملی ہے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ اس پیش رفت سے نہ صرف باہمی تجارت اور سرمایہ کاری میں اضافہ ہوگا بلکہ سپلائی چین، خوراک کے تحفظ، جدید ٹیکنالوجی اور اختراعی شعبوں میں بھی تعاون مزید مضبوط ہوگا۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ بھارت اور نیوزی لینڈ ہند-بحرالکاہل میں ایک آزاد، محفوظ اور قواعد پر مبنی علاقائی نظام کے مشترکہ حامی ہیں۔

بھارت کی برکس چیئرشپ کے تحت ١٦/ویں

برکس وزرائے صحت کی میٹنگ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر

چنڈی گڑھ: ہندوستان کی برکس چیئرشپ 2026 کے تحت چنڈی گڑھ میں آج برکس وزرائے صحت کی 16ویں میٹنگ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی، جس میں صحت کے وزراء، وفود کے سربراہان، برکس رکن ممالک کے سینئر حکام اور صحت عامہ کے ماہرین کو ایک ساتھ لایا گیا تاکہ صحت عامہ کی مشترکہ ترجیحات کو حل کرنے اور ایک لچکدار عالمی صحت آرکیٹ کو آگے بڑھانے میں تعاون کو مضبوط کیا جا سکے۔ ہندوستان کی برکس چیئرشپ تھیم 'تعمیر برائے لچک، اختراع، تعاون اور پائیداری' کے تحت منعقد ہونے والی میٹنگ نے رکن ممالک کو صحت کے کلیدی چیلنجوں پر غور و خوض کرنے اور صحت کے نظام کو مضبوط بنانے، اختراع کو فروغ دینے، وبائی امراض کی تیاریوں کو بڑھانے اور صحت سے متعلق تعاون کو فروغ دینے کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کیا۔ 16ویں برکس وزرائے صحت کی میٹنگ سے عملی طور پر خطاب کرتے ہوئے، صحت اور خاندانی بہبود کے مرکزی وزیر جناب جگت پرکاش نڈا نے برکس کے رکن اور شراکت دار ممالک کے وزرائے صحت، وفد کے سربراہان اور سینئر عہدیداروں کا چنڈی گڑھ میں خیر مقدم کیا اور ہندوستان کی برکس چیئرشپ میں ان کی مسلسل مصروفیت کے لیے ان کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ رکن ممالک کی فعال شرکت عالمی جنوبی کے درمیان تعاون کو آگے بڑھانے کے پلیٹ فارم کے طور پر برکس کی پائیدار طاقت کی عکاسی کرتی ہے۔ مرکزی وزیر صحت نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی دور اندیش قیادت میں، ہندوستان نے عوام پر مبنی پالیسیوں، صحت کی دیکھ بھال تک رسائی، ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر اور بہتر خدمات کی فراہمی کے ذریعے اپنے صحت کی دیکھ بھال کے نظام کو مضبوط بنانے کے لیے تبدیلی آمیز اصلاحات کی ہیں۔ انہوں نے مشاہدہ کیا کہ ہندوستان کے تجربے نے اس یقین کو تقویت بخشی ہے کہ لچکدار صحت عامہ کے نظام اور مساوی صحت کی دیکھ بھال تمام اقوام میں پائیدار ترقی کے لیے ضروری ہے۔ پچھلی دو دہائیوں میں برکس کے ارتقاء پر روشنی ڈالتے ہوئے، شری نڈا نے نوٹ کیا کہ یہ گروپنگ گلوبل ساؤتھ کی ایک واضح آواز کے طور پر ابھری ہے اور ایک زیادہ جامع اور مساوی عالمی نظم کی تشکیل کے لیے ایک بڑھتے ہوئے بااثر پلیٹ فارم کے طور پر سامنے آئی ہے۔ انہوں نے مشاہدہ کیا کہ متعدی امراض، غیر متعدی امراض کا بڑھتا ہوا بوجھ، آب و ہوا سے متعلقہ صحت کے خطرات اور تیز رفتار تکنیکی ترقی کے لیے گہرے کثیر الجہتی تعاون اور مضبوط ادارہ جاتی شراکت داری کی ضرورت ہے۔

عبدالحمید کی سزائے موت ۲۹/سال بعد کالعدم

عدالت نے کہا کہ مقدمے کی سماعت کے دوران عبدالحمید کو مؤثر قانونی معاونت اور مناسب دفاع کا موقع نہیں ملا

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے راجستھان کے 1996 کے سملیٹی بس بم دھماکہ کیس میں سزا یافتہ عبدالحمید کی سزائے موت اور سزا کو کالعدم قرار دیتے ہوئے مقدمے کی نئے سرے سے سماعت کا حکم دیا ہے۔ عدالت نے کہا کہ مقدمے کی سماعت کے دوران عبدالحمید کو مؤثر قانونی معاونت اور مناسب دفاع کا موقع نہیں ملا، جس کے باعث منصفانہ ٹرائل کے آئینی تقاضے پورے نہیں ہوئے۔ اسی بنیاد پر عدالت عظمیٰ نے جے پور میں خصوصی عدالت قائم کرکے کیس کا دوبارہ ٹرائل کرانے کی ہدایت جاری کی ہے۔ تین رکنی بینچ، جس میں جسٹس وکرم ناتھ، جسٹس سنجے کرول اور جسٹس سندیپ مہتا شامل تھے، نے اپنے فیصلے میں واضح کیا کہ کسی بھی فوجداری مقدمے میں انصاف کا تقاضا صرف فیصلہ سنانا نہیں بلکہ اس بات کو یقینی بنانا بھی ہے کہ پورا عدالتی عمل آئینی اصولوں کے مطابق شفاف اور منصفانہ ہو۔ عدالت کے مطابق اگر کسی ملزم کو مؤثر قانونی دفاع کا موقع نہ ملے تو سزا برقرار نہیں رکھی جاسکتی۔ فیصلے میں کہا گیا کہ دہشت گردی یا سنگین جرائم سے متعلق مقدمات میں بھی آئینی حقوق سے انحراف نہیں کیا جاسکتا۔ عدالت نے زور دیا کہ جرم کی نوعیت یا عوامی دباؤ کبھی بھی منصفانہ سماعت کے بنیادی اصولوں پر غالب نہیں آسکتا، کیونکہ قانون کی حکمرانی کا تقاضا یہی ہے کہ ہر فیصلہ مضبوط شواہد اور شفاف عدالتی کارروائی کی بنیاد پر کیا جائے۔ سپریم کورٹ نے راجستھان ہائی کورٹ کے قائم مقام چیف جسٹس کو ہدایت دی ہے کہ جے پور میں ایک خصوصی عدالت قائم کی جائے، جس کی سربراہی سیشن مقدمات کا کم از کم سات سالہ تجربہ رکھنے والا عدالتی افسر کرے۔ عدالت کو ہدایت دی گئی ہے کہ نئے ٹرائل کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل کرتے ہوئے ایک سال کے اندر فیصلہ سنانے کی کوشش کی جائے۔ عدالت نے یہ بھی واضح کیا کہ اگر عبدالحمید نجی وکیل کرنے کی مالی استطاعت نہیں رکھتے تو راجستھان اسٹیٹ لیگل سروسز اتھارٹی ان کے دفاع کے لیے تجربہ کار سینئر وکیل اور معاون وکیل مقرر کرے تاکہ انہیں مکمل اور مؤثر قانونی نمائندگی حاصل ہو سکے۔ عبدالحمید گزشتہ تقریباً 29 برس سے اس مقدمے کے سلسلے میں جیل میں ہیں اور اب اس کیس کے واحد باقی ملزم ہیں۔ ان کے شریک ملزم سلیم کو سپریم کورٹ پہلے ہی ناکافی شواہد کی بنیاد پر بری کرچکی ہے۔ تاہم عدالت نے ہدایت دی ہے کہ نئے ٹرائل کی تکمیل تک عبدالحمید عدالتی تحویل میں رہیں گے۔

بھارتی آٹو پارٹس کی صنعت ۱۰/فیصد سالانہ ترقی کیلئے تیار

جس کی مدد پریزیشن مشیننگ، ٹولنگ اور مینوفیکچرنگ کی صلاحیتوں میں سرمایہ کاری میں اضافہ ہورہا ہے

نئی دہلی: گولڈمین ساچ کی ایک رپورٹ کے مطابق، ہندوستان کی درست مشینی اور آٹو پارٹس کی صنعت کی مالی سال 26 اور مالی سال 30 کے درمیان 10 فیصد سالانہ آمدنی کی شرح سے ترقی کی توقع ہے، جو سیمی کنڈکٹرز، دفاع، ایرواسپیس، الیکٹرک وہیکلز (EVs) اور ڈیٹا سینٹرز جیسے شعبوں میں تنوع کے ذریعے کارفرما ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ہندوستانی آٹو کمپونٹ مینوفیکچررز روایتی آٹوموٹیو سپلائی چین سے آگے بڑھ کر ملحقہ اعلیٰ ترقی کی صنعتوں میں توسیع کر کے ساختی تبدیلی سے گزر رہے ہیں، جس کی مدد پریزیشن مشیننگ، ٹولنگ اور مینوفیکچرنگ کی صلاحیتوں میں سرمایہ کاری میں اضافہ ہو رہا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا، ''ہم توقع کرتے ہیں کہ ہندوستانی آٹو پارٹس کی صنعت، جس کی مدد سے درستگی کی مشینی کی طرف منتقلی ہے مالی سال 27، مالی سال 28 اور مالی سال 29 میں بالترتیب 10%/+12%/+7% اضافہ کرے گی۔ اس نے اسی مدت کے دوران صنعت کا ابیٹا 15 فیصد کمپاؤنڈ سالانہ ترقی کی شرح سے بڑھنے کا بھی اندازہ لگایا۔ گولڈمین ساچ کے مطابق، صنعتی، آٹوموٹو اور سیمی کنڈکٹر مینوفیکچررز کی جانب سے سپلائی چین کو متنوع بنانے کے لیے عالمی اقدامات ہندوستانی مینوفیکچررز کے لیے نئے مواقع پیدا کر رہے ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مارکیٹ نے بڑی حد تک ان کمپنیوں کو سائیکلکل آٹو کمپونٹ بنانے والی کمپنیوں کے طور پر دیکھا ہے، لیکن کئی مینوفیکچررز اب بڑے اور زیادہ لچکدار منافع کے تالابوں تک رسائی کے لیے اپنی مصنوعات کے مرکب کو متنوع بنارہے ہیں۔ گولڈمین ساچ کو توقع ہے کہ صنعت کی آمدنی مالی سال 26 میں 6.85 بلین ڈالر سے مالی سال 30 تک بڑھ کر 124.4 بلین ڈالر ہوجائے گی۔ اس میں مزید کہا گیا ہے کہ ہندوستانی آٹو کمپونٹ بنانے والے اعلیٰ قدر والے مینوفیکچرنگ مواقع سے فائدہ اٹھانے کے لیے اچھی جگہ پر ہیں کیونکہ عالمی کمپنیاں تیزی سے سپلائی چین کو متنوع بنانے کی کوشش کررہی ہیں اور متعدد صنعتوں میں درست انجینئر اجزاء کی مانگ میں اضافہ ہورہا ہے۔

وزیر خارجہ جئے شنکر کی برونائی

پاپوانیوگنی وزرائے خارجہ سے ملاقات

منیلا: بھارت کے وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے جمعرات کو آسیان سے متعلق وزرائے خارجہ کے اجلاسوں کے موقع پر برونائی اور پاپوانیوگنی کے اپنے ہم منصبوں سے الگ الگ ملاقاتیں کیں۔ ان ملاقاتوں میں دوطرفہ تعاون، ٹیکنالوجی، ترقیاتی شراکت داری اور علاقائی امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ جے شنکر نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر بتایا کہ برونائی کے وزیر خارجہ شہزادہ عبدالمتین کے ساتھ ملاقات میں دوطرفہ تعاون، ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز اور آسیان کے تحت روابط مضبوط بنانے پر گفتگو ہوئی۔ دونوں رہنماؤں نے مصنوعی ذہانت (اے آئی)، ڈرونز اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجی سمیت مختلف شعبوں میں تعاون بڑھانے کے امکانات پر بھی بات کی، تاکہ بھارت کی ایکٹ ایسٹ پالیسی کے مطابق دوطرفہ تعلقات مزید مستحکم کیے جاسکیں۔ جے شنکر نے لکھا، ''برونائی کے وزیر خارجہ شہزادہ عبدالمتین سے خوشگوار ملاقات ہوئی۔ انہیں نئی ذمہ داریاں سنبھالنے پر مبارکباد دی۔ تیزی سے بدلتی ہوئی ٹیکنالوجی، خصوصاً اے آئی، ڈرونز اور ڈیجیٹل شعبے، تعاون کے نئے مواقع فراہم کررہے ہیں۔ ہم نے ایکٹ ایسٹ پالیسی کے تحت دوطرفہ ایجنڈے کو آگے بڑھانے اور آسیان کے فریم ورک میں کثیر الجہتی تعاون مزید مضبوط بنانے پر اتفاق کیا۔'' وزیر خارجہ نے پاپوانیوگنی کے وزیر خارجہ جسٹن ڈبلیو ٹکاچینکو سے بھی ملاقات کی، جس میں فورم فار انڈیا پیسیفک آئی لینڈز کوآپریشن (FIPIC) کے ذریعے دوطرفہ تعلقات کو مزید فروغ دینے پر گفتگو ہوئی۔ جے شنکر نے کہا، ''پاپوانیوگنی کے وزیر خارجہ جسٹن ڈبلیو ٹکاچینکو سے ملاقات خوش آئند رہی۔ دوطرفہ تعاون، خصوصاً ایف آئی پی آئی سی کے تحت شراکت داری پر بات ہوئی۔ بھارت بحرالکاہل کے جزیرہ ممالک کی ترقی، صلاحیت سازی اور سمندری سلامتی کے شعبوں میں ہر ممکن تعاون کے لیے تیار ہے۔'' جے شنکر دوروزہ دورے پر منیلا میں موجود ہیں، جہاں انہوں نے آسیان۔ بھارت وزرائے خارجہ اجلاس، ایسٹ ایشیا سمٹ (EAS)، آسیان ریجنل فورم (ARF) اور کواڈ وزرائے خارجہ اجلاس میں شرکت کی۔ کواڈ اجلاس میں بھارت، امریکہ، جاپان اور آسٹریلیا نے آزاد اور کھلے انڈو پیسیفک خطے اور آسیان کی مرکزی حیثیت کی حمایت کے عزم کا اعادہ کیا۔

امریکہ بھارت تجارتی معاہدے پر

۳/سے ۴/ماہ میں دستخط ہوسکتے ہیں: امریکی عہدیدار

منیلا: ایک طویل انتظار کے بعد امریکہ بھارت تجارتی معاہدے پر اگلے تین سے چار ماہ کے اندر دستخط ہو سکتے ہیں۔ ایک سینئر امریکی اہلکار نے بدھ کے روز کہا، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں فریقوں کے درمیان بات چیت عملی طور پر مکمل ہوچکی ہے۔ منیلا میں آسیان کے وزرائے خارجہ کے اجلاس کے موقع پر امریکی اہلکار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر کہا، ''ڈیل ہوچکی ہے۔ ہمارے پاس لفظی طور پر کاغذ موجود ہے۔ واشنگٹن اور نئی دہلی اقتصادی تعلقات کو گہرا کرنے کی کوششوں کے حصے کے طور پر مارکیٹ تک رسائی کو بڑھانے اور تجارتی رکاوٹوں کو کم کرنے کے لیے دوطرفہ تجارتی معاہدے پر بات چیت کررہے ہیں۔ اہلکار نے کہا کہ معاہدہ تقریباً مکمل ہوچکا ہے، بقیہ تاخیر حل نہ ہونے والے دوطرفہ مسائل کے بجائے جاری امریکی تجارتی تحقیقات سے ہوتی ہے۔ اہلکار نے کہا کہ 60 ممالک پر محیط سیکشن 301 کی تحقیقات اس ہفتے یا اگلے ہفتے مکمل ہونے کی توقع ہے۔ ایک بار جب وہ اور دیگر جاری تحقیقات مکمل ہوجائیں تو، ہم نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دیگر جگہوں پر بھی ترقی دیکھنا شروع کردیں گے۔ یہ پوچھے جانے پر کہ معاہدہ کب مکمل ہوسکتا ہے۔

آسیان ریجنل فورم میں بھارت کا دوٹوک مؤقف

دہشت گردی پر زیرو ٹالرنس اور سخت نتائج کا انتباہ

منیلا: بھارت کے وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر نے فلپائن کے دارالحکومت منیلا میں منعقدہ 33ویں آسیان ریجنل فورم کے وزارتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے دہشت گردی کے خلاف ''زیرو ٹالرنس'' کی پالیسی کا اعادہ کیا اور کہا کہ دہشت گردی کے ہر عمل کے نتائج برآمد ہوں گے۔ ڈاکٹر جے شنکر نے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف عالمی برادری کو غیر مبہم اور متحد موقف اپنانا ہوگا۔ انہوں نے زور دیا کہ دہشت گرد تنظیموں کی مالی معاونت کے ذرائع بند کرنا اولین ترجیح ہونی چاہیے۔ انہوں نے بتایا کہ بھارت، ملائیشیا کے ساتھ مل کر آسیان ڈیفنس منسٹرز میٹنگ پلس کے تحت دہشت گردی سے نمٹنے کے لیے بہترین عملی اقدامات پر مبنی رہنما دستاویز تیار کررہا ہے۔ وزیر خارجہ نے سمندری سلامتی، قدرتی آفات سے نمٹنے، سائبر جرائم، مصنوعی ذہانت کے ذمہ دارانہ استعمال اور عدم پھیلاؤ جیسے موضوعات پر بھی تعاون بڑھانے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ بین الاقوامی آبی گزرگاہوں میں تجارتی جہاز رانی محفوظ اور بلا رکاوٹ رہنی چاہیے، جبکہ شہری انفراسٹرکچر پر حملے ناقابل قبول ہیں۔ جنوبی بحیرۂ چین کے حوالے سے ڈاکٹر جے شنکر نے کہا کہ بھارت ایک مؤثر، بامعنی اور قانونی طور پر پابند ضابطۂ اخلاق کا حامی ہے، جو اقوام متحدہ کے سمندری قانون سے ہم آہنگ ہو اور تمام ممالک کے جائز حقوق کا احترام کرے۔

جاپان اور بھارت نے ثقافتی سفارت کاری کو نئی جہت دی

عوامی روابط مزید مضبوط بنانے پر زور

ٹوکیو رنئی دہلی: ایک نئی تجزیاتی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جاپان اور بھارت اپنے دوطرفہ تعلقات کو مزید مستحکم بنانے کے لیے دفاع، تجارت اور ٹیکنالوجی کے ساتھ ساتھ ثقافتی سفارت کاری اور عوامی روابط پر بھی خصوصی توجہ دے رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق، دونوں ممالک کا مقصد مشترکہ ثقافتی ورثے، سیاحت، تعلیم اور عوامی تبادلوں کے ذریعے باہمی تعلقات کو مزید گہرا کرنا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بدھ مت کے تاریخی روابط، تعلیمی تعاون، نوجوانوں کے تبادلے، فنونِ لطیفہ اور ثقافتی تقریبات دونوں ممالک کو ایک دوسرے کے قریب لانے میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ مبصرین کے مطابق، مضبوط عوامی روابط مستقبل میں اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید پائیدار بنیاد فراہم کرسکتے ہیں۔ تجزیے کے مطابق، بھارت اور جاپان ہند-بحرالکاہل خطے میں قریبی شراکت دار بن چکے ہیں، تاہم ماہرین کا کہنا ہے کہ تعلقات کی طویل مدتی مضبوطی صرف حکومتی معاہدوں سے نہیں بلکہ عوامی سطح پر باہمی اعتماد، ثقافتی آگاہی اور سماجی روابط کے فروغ سے بھی مشروط ہے۔ اسی مقصد کے تحت دونوں ممالک ثقافتی اور تعلیمی تعاون کے نئے منصوبوں کو فروغ دے رہے ہیں۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ ثقافتی سفارت کاری کو فروغ دینے سے نہ صرف بھارت اور جاپان کے عوام کے درمیان قربت بڑھے گی بلکہ یہ اقتصادی، تعلیمی اور اسٹریٹجک تعاون کو بھی نئی رفتار دے گی، جس سے ہند-بحرالکاہل میں دونوں ممالک کی جامع شراکت داری مزید مستحکم ہونے کی توقع ہے۔

پیپر لیک معاملے میں راہل گاندھی کی مودی پر تنقید، طلبہ کے ۳/مطالبات دہرائے

اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے وزیراعظم نریندر مودی کی جانب سے پیپر لیک معاملات کیلئے فاسٹ ٹریک عدالتوں کے اعلان کو ناکافی قرار دیا

اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے وزیراعظم نریندر مودی کی جانب سے پیپر لیک معاملات کیلئے فاسٹ ٹریک عدالتوں کے اعلان کو ناکافی قرار دیتے ہوئے کہا کہ حکومت نے گزشتہ برسوں میں نوجوانوں کے مستقبل کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ انہوں نے ایک بار پھر طلبہ کے تین اہم مطالبات دہرائے، جن میں مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے، طلبہ پر لاٹھی چارج پر وزیراعظم کی معافی، اور پیپر لیک معاملے میں جوابدہی شامل ہیں۔ کانگریس کے سینئر لیڈر اور لوک سبھا میں لیڈر آف اپوزیشن راہل گاندھی نے وزیراعظم نریندر مودی کے اس اعلان پر سخت ردِعمل ظاہر کیا ہے جس میں پیپر لیک کے مقدمات کی جلد سماعت کیلئے فاسٹ ٹریک عدالتیں قائم کرنے کی بات کہی گئی تھی۔ راہل گاندھی نے کہا کہ صرف عدالتوں کے اعلان سے مسئلہ حل نہیں ہوگا کیونکہ گزشتہ کئی برسوں میں امتحانی نظام کی ناکامیوں نے لاکھوں نوجوانوں کے مستقبل کو متاثر کیا ہے۔ انہوں نے وزیراعظم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا، ''آپ نے ہمارے نوجوانوں کا مستقبل تباہ کیا ہے۔'' راہل گاندھی نے دعویٰ کیا کہ گزشتہ ۱۰ برسوں میں ۵۲ پیپر لیک کے واقعات سامنے آئے ہیں لیکن ان معاملات میں ایک بھی سزا نہیں ہوئی۔ ان کے مطابق یہی وجہ ہے کہ طلبہ کا امتحانی نظام پر اعتماد مجروح ہوا ہے اور نوجوان سڑکوں پر احتجاج کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ کانگریس لیڈر نے اس موقع پر طلبہ کے تین بنیادی مطالبات بھی دہرائے۔ انہوں نے کہا کہ پہلا مطالبہ مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ ہے، کیونکہ اپوزیشن کے مطابق امتحانی بے ضابطگیوں کی اخلاقی ذمہ داری ان پر عائد ہوتی ہے۔ دوسرا مطالبہ یہ ہے کہ وزیراعظم نریندر مودی طلبہ پر ہونے والے لاٹھی چارج اور طاقت کے استعمال پر عوامی معافی مانگیں۔ تیسرا مطالبہ یہ ہے کہ پیپر لیک اور احتجاج کے دوران پیش آنے والے واقعات میں ذمہ دار افراد کے خلاف مؤثر کارروائی کی جائے اور طلبہ کے خدشات کا شفاف طریقے سے ازالہ کیا جائے۔ راہل گاندھی نے الزام لگایا کہ حکومت نوجوانوں کے بنیادی مسائل کا حل پیش کرنے کے بجائے صرف اعلانات کر رہی ہے۔ ان کے مطابق اگر امتحانی نظام میں شفافیت اور جوابدہی یقینی نہ بنائی گئی تو نوجوانوں کا اعتماد مزید کمزور ہوگا۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ احتجاج کرنے والے طلبہ کے ساتھ سنجیدہ مذاکرات کئے جائیں اور ان کے جائز مطالبات پر عملی اقدامات کئے جائیں۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ملک بھر میں پیپر لیک کے خلاف احتجاج جاری ہے۔ وزیراعظم نریندر مودی نے حال ہی میں اعلان کیا تھا کہ ایسے مقدمات کی تیز رفتار سماعت کیلئے فاسٹ ٹریک عدالتیں قائم کی جائیں گی، تاہم اپوزیشن اور احتجاج کرنے والے طلبہ کا کہنا ہے کہ صرف عدالتی اصلاحات کافی نہیں بلکہ انتظامی اور سیاسی سطح پر بھی جوابدہی ضروری ہے۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

سی جے پی تحریک پر خاموش کیوں ہیں وراٹ اور روہت؟

بی سی سی آئی کے کیا کہتے ہیں قواعد

سی جے پی تحریک اور NEET پرچہ لیک تنازع پر وراٹ کوہلی، روہت شرما سمیت بھارتی کرکٹرز کی خاموشی

موضوع بحث بنی ہوئی ہے۔ جانیے، اس معاملے میں بی سی سی آئی کے قواعد کیا کہتے ہیں۔ دہلی کے جنتر منتر پر جاری کاکروچ جنتا پارٹی (CJP) کے احتجاج اور پارلیمنٹ کی جانب مجوزہ 'چلو پارلیمنٹ' مارچ کے سلسلے میں سوشل میڈیا پر مسلسل بحث جاری ہے۔ یہ تحریک مبینہ NEET پرچہ لیک، بھرتی گھوٹالوں، طلبہ کی خودکشی کے واقعات اور تعلیمی اصلاحات کے مطالبات جیسے تعلیمی مسائل پر مرکوز ہے۔ اس تحریک کی حمایت فلمی دنیا کی بعض شخصیات نے بھی کھل کر کی ہے۔ ایسے میں کئی لوگ یہ سوال اٹھا رہے ہیں کہ بھارتی کرکٹ ٹیم کے بڑے ستارے، جیسے وراٹ کوہلی، روہت شرما اور دیگر کرکٹرز اس معاملے پر خاموش کیوں ہیں؟ بی سی سی آئی کے مرکزی معاہدے (سنٹرل کانٹریکٹ) میں شامل کھلاڑیوں کو ضابطۂ اخلاق پر عمل کرنا ہوتا ہے۔ ان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ سیاسی یا متنازع معاملات پر عوامی بیان دینے یا کسی ایک فریق کی کھل کر حمایت کرنے سے گریز کریں۔ تاہم، بی سی سی آئی نے ایسا کوئی واضح ضابطہ نہیں بنایا جس کے تحت کھلاڑیوں کو سماجی مسائل پر سوشل میڈیا پوسٹ کرنے سے مکمل طور پر روکا گیا ہو۔ لیکن اگر کسی کھلاڑی کا بیان یا پوسٹ بورڈ، بھارتی ٹیم یا بھارتی کرکٹ کی ساکھ کو نقصان پہنچانے والا سمجھا جائے تو بی سی سی آئی اسے تادیبی معاملہ قرار دے سکتی ہے۔ اگر کوئی سنٹرل کانٹریکٹ والا کھلاڑی کسی متنازع سیاسی یا سماجی مہم کی کھل کر حمایت کرتا ہے اور بی سی سی آئی کو محسوس ہوتا ہے کہ اس سے بورڈ یا بھارتی کرکٹ کی شبیہ متاثر ہوئی ہے، تو اس کے خلاف کارروائی کی جا سکتی ہے۔ اس میں وارننگ، جرمانہ، معطلی یا معاہدے سے متعلق دیگر تادیبی اقدامات شامل ہو سکتے ہیں۔ بی سی سی آئی کے قواعد کے علاوہ بڑے کرکٹرز کے اشتہاری معاہدے بھی ان کے عوامی ردِعمل پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ وراٹ کوہلی اور روہت شرما کئی بڑی کمپنیوں کے برانڈ ایمبیسیڈر رہیں۔ متعدد کمپنیاں اپنے معاہدوں میں 'مورالٹی کلاز' جیسی شرائط شامل کرتی ہیں، جن کے تحت اگر کسی متنازع معاملے پر بیان دینے سے برانڈ کی ساکھ متاثر ہو تو کمپنی کارروائی کرنے یا معاہدہ ختم کرنے کا فیصلہ کر سکتی ہے۔

ہنگامہ آرائی پر ارجنٹائنا کے کھلاڑیوں کے خلاف تحقیقات شروع

فیفا نے اسپین اور ارجنٹائنا کے درمیان کھیلے گئے فیفا ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء کے فائنل کے بعد پیش آنے والے پرتشدد واقعات کی باضابطہ تحقیقات شروع کر دی ہیں

فیفا نے اسپین اور ارجنٹائنا کے درمیان کھیلے گئے فیفا ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء کے فائنل کے بعد پیش آنے والے پرتشدد واقعات کی باضابطہ تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ ارجنٹائنا کے متعدد کھلاڑیوں پر اسپین کے کھلاڑیوں سے جھگڑے، ہاتھاپائی اور کھیل کے ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کے الزامات ہیں۔ تحقیقات مکمل ہونے کے بعد متعلقہ کھلاڑیوں اور ٹیم حکام کے خلاف جرمانے، معطلی یا دیگر تادیبی کارروائی کی جا سکتی ہے۔ فیفا نے فیفا ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء کے فائنل کے اختتام پر اسپین اور ارجنٹائنا کے کھلاڑیوں کے درمیان ہونے والی ہنگامہ آرائی کا سخت نوٹس لیتے ہوئے باضابطہ تادیبی تحقیقات کا آغاز کر دیا ہے۔ عالمی فٹبال تنظیم کے مطابق معاملے کا جائزہ فیفا ڈسپلنری کمیٹی اور متعلقہ حکام لے رہے ہیں تاکہ یہ طے کیا جا سکے کہ کن کھلاڑیوں یا آفیشلز نے ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کی۔ نیو جرسی کے میٹ لائف اسٹیڈیم میں کھیلے گئے فائنل میں اسپین نے اضافی وقت میں فیران ٹوریس کے فیصلہ کن گول کی بدولت ارجنٹائنا کو 1-0 سے شکست دے کر اپنا دوسرا عالمی ٹائٹل جیت لیا۔ تاہم آخری سیٹی بجتے ہی میدان میں کشیدگی اس وقت بڑھ گئی جب ارجنٹائنا کے کھلاڑی لیاندرو پاریدیس اور ناہویل مولینا سمیت کئی افراد اسپین کے کھلاڑیوں کے ساتھ الجھ گئے۔ رپورٹس کے مطابق ہنگامے کا آغاز اس وقت ہوا جب ناہویل مولینا نے اسپین کے کپتان روڈری کے ساتھ جارحانہ رویہ اختیار کیا۔ اس کے بعد لیاندرو پاریدیس کی اسپین کے ایرک گارسیا اور گاوی کے ساتھ ہاتھاپائی ہوئی، جس سے دونوں ٹیموں کے کھلاڑی ایک دوسرے کے آمنے سامنے آ گئے۔ میچ کے دوران بھی ارجنٹائنا کو مشکلات کا سامنا رہا تھا کیونکہ اینزو فرنانڈیز کو دوسرے پیلے کارڈ کے بعد میدان سے باہر بھیج دیا گیا تھا۔ فیفا نے کہا ہے کہ تمام ویڈیوز، میچ آفیشلز کی رپورٹس اور دیگر شواہد کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ اگر کسی کھلاڑی یا آفیشل کو قصوروار قرار دیا گیا تو اس کے خلاف معطلی، جرمانہ یا مستقبل کے بین الاقوامی مقابلوں سے پابندی سمیت مختلف تادیبی اقدامات کیے جا سکتے ہیں۔ تاہم فیفا نے ابھی تک کسی بھی ممکنہ سزا یا تحقیقات مکمل ہونے کی حتمی تاریخ کا اعلان نہیں کیا ہے۔ یہ پہلا موقع نہیں کہ ارجنٹائنا کی ٹیم فیفا کی تحقیقات کی زد میں آئی ہو۔ اس سے قبل سیمی فائنل میں انگلینڈ کے خلاف کامیابی کے بعد ارجنٹائنا کے بعض کھلاڑیوں کی جانب سے سیاسی نوعیت کا بینر اٹھانے کے معاملے پر بھی فیفا نے الگ تحقیقات شروع کی تھیں۔ اب ورلڈ کپ فائنل کے بعد پیش آنے والے تشدد نے ارجنٹائنا کے لیے مشکلات میں مزید اضافہ کر دیا ہے، جبکہ عالمی فٹبال حلقے اس بات کے منتظر ہیں کہ فیفا اپنی تحقیقات مکمل کرنے کے بعد کیا فیصلہ سناتا ہے۔ عالمی فٹبال تنظیم فیفا (FIFA) نے ورلڈ کپ 2026 کے فائنل میچ کے بعد میدان میں ہونے والی ہنگامہ آرائی اور ناخوشگوار واقعات پر ارجنٹینا کے کھلاڑیوں اور کوچنگ اسٹاف کے خلاف باضابطہ انضباطی تحقیقات کا آغاز کر دیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق، فائنل میچ میں اسپین کے ہاتھوں 0-1 سے شکست کے بعد دونوں ٹیموں کے کھلاڑیوں اور آفیشلز کے درمیان شدید تلخ کلامی اور دھکم پیل دیکھنے میں آئی تھی۔ فیفا نے فائنل کی آخری سیٹی بجنے کے بعد پیش آنے والے تمام واقعات کا جائزہ لینے کے لیے ایک خصوصی ڈسپلنری اور اخلاقیاتی (Ethics) پراسیکیوٹر مقرر کیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق ارجنٹینا کے کھلاڑی نہوئل مولینا، لیاندرو پاریدیس، تھیاغو المادا اور معاون کوچ روبرٹو ایالا اس ہنگامہ آرائی اور تنازع کا بنیادی حصہ تھے۔ تحقیقات کی حتمی رپورٹ کے بعد ملوث کھلاڑیوں اور کوچنگ اسٹاف پر مستقبل کے میچز کے لیے پابندی یا معطلی عائد کی جا سکتی ہے، جبکہ ارجنٹائن فٹبال ایسوسی ایشن پر بھاری جرمانہ بھی متوقع ہے۔ اضافی تنازعات: ارجنٹینا کی ٹیم کو سیمی فائنل میں انگلینڈ کے خلاف فتح کے بعد کھلاڑیوں کی جانب سے ایک متنازع سیاسی بینر لہرانے پر بھی الگ سے تادیبی کارروائی اور جرمانے کا سامنا ہے۔ اگر آپ اس واقعے کی مزید تفصیلات، جیسے متاثرہ کھلاڑیوں کے بیانات یا فیفا کی حتمی رپورٹ کی تاریخ جاننا چاہتے ہیں۔

آئی سی سی نے ورلڈ ٹسٹ چمپئن شپ کے شیڈول پر لگائی مہر، تاریخ اور مقام کا کیا اعلان

آئی سی سی نے ۲۰۲۷ء میں ہونے والے ورلڈ ٹسٹ چمپئن شپ فائنل کے مقام اور تاریخ پر مہر لگا دی ہے۔ یہ تاریخ کا چوتھا ورلڈ ٹسٹ چمپئن شپ کا فائنل ہوگا۔

آئی سی سی نے 2027 میں ہونے والے ورلڈ ٹسٹ چمپئن شپ فائنل کے مقام اور تاریخ پر مہر لگا دی ہے۔ یہ تاریخ کا چوتھا ورلڈ ٹسٹ چمپئن شپ کا فائنل ہوگا۔ ورلڈ ٹسٹ چمپئن شپ 2027 کے فائنل میں کون سی ٹیمیں مدمقابل ہوں گی، اس کا ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ ٹیبل کی بات کریں تو آسٹریلیا بہت اچھے فرق سے ٹاپ پر قابض ہے اور امید کافی زیادہ ہے کہ کنگارو ٹیم اپنا دوسرا ڈبلیو ٹی سی فائنل کھیلے گی۔ ورلڈ ٹسٹ چمپئن شپ 2027 کے فائنل کی تاریخ اور مقام پر مہر لگ گئی ہے۔ فائنل مقابلہ آئندہ سال لندن واقع دی اوول میدان پر کھیلا جائے گا۔ اس سے پہلے 2023 کا فائنل بھی اسی میدان پر کھیلا گیا تھا، جب آسٹریلیا نے خطاب اپنے نام کیا تھا۔ آئی سی سی نے تصدیق کر کے بتایا کہ ڈبلیو ٹی سی 27-2025 کا فائنل مقابلہ 9 جون سے 13 جون تک کھیلا جائے گا۔ گزشتہ سال انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) نے تصدیق کر کے بتایا تھا کہ اگلے تین ورلڈ ٹسٹ چمپئن شپ فائنل انگلینڈ میں کھیلے جائیں گے۔ اس کا مطلب 2029,2027 اور پھر 2031 کا فائنل بھی انگلینڈ میں ہی کھیلا جائے گا۔ واضح رہے کہ اس سے پہلے تینوں فائنل میچوں کی میزبانی بھی انگلینڈ نے ہی کی تھی۔ دی اوول کے تاریخی میدان پر جب آخری بار ورلڈ ٹسٹ چمپئن شپ کا فائنل کھیلا گیا، تب آسٹریلیا اور ہندوستان کی ٹکر ہوئی۔ آسٹریلیا نے اس مقابلے کو 209 رنوں کے بڑے فرق سے جیتا تھا۔ وہیں، ہندوستانی ٹیم 2021 کے بعد 2023 میں مسلسل دوسرا ڈبلیو ٹی سی فائنل ہاری تھی۔ ورلڈ ٹسٹ چمپئن شپ 2027 کے فائنل میں کون سی ٹیمیں مدمقابل ہوں گی، اس کا ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ ٹیبل کی بات کریں تو آسٹریلیا بہت اچھے فرق سے ٹاپ پر قابض ہے اور امید کافی زیادہ ہے کہ کنگارو ٹیم اپنا دوسرا ڈبلیو ٹی سی فائنل کھیلے گی۔ جنوبی افریقہ اور نیوزی لینڈ بالترتیب دوسرے اور تیسرے مقام پر ہیں اور وہ بھی فائنل میں پہنچنے کے لئے کافی اچھی پوزیشن میں نظر آ رہی ہیں۔ ہندوستان، بنگلہ دیش اور پاکستان سمیت دیگر ٹیموں کے لئے فائنل کی راہ تھوڑی مشکل لگ رہی ہے۔ خاص طور پر 2021 اور 2023 کا فائنل کھیلنے والی ٹیم انڈیا کے لئے صورتحال تشویشناک ہے، جسے فائنل کا ٹکٹ کٹانا ہے تو اپنے آئندہ ٹسٹ مقابلوں میں ہار سے کم کچھ بھی منظور نہیں ہونا چاہئے۔ ہندوستان ابھی ٹیبل میں پانچویں مقام پر ہے۔ انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) نے آئی سی سی ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ (WTC)2027 کے فائنل کی تاریخوں اور مقام کا باضابطہ اعلان کر دیا ہے۔ یہ تاریخی فائنل میچ 9 جون سے 13 جون 2027 تک لندن کے مشہور دہ اوول (The Oval) اسٹیڈیم میں کھیلا جائے گا۔ آئی سی سی نے تصدیق کی ہے کہ انگلینڈ اینڈ ویلز کرکٹ بورڈ (ECB) اگلے تینوں سیزنز (2027، 2029 اور 2031) کے ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ فائنلز کی میزبانی کرے گا۔ یہ دوسری بار ہوگا جب دہ اوول اسٹیڈیم ڈبلیو ٹی سی فائنل کی میزبانی کرے گا؛ اس سے قبل 2023 کا فائنل بھی اسی میدان پر کھیلا گیا تھا جہاں آسٹریلیا نے بھارت کو شکست دی تھی۔

عالمی کپ فاتح فابیان روئز اور گاوی کو

ان کے وزن کے برابر ٹماٹر بطور تحفہ پیش کیے گئے

اسپین کی عالمی کپ فاتح ٹیم کے کھلاڑی فابیان روئز اور گاوی کو اپنے آبائی شہر میں ایک منفرد روایت کے تحت ان کے وزن کے برابر ٹماٹر بطور تحفہ پیش کیے گئے۔ اسپین کی عالمی کپ فاتح ٹیم کے کھلاڑی فابیان روئز اور گاوی کو اپنے آبائی شہر میں ایک منفرد روایت کے تحت ان کے وزن کے برابر ٹماٹر بطور تحفہ پیش کیے گئے۔ دونوں کھلاڑی منگل کو اپنے آبائی شہر لوس پالاسیوس ای ویافرانکا واپس پہنچے، جہاں ٹاؤن ہال میں ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ اس موقع پر ۲۰۱۰ء سے چلی آ رہی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے دونوں کا وزن کیا گیا اور پھر ان کے وزن کے برابر ٹماٹر انہیں بطور اعزاز پیش کیے گئے۔ یہ روایت اس وقت شروع ہوئی تھی جب خیسوس ناواس اسپین کی پہلی عالمی کپ جیتنے والی ٹیم کا حصہ تھے۔ تب سے ہر عالمی کپ یا یورپی چیمپئن شپ جیتنے کے بعد اس شہر کے فاتح کھلاڑیوں کو ان کے وزن کے برابر ٹماٹر تحفے میں دیے جاتے ہیں۔ پیرس سینٹ جرمین کے مڈفیلڈر فابیان روئز کا وزن ۸۴ رکلوگرام جبکہ بارسلونا کے مڈفیلڈر گاوی کا وزن ۶۸ رکلوگرام ریکارڈ کیا گیا اور دونوں کو اسی مقدار میں ٹماٹر پیش کیے گئے۔ اسپین کے جنوبی علاقے اندلوسیا میں واقع لوس پالاسیوس ای ویافرانکا ٹماٹروں کی پیداوار کے لیے مشہور ہے، تاہم حالیہ برسوں میں یہ اعلیٰ معیار کے فٹبالرز تیار کرنے کے حوالے سے بھی شہرت حاصل کر رہا ہے۔ فابیان روئز دو سال قبل یورو ۲۰۲۴ء جیتنے والی اسپین کی ٹیم کا بھی حصہ تھے جبکہ اس موسم گرما میں حاصل ہونے والا عالمی کپ گاوی کے لیے قومی ٹیم کے ساتھ پہلی بڑی ٹرافی تھی۔ ہر عالمی کپ اور یورپی چیمپئن شپ کی فتح کے بعد لوس پالاسیوس ای ویافرانکا کی بلدیہ خیسوس ناواس، فابیان روئز اور اب گاوی کو ان کے وزن کے برابر ٹماٹر پیش کر کے ان کی کامیابی کا منفرد انداز میں جشن مناتی ہے۔

مودی ہے تو ممکن ہے

گانے میں شاید دباؤ کے تحت کام کیا: راجکمار راؤ کا اشارہ

بالی ووڈ اداکار راج کمار راؤ نے ایک انسٹاگرام تبصرے کے جواب میں اشارہ دیا ہے کہ گزشتہ برس ریلیز ہونے والے "مودی ہے تو ممکن ہے" گانے میں ان کی موجودگی شاید دباؤ کا نتیجہ تھی۔ انہوں نے کہا کہ ایک گانا ان کے نظریات کی نمائندگی نہیں کرتا اور مزید لکھا، "میں اپنی روح کبھی نہیں بیچ سکتا..... آپ کبھی نہیں جان سکتے کہ کس قسم کا دباؤ ہوتا ہے۔" یہ ردِعمل اس وقت سامنے آیا جب انہوں نے حالیہ طلبہ احتجاج اور تعلیمی اصلاحات کی حمایت کا اظہار کیا تھا۔ بالی ووڈ کے معروف اداکار راج کمار راؤ نے ایک سوشل میڈیا تبصرے کے جواب میں ایسا بیان دیا ہے جس نے فلمی اور سیاسی حلقوں میں نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ اداکار نے اشارہ دیا کہ وہ گزشتہ برس وزیر اعظم نریندر مودی کی حمایت میں بنائے گئے گانے "مودی ہے تو ممکن ہے" میں ممکنہ طور پر دباؤ کے تحت شامل ہوئے تھے۔ تاہم انہوں نے واضح کیا کہ کسی ایک پروجیکٹ کی بنیاد پر ان کے نظریات کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ یہ معاملہ اس وقت سامنے آیا جب راج کمار راؤ نے حالیہ دنوں میں جنتر منتر پر جاری طلبہ احتجاج اور تعلیمی اصلاحات کے مطالبات کی حمایت کرتے ہوئے ایک تفصیلی پوسٹ شیئر کی۔ اس پوسٹ کے نیچے ایک صارف نے ان پر تنقید کرتے ہوئے سوال اٹھایا کہ اگر وہ آج طلبہ کی حمایت کر رہے ہیں تو پھر انہوں نے پہلے "مودی ہے تو ممکن ہے" گانے میں کیوں کام کیا تھا۔ اس پر اداکار نے جواب دیتے ہوئے لکھا: "میں اپنی روح کبھی نہیں بیچ سکتا، بھائی۔ ایک گانا اس بات کی تعریف نہیں کرتا کہ میں کون ہوں، کن اصولوں پر یقین رکھتا ہوں یا میری زندگی کے نظریات کیا ہیں۔ آپ کبھی نہیں جان سکتے کہ کس قسم کا دباؤ ہوتا ہے۔" راج کمار راؤ کے اس جملے کو کئی مبصرین نے اس بات کا اشارہ قرار دیا کہ اس گانے میں ان کی شرکت مکمل طور پر آزادانہ فیصلہ نہیں بھی ہو سکتی تھی، تاہم اداکار نے کسی فرد، ادارے یا تنظیم کا نام نہیں لیا اور نہ ہی یہ واضح کیا کہ وہ کس دباؤ کی بات کر رہے تھے۔ واضح رہے کہ "مودی ہے تو ممکن ہے" گانا گزشتہ برس جاری کیا گیا تھا۔ اس میں میت برادرز، آدرش شکلا اور دیویا بھٹ کی آوازیں شامل تھیں، جبکہ موسیقی میت برادرز نے ترتیب دی تھی۔ اس ویڈیو میں راج کمار راؤ کے علاوہ ورون دھون، وکرانت میسی اور ارشد وارثی بھی نظر آئے تھے۔ راج کمار راؤ کے حالیہ بیان نے سوشل میڈیا پر ملا جلا ردِعمل پیدا کیا ہے۔ بعض صارفین نے ان کے مؤقف کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ فنکاروں کو اپنے خیالات تبدیل کرنے یا آزادانہ اظہارِ رائے کا حق حاصل ہے۔

وجے آنند اور وجینتی مالا کے تنازع سے جیول تھیف بند ہونے کے قریب پہنچ گئی

ریلیز ہونے والی بالی ووڈ کی یادگار جاسوسی فلم 'جیول تھیف' نے نہ صرف شاندار کامیابی حاصل کی بلکہ ہندی سنیما کے کئی عظیم فنکاروں کو ایک ساتھ پردۂ سیمیں پر جمع بھی کیا

۱۹۶۷ء میں ریلیز ہونے والی بالی ووڈ کی یادگار جاسوسی فلم 'جیول تھیف' نے نہ صرف شاندار کامیابی حاصل کی بلکہ ہندی سنیما کے کئی عظیم فنکاروں کو ایک ساتھ پردۂ سیمیں پر جمع بھی کیا۔ دیو آنند، وجینتی مالا، اشوک کمار اور تنوجا جیسے نامور اداکار، جو اس وقت تک متعدد سپر ہٹ فلمیں دے چکے تھے۔ ۱۹۶۷ء میں ریلیز ہونے والی بالی ووڈ کی یادگار جاسوسی فلم 'جیول تھیف' نے نہ صرف شاندار کامیابی حاصل کی بلکہ ہندی سنیما کے کئی عظیم فنکاروں کو ایک ساتھ پردۂ سیمیں پر جمع بھی کیا۔ دیو آنند، وجینتی مالا، اشوک کمار اور تنوجا جیسے نامور اداکار، جو اس وقت تک متعدد سپر ہٹ فلمیں دے چکے تھے، اس فلم میں معروف ہدایت کار وجے آنند کے ساتھ نظر آئے۔ اگرچہ فلم نے باکس آفس پر زبردست کامیابی حاصل کی اور ناقدین سے بھی خوب داد سمیٹی، لیکن اس کی شوٹنگ کے دوران ہدایت کار وجے آنند کو کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، جن میں سب سے نمایاں اداکارہ وجینتی مالا کے ساتھ ان کے اختلافات تھے۔ ان تمام واقعات کا تفصیلی ذکر وجے آنند کی سوانح عمری 'گولڈی: دی مین اینڈ ہز مویز' میں کیا گیا ہے۔ ۱۹۶۵ء میں اپنی شہرۂ آفاق فلم 'گائیڈ' کی کامیابی کے بعد وجے آنند رومانوی کہانیوں سے ہٹ کر کسی نئے موضوع پر کام کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے نارائن سانیال کے ساتھ مل کر 'جیول تھیف' کی کہانی لکھی، جس میں دیو آنند نے ونے کا کردار ادا کیا ہے۔ کتاب میں بتایا گیا ہے کہ شوٹنگ شروع ہوتے ہی وجے آنند اور وجینتی مالا کے درمیان اختلافات پیدا ہو گئے تھے۔ ایک واقعہ اس وقت پیش آیا جب وجینتی مالا سیٹ پر تاخیر سے پہنچیں اور پوری یونٹ کو انتظار کرنا پڑا۔ تمام فنکار شوٹنگ کے لیے تیار تھے، لیکن وہ کافی دیر تک اپنے میک اپ روم سے باہر نہیں آئیں۔ جب وہ آخر کار باہر آئیں تو انہوں نے تاخیر پر معذرت کرنے کے بجائے وجے آنند سے پوچھا، "میں آپ کے لیے کیا کر سکتی ہوں؟" یہ سن کر وجے آنند سخت ناراض ہو گئے اور غصے میں بولے، "آپ اب کچھ نہیں کر سکتیں۔ اب دوپہر کے کھانے کا وقت ہو گیا ہے، شوٹنگ بعد میں ہوگی۔" وجے آنند کا خیال تھا کہ وجینتی مالا نے نہ صرف پوری یونٹ بلکہ سینئر اداکار اشوک کمار کی بھی بے عزتی کی، جو صحت کے مسائل کی وجہ سے ایک منظم شیڈول کے مطابق کام کرتے تھے۔ شوٹنگ آگے بڑھتی گئی اور دونوں کے اختلافات بھی بڑھتے گئے۔

نصیرالدین شاہ نے اپنے انسٹاگرام پر طلبہ کے حق میں آواز اُٹھائی

نم آنکھوں سے کہا کہ طلبہ پر حملہ کرنے والے "غنڈوں سے بھی بدتر" ہیں۔

ممبئی: نیٹ پیپر لیک معاملے میں شروع ہونے والے طلبہ کے احتجاج اور پھر ان کے خلاف کارروائی سے پورے ملک میں غم وغصہ ہے۔ شبانہ اعظمی سے لے کر کنیکا سدانند اور پرکاش راج تک جہاں جنتر منتر پہنچے تھے، وہیں مایہ ناز اداکار نصیرالدین شاہ نے طلبہ کے خلاف حکومت کے جارحانہ رویے پر شدید تنقید کی۔ طلبہ کیساتھ مار پیٹ اور لاٹھی چارج پر نصیرالدین شاہ نہ صرف غصے سے پھٹ پڑے بلکہ اپنی بات رکھتے ہوئے آبدیدہ بھی ہو گئے۔ ۷۶ سالہ اداکار نے اپنے انسٹاگرام اکاؤنٹ پر نم آنکھوں کے ساتھ ایک ویڈیو شیئر کیا۔ انہوں نے طلبہ پر حملہ کرنے والوں کو 'غنڈوں سے بھی بدتر' قرار دیا۔ ویڈیو میں نصیرالدین کہتے نظر آ رہے ہیں "نمسکار، آداب۔ میں آپ سب سے دو باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر ایک جاہل اس ملک کی رہنمائی کرے گا، تو اس کا دل یہی چاہے گا کہ پورا ملک بھی اسی کی طرح جاہل، ناسمجھ، نااہل اور بے رحم بن جائے۔" وہ آگے کہتے ہیں کہ "اداکاری کے دو الگ الگ کورس (نیشنل اسکول آف ڈراما اور پونے فلم انسٹی ٹیوٹ) مکمل کرنے کے باوجود میں نے اداکاری کے بارے میں سب سے زیادہ جو کچھ سیکھا، وہ ان بچوں سے سیکھا جنہیں سکھانے کی میں نے کوشش کی ہے۔ میری پوری ہمدردی ان کے ساتھ ہے۔ میں ہر سانس کے ساتھ انہیں ہزاروں دعائیں دیتا ہوں اور ہر ٹیچرس ڈے پر انہیں سلام کرتا ہوں۔ انہی کی وجہ سے میں نے بہت کچھ سیکھا ہے۔ یہ میرے اور ہم سب کے استاد ہیں۔" نصیرالدین شاہ آبدیدہ آنکھوں کے ساتھ اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہتے ہیں "اس وقت میرا دل بھی بھرا ہوا ہے اور میں غصے سے کھول بھی رہا ہوں، یہ دیکھ کر کہ ہمارے بچوں کے ساتھ ان غنڈوں کے ہاتھوں کس طرح ظلم کیا جا رہا ہے، جو مجھے امریکہ کے ایجنٹوں کی یاد دلاتے ہیں، چہروں پر نقاب پہنے ہوئے، ہاتھوں میں ڈنڈے لئے ہوئے۔" ان غنڈوں سے مخاطب ہوتے ہوئے انہوں نے کہا کہ "کبھی اپنے بچوں کے بارے میں بھی سوچا کرو اور یہ بھی سوچو کہ تمہارا انجام بھی ایک دن ضرور تمہارے سامنے آئے گا۔" پھر وہ مظاہرہ کرنے والے نوجوانوں سے مخاطب ہوتے ہیں "ان تمام بچوں سے میں کہنا چاہتا ہوں کہ ہمت نہ ہاریں۔ بہت سے لوگوں کی ہمدردی آپ کے ساتھ ہے۔ بہت سے لوگ آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ لڑتے رہیں۔ مجھے ہمارے ملک کی نوجوان نسل سے امید رہی ہے اور اب وہ امید مزید روشن ہو گئی ہے۔ آپ لوگ اپنی لڑائی لڑتے رہیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔" جی ہاں، بالی ووڈ کے سینئر اور معروف اداکار نصیرالدین شاہ نے جولائی 2026 میں نئی دہلی میں نیٹ (NEET) پیپر لیک معاملے اور تعلیمی اصلاحات کے خلاف احتجاج کرنے والے طلبہ پر پولیس کے لاٹھی چارج اور تشدد کی سخت مذمت کرتے ہوئے ان کے حق میں آواز اٹھائی ہے۔

طلبہ احتجاج: وِراٹ کوہلی

انوشکا شرما کا ورنداون دورہ، تنقیدوں کی زد میں

کرکٹر وِراٹ کوہلی اور اداکارہ انوشکا شرما کی ورنداون میں پریمانند مہاراج سے ملاقات کے ویڈیوز سامنے آنے کے بعد سوشل میڈیا پر انہیں تنقید کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ متعدد صارفین نے جاری طلبہ احتجاج پر ان کی خاموشی پر سوال اٹھائے، جبکہ بعض نے ان کے روحانی دورے کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ کسی عوامی شخصیت پر ہر معاملے پر بیان دینے کی ذمہ داری عائد نہیں کی جا سکتی۔ خبر لکھے جانے تک وِراٹ کوہلی یا انوشکا شرما نے اس تنقید پر کوئی ردِعمل ظاہر نہیں کیا تھا۔ ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان وِراٹ کوہلی اور بالی ووڈ اداکارہ انوشکا شرما ایک بار پھر ورنداون میں روحانی پیشوا پریمانند جی مہاراج کے آشرم پہنچے، جہاں ان کی تصاویر اور ویڈیوز سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو گئیں۔ تاہم اس بار ان کے دورے سے زیادہ توجہ اس بات نے حاصل کی کہ یہ ملاقات ایسے وقت میں ہوئی جب ملک میں طلبہ کے احتجاج پر بحث جاری ہے۔ سوشل میڈیا پر متعدد صارفین نے وِراٹ کوہلی اور انوشکا شرما کی خاموشی پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ ملک کی کئی معروف شخصیات طلبہ کے حق میں یا احتجاج پر اپنے خیالات کا اظہار کر چکی ہیں، لیکن اس جوڑے کی جانب سے کوئی عوامی بیان سامنے نہیں آیا۔ بعض صارفین نے لکھا کہ ایسے وقت میں ان کی خاموشی بھی ایک پیغام سمجھی جا رہی ہے، جبکہ کچھ نے انہیں طلبہ کے حق میں آواز بلند کرنے کا مطالبہ کیا۔ دوسری جانب کئی مداحوں نے اس تنقید کو غیر ضروری قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ وِراٹ کوہلی اور انوشکا شرما کا ورنداون جانا کوئی نئی بات نہیں، کیونکہ دونوں گزشتہ کئی برسوں سے مختلف مواقع پر پریمانند مہاراج کے آشرم جاتے رہے ہیں۔ ان کے مطابق کسی روحانی مقام پر حاضری کو سیاسی یا سماجی معاملات سے جوڑنا مناسب نہیں، اور نہ ہی ہر عوامی شخصیت پر لازم ہے کہ وہ ہر جاری معاملے پر اظہارِ خیال کرے۔ رپورٹس کے مطابق اس دورے کے دوران دونوں سادہ لباس میں اور ننگے پاؤں آشرم پہنچے۔ ان کی یہ ملاقات معمول کے روحانی دوروں کا حصہ تھی، کیونکہ وہ اس سے قبل بھی متعدد مرتبہ پریمانند مہاراج سے ملاقات کر چکے ہیں۔ اس بار بھی ان کے ویڈیوز وائرل ہونے کے بعد سوشل میڈیا پر ملا جلا ردِعمل دیکھنے میں آیا۔ اہم بات یہ ہے کہ خبر لکھے جانے تک وِراٹ کوہلی یا انوشکا شرما نے جاری احتجاج، سوشل میڈیا پر ہونے والی تنقید یا اپنے ورنداون دورے کو اس تناظر میں جوڑے جانے پر کوئی باضابطہ بیان جاری نہیں کیا تھا۔ اسی طرح یہ بھی واضح نہیں کہ وہ کسی احتجاج یا سیاسی معاملے پر مستقبل میں اظہارِ خیال کریں گے یا نہیں۔ دستیاب اطلاعات کے مطابق تنقید بنیادی طور پر سوشل میڈیا صارفین کے ردِعمل تک محدود ہے، نہ کہ خود اس جوڑے کے کسی بیان یا اقدام پر۔